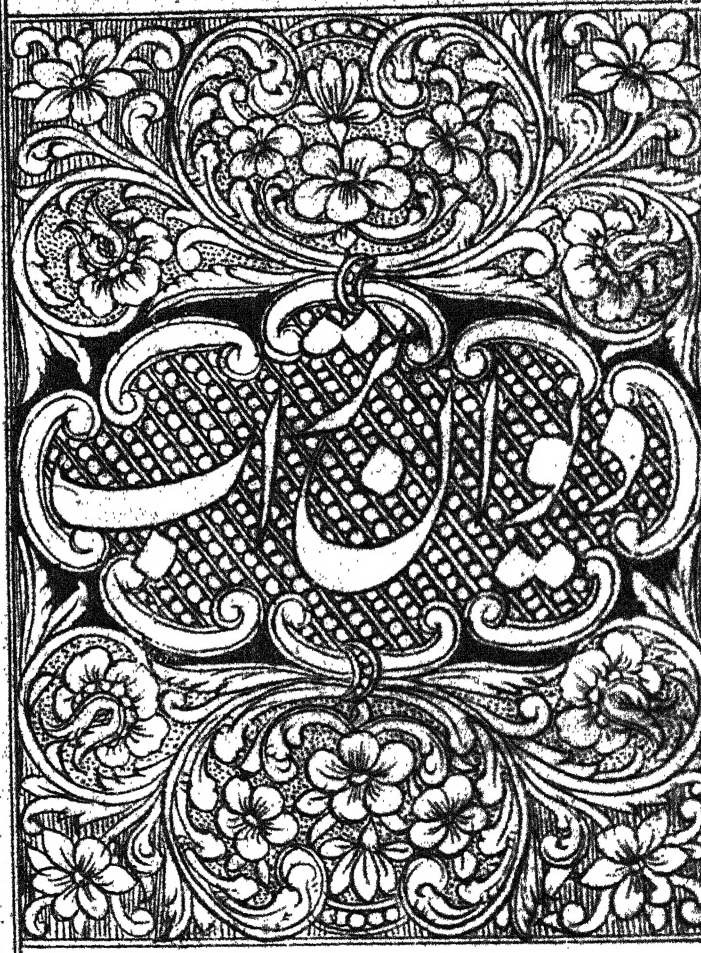


صفت سائے مکین کا فضیلت و حسن
چو بون سائے مکین کا فضیلت و حسن



طبع می مشی نوک شواہ کا پورہ مزہ بہ ہوا
طبع می مشی نوک شواہ کا پورہ مزہ بہ ہوا

عبداللہ

اطلا ع

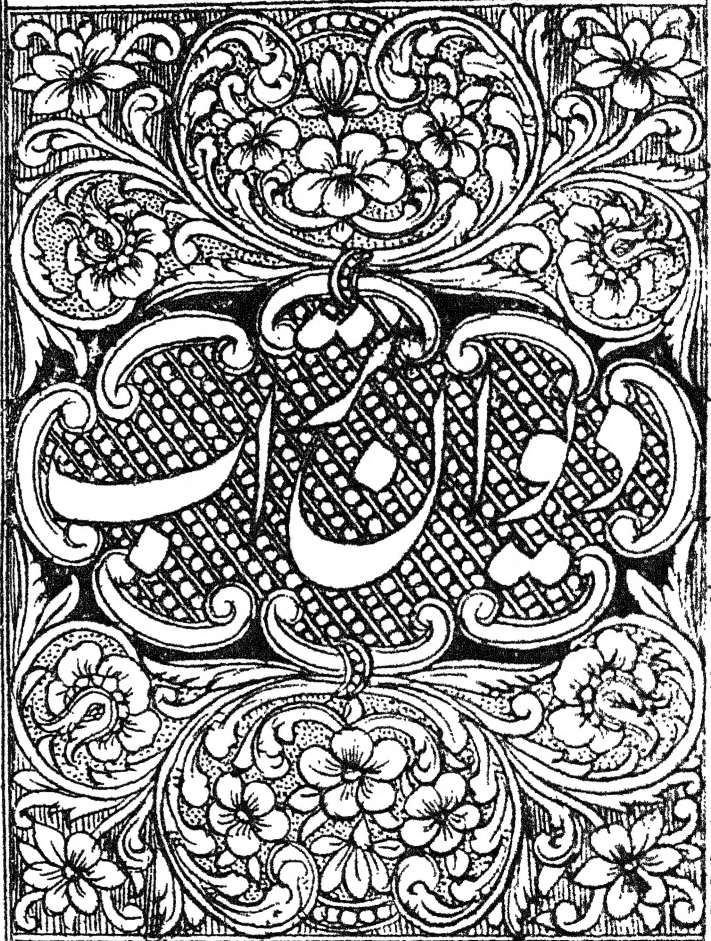
اس مطلع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول پر جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کر لیں
 اس سکتی ہو معلوم ہو سکتا ہے کہ فہرست اس سال میں نہایت زیادہ ہے جو کہ صرف کتب و کتابت و دواوین
 فارسی و کلیات و دواوین اردو و دین و دج کر کے نہیں ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر خط کافی و نمبرہ دالی
 ادھواوین

کلیات و دواوین اردو

کلیات نظام سارو و دیگر کلیات بلاغت نکات
 ارکلام معنی لغت - جناب نظام الدولہ نواب
 جید مردان علی خان صاحب نظام ہے خیالات
 نظم قابل دید ہیں -
 کلیات نظیر البر آبادی - حسین بخش
 دیگر نظم ہیں
 کلیات امیر آفتاب سلیم نام تاریخی نظم اجندہ
 تصنیف نسی امیر آفتاب صاحب است گرویشید
 نسیم دہلوی -
 کلیات میر تقی - مسلم الذبیت استاد کلام ہی
 نظرانی کر رہے ہیں -
 کلیات خضر - برادر جلدی جو دواوین حضرت طلوع
 کلیات مومن - غنایت البیروانی کا قلم ہے جہاں
 الضیاء حنائی جدید -
 بہارستان سخن - کرد و ناخ و آتش و آب و کی ہر طرف
 غزلین تھے مصرعہ -
 دیوان گوشت تصنیف فقیر خان بہادر گویا است اردو
 خواجہ دربر لغویان -
 دیوان زبند - تصنیف نواب سید محمد خان بہار
 لکھنوی شاعر آتش -
 دیوان قدرا - نہایت عمدہ دیوان تصنیف
 مولوی نذیر حسین صاحب -

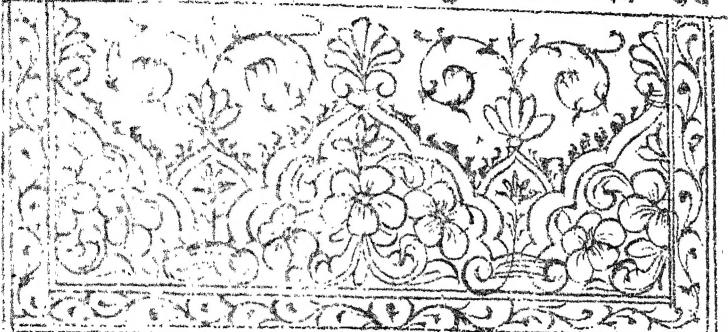
کلیات انشا آفتاب خان - یہ کلیات نیکو مطلع
 میر آفتاب خان بہادر کا ہے اور حضرت عبداللہ
 سعادت علی خان بہادر کے ہے نامی شاعر و نیکو
 کلیات نساخ اس مجموعہ میں سالانہ ہیں شاید
 حضرت شیخ الاسلام صاحب مرصعہ دلی - فقیر بیک
 انج تارک خیر فیض قدوسی زبان ریختہ -
 قطعہ خوب - از مولوی عبدالغفور خان صاحب بہار
 رسالہ زبان ریختہ فیہ اسرار زبان ریختہ کو لطف
 اساتذہ حیات معروض ہے انشا آفتاب تالیف کیا -
 سیاحتیں میر آفتاب -
 سیرت شاعر الضیاء شاعرین کا اردو و فکر کر
 اشعار نساخ خوب مجروح کا دوسرا دیوان ہے -
 مرصعہ دلی - یہ مجموعہ بھی تصنیف جناب صاحب
 انج تارک خیر فیض قدوسی زبان ریختہ -
 کلیات سواد اصناف و فنوای و دواوین و نمبرہ
 از کلام مرزا رفیع مسودا -
 کلیات صنعت - کلام شاعر مستند
 مسیان کریم الدین صنعت مراد آبادی -
 کلیات نساخ - کلیات شیخ امام بخش نساخ
 ہے دیوان سہ مصرعہ -
 کلیات آتش - تصنیف حاجید علی آتش لکھنوی مصرعہ

صفت کیمیا فیضی و سحر
بجای کیمیا فیضی و سحر



طبع می‌شود که شوایه کاپور پرز به طبع
طبع می‌شود که شوایه کاپور پرز به طبع

اوسے سب کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی
 وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا
 جس کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی
 وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا
 جس کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی
 وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا
 جس کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی
 وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

آدم کو ملک کہتے تھے کیا خاک ہے گا	سمجھے نہ کہ ستر آدم اور اک ہے گا
تھی خاک بھی اور انکی کہنے یہ نہ سمجھا	آدم دم حق سے نفس پاک ہے گا
ہو گیا کوئی دم میں یہ سجدہ ملائک	ہے خاک نشین عالم افلاک ہے گا
اور اسے ہو گیا اسی کے وہ ہمیر	جو مل علی صاحب نول ہے گا

وہ شاد تر اب اپنی مصیقت کو بھلا
 صورت کے لیے کا سیکو غمناک ہے گا

دینے شاموں خوش کہار بہت تاتو	شرق سے آواز سنیں کوئی کوئی
آنکھ موندی تو دم کی سیر کم ہے وجود	آنکھ کھولی تو وہی ہے ظاہر دیا لیں بھلا
اوس طرح متنزہ ہو جہ اس طرح آئینہ جان	دونوں حالت میں نہیں کوئی کوئی کوئی
دل سے نکلتے ہے صدر اللہ میں باقی بوس	کاروان غارخان کا ہے ہی مانک درا

دو طرح کی ہماری کیفیت دیکھو تم اچھے
 جھٹک اکیو اسطے اس راہ میں آو سے فورا

بادشاہوں میں سے بہتر تو کوئی ہے کہ گوارا
 کیونکہ سب اور تو متشاکہ کہیں نام خدا
 دل بہ تصویر تری ہو گئی بے تھر کی لکیر
 چاہو اب سانس آگے نہ رہو چاہو جدا
 یار دیکھو کون کون سے تیرے تیرے تیرے
 ہو گا حاصل دی تاکو جو تیرے تیرے تیرے
 مرگورہ جو مرگورہ کو جلا دیتے تیرے

دوران شہر ریفیہ

کوئی دنیا میں نہیں آکر کوئی ہے
 رہو دو آگے رہو قافلے کا کوچ ہوا
 بی کتا ہے چرند و راو کی سدا
 اوس کا کیا فطرت ہے اللہ کے بیان
 دلچسپ شخص کے اللہ کا نفس
 اس زمانے میں تراب و عمارت
 بس نیست ہو کسی بجا از فضا

وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا
 جس کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی
 وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا
 جس کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی
 وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا
 جس کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی
 وہاں تک کہ وہ ہنسی سے ہنس پڑا
 جس کو دیکھ کر ہنسی پھیل گئی

دل کو اولیٰ لکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 تو نے دیکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 دل کو اولیٰ لکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 تو نے دیکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا

اور اوس سہری بکلی کوئی نہ کہی کہ
 تسلیم و رضا اوس کی جہن چاہی کہ
 دسی اشک نے پوشاک میں اپنے کہ
 بی طرح پڑ پھٹدی میں مشکل ہو جانی
 کوئی اول و آخر نہیں جسکے خبر ہے

دن رات تراب اوس ہی کا ہم پر مقرب ہے
 ہے در وہی صبح سے تاشم ہمارا

دل کو اولیٰ لکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 تو نے دیکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 دل کو اولیٰ لکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 تو نے دیکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا

سنے وہ شون غزل میری یہ کہتا ہے تراب
 عشق نے تیرے مجھے صاحب دیوان کیا
 نہ توڑ جس سے زنا رنودی کا ایک تاجی کا

دل کو اولیٰ لکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 تو نے دیکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 دل کو اولیٰ لکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا
 تو نے دیکھا کہ نہ انا مجھے حیران کیا

دیکھا دے اپنے کلمے کا تاشا
 میں دل نکال دیا بس جا سنا
 خود دیکھ کر ہو کلا و حاشا
 کہے کوئی نہ نہ دعت وہ تھپا
 تے مقول کا دیکھ کر وہ تاشا
 گری میں کلمہ گری میں اور کلمہ
 تراب اوس ذات میں ایا تو ہو

دیکھا دے اپنے کلمے کا تاشا
 میں دل نکال دیا بس جا سنا
 خود دیکھ کر ہو کلا و حاشا
 کہے کوئی نہ نہ دعت وہ تھپا

نہیں کرنے کا تراب اور کسی دوسری
کچھ بھی پایا ہے مرا جنے تری یاری کا
کیا فائدہ ہی یار و اوس بیوفا سے ملنا
ملنا جو اوس سے بہتر آؤ اگر مسیر
لائی ہو فصل گل کا مژدہ دہی چین
مستحق سے بہت عاشق پوچھو گھر
بیغرض اہل دنیا فقرہ کی کب لے میں
جسکو سفر ہو کر نارستہ ہو وہ معلوم

نہیں کرنے کا تراب اور کسی دوسری
کچھ بھی پایا ہے مرا جنے تری یاری کا
کیا فائدہ ہی یار و اوس بیوفا سے ملنا
ملنا جو اوس سے بہتر آؤ اگر مسیر
لائی ہو فصل گل کا مژدہ دہی چین
مستحق سے بہت عاشق پوچھو گھر
بیغرض اہل دنیا فقرہ کی کب لے میں
جسکو سفر ہو کر نارستہ ہو وہ معلوم

نہیں کرنے کا تراب اور کسی دوسری کچھ بھی پایا ہے مرا جنے تری یاری کا	نہیں کرنے کا تراب اور کسی دوسری کچھ بھی پایا ہے مرا جنے تری یاری کا
ہو عار و تنگ جسکو یار آتش سے ملنا ہو جسکے یمن برابر شاہ و گداسے ملنا لازم ہے تجکو بلبل باوصیا سے ملنا بھاتا ہے یار ہی کو ناز و ادا سے ملنا مشکل پڑے تو ہوئے مشکاکت سے ملنا اوسکو تو ہے ضرورت کوئی نہ ملنا	کیا فائدہ ہی یار و اوس بیوفا سے ملنا ملنا جو اوس سے بہتر آؤ اگر مسیر لائی ہو فصل گل کا مژدہ دہی چین مستحق سے بہت عاشق پوچھو گھر بیغرض اہل دنیا فقرہ کی کب لے میں جسکو سفر ہو کر نارستہ ہو وہ معلوم
کیو تراب اوس سے مل دیکھے پہلے جسے جو کوئی اس جہان میں چاہے خدا سے ملنا	کیو تراب اوس سے مل دیکھے پہلے جسے جو کوئی اس جہان میں چاہے خدا سے ملنا
گیا رشک سے دل مرتلہ جسے دیکھ آنکھیں گئیں جھلجھلا کہ وہ مغنیہ ہے پند پلہ ترے عشق کا بھی اوشے غافلہ	جو چین غیر سے وہ ہنسا کھلکھلا نظر بھر کے کون اوسکا دیکھے حال تو زائد بنجنا کبھو اوس طرف مبادا کہیں دیکھ کر اوسکا حسن
وہ دانا ہو جو تجھ سے اوجھے تراب کہ تیرا زبردست ہے سلسلہ	وہ دانا ہو جو تجھ سے اوجھے تراب کہ تیرا زبردست ہے سلسلہ
قاصد بھی کچھ احوال گزارش نہیں کرتا مین اسلئے کچھ اوسکو نگارش نہیں کرتا	اوس شوخ سے کوئی میری سفاقت نہیں کرتا وہ خط کو میری دیکھے تو پانی میں ڈبو کر

نہیں کرنے کا تراب اور کسی دوسری
کچھ بھی پایا ہے مرا جنے تری یاری کا
کیا فائدہ ہی یار و اوس بیوفا سے ملنا
ملنا جو اوس سے بہتر آؤ اگر مسیر
لائی ہو فصل گل کا مژدہ دہی چین
مستحق سے بہت عاشق پوچھو گھر
بیغرض اہل دنیا فقرہ کی کب لے میں
جسکو سفر ہو کر نارستہ ہو وہ معلوم

نہیں کرنے کا تراب اور کسی دوسری
کچھ بھی پایا ہے مرا جنے تری یاری کا
کیا فائدہ ہی یار و اوس بیوفا سے ملنا
ملنا جو اوس سے بہتر آؤ اگر مسیر
لائی ہو فصل گل کا مژدہ دہی چین
مستحق سے بہت عاشق پوچھو گھر
بیغرض اہل دنیا فقرہ کی کب لے میں
جسکو سفر ہو کر نارستہ ہو وہ معلوم

دل ایک چوٹ بیکار ہو گیا
خانوہار کی دیکھ کر دل پر سوز
مرا دل بیکار اس کیسے ہو گیا
نہایت بیکار سو دیکھو ایسا ہو گیا
مرا دل بیکار اس کیسے ہو گیا
نہایت بیکار سو دیکھو ایسا ہو گیا

عاشق ہوں ترا طالب دیدار ہوں تیرا تو یار ہو غیر و نکاح میں کہ یار ہوں تیرا کچھ اجے نہیں میں تری الفت میں بھنسا ہوں کرتا سے عبت مجھ کو طبیعت کے حوالے سنا ہوں کہ میں تو نے بھی اب آنکھ لگا لی جب دور سے ملتا ہوں تو کتا ہودہ مجھے باطن میں سرخ کار وادار وہی ہے کوشش میں تشریر مری تجھ کو رو اس ہے	چیز تو نہ کر مجھے کہ میں یار ہوں تیرا اک بار مرا ہو تو میں سو یار ہوں تیرا واللہ ازل سے میں گرفتار ہوں تیرا خود بنفس مری دیکھ میں یار ہوں تیرا مجھے نہ چھپا عمر م اسرار ہوں تیرا کیا میں نہیں مشوق و فادار ہوں تیرا ظاہر جو کہتا ہے میں غمخوار ہوں تیرا تقصیر ہوئی مجھے گنہگار ہوں تیرا
---	--

کبھی دیکھ کر میں نے سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا

جاؤں تراب اور کہاں بھوڑ کے جھک
بندہ ہوں ترے در کا ننگ خوار ہوں ترا

نہیں پھر چھوٹا ہرگز اسیر اور نہ لگا لگا مگر اس گلبدن کو جو غلطی پر عاشق کی یکایک خواب سے زکس جہنم میں چل گیا نجا کعبہ کو زہر قلوب بلو نہیں کیا کم میں اک عشق میں اس کو ہوا دل تیرا مشر کو بھی تو وعدہ طعنا ناحق کو کرتا کل خاک سیر لگ گئی تھی میری دامن تجھے کیوں لگتا ہے مرا مرکان تر تہائی	کہوں کیا حال اس لشکا دہر جاو کا لگا کہ باز ہو سدا رغبت سے طبل تیرا لگا نہیں معلوم کسکی چشم زکس کا لگا لگا ادھر آدھ ہمارا پون پھر تار کد بھڑکا گو کہ خط کے آڑک جہاں موڑ کے لگا کہ تیرے ظلم کا دسے مر جا تا نہیں لگا تو پھر کس طرح تو نے دامن کو اور لگا کہ آستین میں تو تیرے آنک نہیں لگا
---	---

دیکھ کر میں نے سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا
کبھی تو نے بھی سوچا

مرا دل بیکار اس کیسے ہو گیا
نہایت بیکار سو دیکھو ایسا ہو گیا
مرا دل بیکار اس کیسے ہو گیا
نہایت بیکار سو دیکھو ایسا ہو گیا
مرا دل بیکار اس کیسے ہو گیا
نہایت بیکار سو دیکھو ایسا ہو گیا

۱۰
 اگر کوئی شخص غیبی شوق رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو خدا کی محبت کی طرف متوجہ کرے اور اس کی محبت کو اپنے دل میں بٹھائے۔
 اگر کوئی شخص غیبی شوق رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو خدا کی محبت کی طرف متوجہ کرے اور اس کی محبت کو اپنے دل میں بٹھائے۔

نہایت لڑکپن پر جسکو مغرہ جوانی کا
 جو کرنا ہو سو کر لو آن دیکھو راہ مت کل کی
 ہوا انفس سے چھوڑ دو اور دوسرا چھوڑے
 گئی وہ تندی دیا چاقی ہی مٹے پرستی

تراب اپنا عمل کوئی نہیں امید کے قابل
 اگر کچھ آسرا ہے تو اوس کی مہر بانی کا

جو کتا ہوں سر رون پر مدت ہو کر آ
 اوپر جای نہ گھر عاشق کا باز ایسی حرکت
 خدا حافظ بلا جان بن یک فتنہ دو نو
 نہ جھکو کشمکش میں ڈال دیو جو فتنہ دل
 تجھ کو بستی دہدی ہندو کی بھاتی پر
 جو صاحب مال ہیں وہ گم میں جا نہیں رہے

عجب کیا ہے تراب اوسکو دیان حسین بخشان
 یہاں جس نے غلامی برین ہوا ہو ایک بھی حسنا

کسی پہ جال نڈالے خدا محبت کا
 کہانی عشق کی کہیے تو نیند اوٹکا
 مجھے تو سب کہیں محبوب دیکھ پڑتا ہے
 اوسی دل میں سر اس قدر محبت دی

کہ چھوٹا نہیں جیتے چھنسا محبت کا
 بنو چھ ہم سے کوئی یا جرا محبت کا
 میں کس طرح سے نمودن بنا محبت کا
 میں آپ سے نہیں بانی جو محبت کا

۱۱
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا

۱۲
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا
 شہزادہ اسکا ہونا بہت قد بالا ہو گا

مقابل با خود پای بود اسرار شوق مناب کیا ران
 کافور انوار با ملک بن نور نور
 کافور انوار با ملک بن نور نور
 کافور انوار با ملک بن نور نور

مر کے اجازت کمان عاشق سکین و عجب
 یار نے فاتحہ گور سر بیان چھوڑا

عرش از فرش تو اور وقت بزم بر عرش را
 ملکہ خاک میں جب تخت سلیمان چھوڑا

کے غوغا ہو سکون در جانان چھوڑا
 اور سب چھوڑی نے بنائے گھرے
 غور و آفت جان فتنہ دل میں بار
 واہ کیا سخی ہو کیا پان کی گت شوخ
 شوخیان کیلئے طفلان پر بھرون کی
 دل معوم سے میں تہہ او تھایا احتر
 وہ تو کافر ہے مسلمان نکیتے اسکو
 کون کتا ہو کہ اہم تو شنشاد ہو
 دیکھ لی جہنم سبھا کی تری سے ظالم
 کسطح اسکی محبت کو چھوڑا
 کیا ہوا اور پر قبو نکو ملکسان چھوڑا
 فقط اک نرگس مخمور کو حیران چھوڑا
 نہیں ہو جہ میں تھارہ خوبان چھوڑا
 جو نے لب کو ترے لعل بدخشان چھوڑا
 راہ لی گھر کی مسلم نے دبستان چھوڑا
 غم کی طاقت نہ رہی خاندہ مان چھوڑا
 جسے دینا کے لیے دین دریاں چھوڑا
 حق کے دروازے پر بیٹھے رسل چھوڑا
 ہرے کر کے بہن بیدم جان چھوڑا
 عشق نے داغ مرے دل پہ نمایاں چھوڑا

اصل سے دور ہو فرماؤ کہ کیوں تراب
 ناز زن رہتی رہنے ہے نستان چھوڑا

کتابا بعد ہو کہ تو جو در در سیرا
 کتا ہو کون بھکو نہان عیان کیوں تو
 تیری چمک سے پاپو رہن ہیں سب بکرا
 سب جلاوٹ عز دل چون کوہ طو تر
 عاشق کو ہے مسرہ دم حضور تر
 خورشید بین پڑا ہی اک ذرہ نور تر

ہون کی طاق اور کونیا سجدے
 اسے مسجد کی سلاطین
 خوش آنار اگر اسکو پان غم
 جو میں تھوڑے وقت میں
 سبب تھوڑے وقت میں
 بادی کوئی کیا کہی
 فقیر کو دیاں ملک کو
 جو طالب غم کو دے

دولان تھوڑے وقت میں
 جسے تنگی دار اور
 جسے تنگی دار اور

سب تھوڑے وقت میں
 سب تھوڑے وقت میں
 سب تھوڑے وقت میں

عز کو کوئی طالب
 کتا ہو کون بھکو نہان
 تیری چمک سے پاپو رہن

سب جلاوٹ عز دل چون کوہ طو تر
 عاشق کو ہے مسرہ دم حضور تر
 خورشید بین پڑا ہی اک ذرہ نور تر

جہاں میں کون کون سے گھر گھر گلا دلا
 جہاں میں کون کون سے گھر گھر گلا دلا
 جہاں میں کون کون سے گھر گھر گلا دلا
 جہاں میں کون کون سے گھر گھر گلا دلا

جہاں میں دھانی کو پیشک گ ہے پانی
 خدا کی جو مشیت ہو اسی پرانی ہمت ہو

ادسودہ کیون نہ پہچانے جو خوب اپنے تین جانے
 کہیں جاہلین شہلا نے تراب ایسا نہیں جلا

میں پر عشق ہوں مجنون مرید میرا
 فریاد ہوں میں جس پر وہ ہرند اچھیرا
 تجھے ہو عید مبارک مجھے گلے سے لگا
 کہا ایاز نے مشوق بن کر مولا سے
 تو صورت اپنی چھپا کر مجھے شتا ہے
 کرم سے تیرے تو نزدیک ہو کسی دن آ
 جو داغ چھکا سہکے ہوا میں اوسے دوا
 وہ کان بھر کے واما جراتے تو کہوں

تراب کس سے مخاطب ہو کل وہ کتنا تھا
 یہ تیغ عشق کا مارا شہید ہے میرا

نہو محبت است اب وہ کیونکر بھلا
 وہ اپنی تھا سائل اور پی مجیب
 کہیں خود ہوا شمع مجلس سرور
 کہیں شمع ہو چھپا خاک میں

اب بارہو انوکھا سو انوکھا سو
 کچھ حق سے سو انوکھا سو
 مجبور انوکھا سو کچھ حق سے
 مرید میں تو کیا زنجار میرا
 نبی صبح کی دینا ہی عین میرا
 کربا پیڑ سے دینا ہی عین میرا
 اقبال ہوا تو کیا ارباب میرا
 عیش و عشرت سے دینا ہی عین میرا
 اقبال ہوا تو کیا ارباب میرا
 عیش و عشرت سے دینا ہی عین میرا
 اقبال ہوا تو کیا ارباب میرا
 عیش و عشرت سے دینا ہی عین میرا

دل خال ہوا تو کیا مجھ پر میرا
 دل خال ہوا تو کیا مجھ پر میرا
 دل خال ہوا تو کیا مجھ پر میرا
 دل خال ہوا تو کیا مجھ پر میرا

کیا وہ اگر نہیں مجھ سے بویا میں کیا
دل تو اس کا نہ تھی بھر دے دینا
چاہے جو سوئے غلے کی گندہ انہیں
راہ اداس کی بکھیرا تو یہ کتنا نہیں
ہر دم میں بیٹھا تھا جان کا دھڑکن
نہیں اسی چہرے میں لڑائی کا خون
نہیں دھڑکن سوا اس کے دھڑکن میں
دھڑکن تھا ہر چند اس کو میں گناہ
یاد کوئے بے پروا تھا دیکھنے کو جان نہ

کسطح ملوں ویں کیا اس کو میں پاؤں | جس کو میں کہیں ایک ٹھکانے میں پاتا

۹۱ دن رات چھرا کرتی ہے آنکھوں میں وہ تصویر
اک بل بھی تراب اس کو بھلا فی نہیں پاتا

میرشت عشق میں لیلیٰ کو کیا اور پھر
یار کہتا ہے جو مہاشقائے مجلس میں
اک اشار میں وہ کرتا ہے دلوں کو الایان
کسطح چھپتا بھلا مضمون عشقیہ مرا
ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہے جس کی مٹھی سے
اور گویا پر حیا کے کدے کوئی صبا
قوت اسلام ظاہر ہو گئی کفار پر
غول بندہ کے چلے میں مجھ ولایت کی طر

بن میں کیوں بھرتا ہے مجھ کو مار نہ
ببطح سے آج دیوانوں کا یان نہ کھلا
تیغ ابرو کا ہوا اسکے سو ہو جو سر کھلا
لکھا تھا خط مرا غلطی سے نامہ بھلا
کب وہ رکھتا ہے وہاں کیسے پر کھلا
صید وحشی کا زے فوراً جواب نہ پر کھلا
ہاتھ سر مشکلا کشا کے جب خبر کھلا
شیر حق جلد آخری کفر کا بندر کھلا

۹۲ زار داب مجھ میں بٹھا ہونے کے آنکھیں تراب
خوف ہے جو رو دکا رکھے کسطح سے رکھلا

پر زار و نسو الفت کو کو ناحق می جلا اپنا
بیاض خنیکوں کو سوا ولف خوش آیا
بہت چوکی زری ہے محبت میں عمل جب
چھپا لیں مجھ سے آنکھیں ڈرا بھی کی بڑا
نہ کھلا قیاس نہ دے داغ اور بانو کو چھپا

نچا ہے کوئی خوب نگو اگر چاہے بھلا اپنا
پھنسا یا بالکی مچا نہی میں ہم آئی نکلا اپنا
برا دے جستم جادو پر کچھ افسون چلا اپنا
کہا جس وقت میز یار سے دکھ بر ملا اپنا
نکھ لیلی سے نعل عشق یوں ٹھولا پھلا اپنا

دیران تیراب

کھنکھٹا مطلع شبہ مضامین
کھنکھٹا کرے جو صیوان
آویں کو نگار انسان
نقد اس کو کہان شبانی
سوط کی چٹابی و شبانی
جنگل بل بتلا لیت پر تیرابی
عشق باریک چاہی نہیں ہوا
عشق باریک چاہی نہیں ہوا
عشق باریک چاہی نہیں ہوا

بے سہم جلا جلا دینا نہیں
اب نہیں بڑی عافیت
بے سہم جلا جلا دینا نہیں
اب نہیں بڑی عافیت

جو سدا حال لسان خندنا نہیں
غیر دلا

دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر
دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر

دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر
دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر

غم دکا چھاؤں تو چھاؤں نہیں بنتا
پاس دے مین جاؤں تو کنشے اگر او کو
دزات گذری ہر تصویر مین او کے
او تھری مے بھرا مین گل اکدو کی گھڑی
وہ شرم سے منہ سامنے کرتا نہیں میر
گیسے مین قیاب کو نہیں بات کی کھیت
کنتا ہے جو ایک آن خچو و گامین تھیکو
فاصیہ پیام دس تو کید بھو چکے

بگڑا ہے وہ ایسا کہ نہا نے نہیں بنتا
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں بنتا
باد او کی بھلاؤں تو بھلاؤں نہیں بنتا
پھر او کو رو لاؤں تو رو لاؤں نہیں بنتا
آئینہ دکھاؤں تو دکھائی نہیں بنتا
کچھ او کو بتاؤں تو چٹا نہیں بنتا
جی اوس چھڑاؤں تو چھڑاؤں نہیں بنتا
گرفت مین مین لکھاؤں تو لکھاؤں نہیں بنتا

دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر
دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر

۶۵
بیل کوئی کرتا ہے تراب اپنے کو ایسا
دل تجھے اوٹھاؤں تو اوٹھاؤں نہیں بنتا

لڑکوں نے ترے قیاس سر پہ نہ توڑا
چھتر سہ کوئی او کو دکھائی شادی
مشاطہ سمجھ بوجھ کے اتھا او سپہ لگانا
کسطح رکاب سکی کوئی دڑ کو بڑے
اوس بت کا دل سخت کسی سے نوازم
ظہار کی بارہ اپنی دکھا ہر مجھے کیسا
ترد امنی عشق نہ دے ہوئی نرا مل
ساقی ترے مینا نے سو کوئی خانی بجاو

تو بھی وہ دیوا نے نے ترا چھوڑا
عاشق کا دل خستہ تو پہلو کا ہی چھوڑا
کاکل نہیں خسار پہ ہے سانپ کا جوڑا
راکب ہنگامہ گار جو اور شوخ ہے گھوڑا
موم او کو کہے کون کہ تھک کا ہر دوڑا
خونریز مین کیا کم ہے ترمی انگلی کا دوڑا
گوا نسود نے اپنے مین دامن چھوڑا
بھڑے می گلگو نے کہیں ایک کوڑا

دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر
دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر

دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر
دردن بین با روی خوشی
سما بدو زبان دینی بیک جگر

دل کی بات ایک بات بڑا
عبدی جان میں نام بڑا
نام بڑا اس کا دوا ب نام بڑا
جلد میں اس کا دوا ب نام بڑا

و سبدم کروٹ بدلتا ہر نہیں نام بڑا
ایک دن کھلا وہی منہ برف اولیٰ عجب
میں نہیں عاشق کا کچھ معشوق چاہے کرے
یار میرے دل میں اور دل ہی میرا یار میں
کون بچ کر کرے کسی نظر او سپر لے
ہمہ کی ہندی صدم کی بطرح جو زریہ
ہوٹاں میں جہاں نا صحت غل جاتی ہو
قاصد دس حال میرا کیسے منیہ و سب
پھر تو اس سے لگ لگا لکڑا ہر پر بھی
بار شاہزادی تعلق کا نہیں کیسے عجب

سلطنت سے کم نہیں اسکو تری صحبت تراب
جسکو ہے نکل ہسا سایہ تری دیوار کا

وصل سے غیر شاد کام رہا
سوئی باریابی ہسکو حواس
دیر پہ اس کے امیدوار کی شکل
اس نے میری طرف نہ پھر دیکھا
اچھے خود کام سے بڑا ہو کام
سب سے ازا ہو گیا سولا
ہم سے نت دامن و پیام رہا
اور دامن سب کو بار نام رہا
کل میں از صبح تا پہ شام رہا
میں تو کرتا اس سے سلام رہا
پھر کسی سے نہ ہسکو کام رہا
تیری خدمت میں جو غلام رہا

دل کی بات ایک بات بڑا
عبدی جان میں نام بڑا
نام بڑا اس کا دوا ب نام بڑا
جلد میں اس کا دوا ب نام بڑا
دل کی بات ایک بات بڑا
عبدی جان میں نام بڑا
نام بڑا اس کا دوا ب نام بڑا
جلد میں اس کا دوا ب نام بڑا

دل کی بات ایک بات بڑا
عبدی جان میں نام بڑا
نام بڑا اس کا دوا ب نام بڑا
جلد میں اس کا دوا ب نام بڑا
دل کی بات ایک بات بڑا
عبدی جان میں نام بڑا
نام بڑا اس کا دوا ب نام بڑا
جلد میں اس کا دوا ب نام بڑا

دل کی بات ایک بات بڑا
عبدی جان میں نام بڑا
نام بڑا اس کا دوا ب نام بڑا
جلد میں اس کا دوا ب نام بڑا
دل کی بات ایک بات بڑا
عبدی جان میں نام بڑا
نام بڑا اس کا دوا ب نام بڑا
جلد میں اس کا دوا ب نام بڑا

عشق نے نہایت عجلت سے دیا
 سب بتا یا تو اب سب بتا
 سنے نشان کی ہر جگہ نشان دیا
 یوں ادب میں بیٹھ کر دیکھو
 جسے آداب ہو اس کو آداب
 سر جھکائے قدم پر آداب
 بادشاہوں کا اور وزیروں کا
 ہر ملک میں ایک ہی حرف
 وہ زبردست ہی رہا سب کو دیکھا

کیون کر تا ہے تو اس کی گین گونگیاں دوستی کو نے لگا صیاد سے پھر بغیان سر پہ کا قرآن ہو مگر باعلی یا تو تراب	تو بے ہوش ہو کر نہ دیکھتا اشیان اپنا چمن سے جا لے بل اوتھا ذرا فقار اپنی علم کر کے ذرا دل لٹھکا
--	---

حق تو ہے عشق اپنا دی تو ہنر ہے تراب حسن صوری کچھ نہیں اس سے توجہ لکل اوتھا	
---	--

تو دیکھ کر سے کہتا ہے کہ ہو جا بھگت سنگھ کی حکمرانی کہنے میں مجھے وہاں عشق میں بھگت سنگھ شہاوت ہے جسے غل جا کی آندہ دھواں کہہ کر کن	یقیناً نہیں کہتا ہے بلے والے تے ہو جا تو اس سے گناہ کش خدا کیواسے ہو جا شہید ابرو خدا ربن مارت مری ہو جا مری معشوق کو دیوار کی سائے تلے ہو جا
--	--

تراب اللہ والی دیکھتے ہیں سب کہیں حق کو تو بسم اللہ کر کے جھٹ صنم کو سامنے ہو جا	
---	--

بھگت سنگھ کی حکمرانی کہنے میں مجھے وہاں عشق میں بھگت سنگھ شہاوت ہے جسے غل جا کی آندہ دھواں کہہ کر کن	کبھی دسنے نہ ایک پان دیا گرچہ سو بار اٹھان دیا از زمین تا آسمان دیا عالم حسن پر گمان دیا کسی دشمن نے دیکھ لیا مصحف کو درمیان دیا جسکو معشوق سر بان دیا
--	--

دوران شاہ تراب
 راجہ
 جس نے کہا ہو گناہ تراب
 سر دہل سے عشق
 بیکار رہا سب کو دیکھا
 بادشاہوں کا اور وزیروں کا
 ہر ملک میں ایک ہی حرف
 وہ زبردست ہی رہا سب کو دیکھا
 یوں ادب میں بیٹھ کر دیکھو
 جسے آداب ہو اس کو آداب
 سر جھکائے قدم پر آداب
 بادشاہوں کا اور وزیروں کا
 ہر ملک میں ایک ہی حرف
 وہ زبردست ہی رہا سب کو دیکھا

شکلان میں کبھی نہ لایا
 یوں ادب میں بیٹھ کر دیکھو
 جسے آداب ہو اس کو آداب
 سر جھکائے قدم پر آداب
 بادشاہوں کا اور وزیروں کا
 ہر ملک میں ایک ہی حرف
 وہ زبردست ہی رہا سب کو دیکھا
 یوں ادب میں بیٹھ کر دیکھو
 جسے آداب ہو اس کو آداب
 سر جھکائے قدم پر آداب
 بادشاہوں کا اور وزیروں کا
 ہر ملک میں ایک ہی حرف
 وہ زبردست ہی رہا سب کو دیکھا

۹۲	روح کو تن کے سبب جگ سٹھاق ہو کر آب کچھ علاقہ نرم ہا جبکہ بدن جموڑ دیا
----	--

۹۳
کسطرح معونہ دیکھ کے منہ اندا سکا تر آب
خود فراموش ہو جی ہی اوستہ یاد کیا

<p>آدمی اوسکو نکرے ہے وہ ابلیس کا وہ سپاہی ہر جال تمیغ چاہیے کا دیکھ میں شہر کی کیا درس اور تدریس کا ایک دم میں لافسکتا تخت بلقیس کا</p>	<p>خوبشتر تیار بنا ہو کر اور تبلیس کا سلطنت میں جو کرے بذل و عنیت پوری خانقاہ میں جا کر سن کیا ذکر ہر نام خدا رہنما ہو کو نور کرامت اسقدر</p>
---	--

ایں کی دیکھو
نور بدون کی دیکھو
میں کو چھپو موی اسیروں کا
دل در افانوا از رخسار بیک
تجلی نور مقصدا ہی ہے کہ
دلی وقت در کنگری

وال

بی تو عشق کی محبت میں ہی پیدا ہوں
 مریدوں کے لیے گھوڑا لاد کا ہے وہ
 جو چھوٹے شیخ کی تم اس سلسلہ کا
 نہیں صد اس جس میں سلسلہ کا
 بھٹک گیا ہے کہ مریدانہ عقائد کا
 تو دل کو فرسے ہر سلسلہ کی یاد کا
 بھیگا اٹک اٹک اٹک اٹک اٹک اٹک
 قرآب جودہ گویا ہے ایلہ کا
 کہ سب سے آئینہ حق تو دل کا

دیوان شہزاد
 اس وقت زخم دل کی آواز سنائی دیتی
 اس وقت چرخ کے اودھوں کی
 طالع پیر سے بین تیار سنائی دیتی
 قتل و وصل قیامت کو وہ کرتا تھا
 وعدہ و صلہ دیدار سنائی دیتی
 شکر کے لہر آتا تھا قیامت کو
 سب کے پاس وہ آتا تھا سنائی دیتی
 اس کی خاطر سب کے رخ اوجھکی
 دانت بڑی پیچھا کرتا تھا سنائی دیتی
 درم میں صبر کے جسم اوجھکی
 جی اوجھکی

[illegible]

ترا اب اوس شوخ کی جو چیمہ لے کر
جہاں اوسکا مین شراب نے مین دیکھ

ایک بات سے
نظر پڑا اور اس کا فہم نہ چلا
۱۰۹

مات عمران بن لوی بادغی اور دانا
۱۰۹

اشکباری سے غمی لگا اور فہم نہ چلا
۱۰۹

یار دے تراب اپنے کئے جانو حق بات
۱۰۹

سے کلر حق صاحب تملقین کا ڈانکا

دو کھیلے میں بنائو لوی میں اپنی بھاک سدا
جوانی دھوین کھتے میں گرم گ سدا
وہ اہل دجہ ہے بھانا اور سوراگ سدا
جوان خشک جو گو کھرو کا ساک سدا

جو حق کے بارے ہیں تو تو ہے ساک سدا
خدا پناہ سے اور کو جلال و گرمی سے
خدا کے فضل سے جبر کھلا ہے
طعام خوش کرنے لپکا اور کو کھا کر بہن

تراب تنگ نہونا جسد ال ملا سے
۱۱۰

کہ عالمون کو بری صوفیوں سے لاگ سدا

یا آسمی پاو حریہ دل بھی کہیں اپنا کیا
ایک عالم ہا ہی ہے اب سائر پا کیا
اسنے اپنے عاشقوں پر ظلم ہے کیا کیا کیا
اس بت نازس کا کئے لقب تراب کیا

عشق بازی تو تو اسکی بہو ہے روا کیا
تیری مچھی کے لیے اسی مرغ ہا ہی فروش
دیکھنا بار و تنکا اس شیخ کی پر داکھیت
تیرا آہی نہیں اور سکو کسی حال پر

ایک دن بھی تو نہ آبادہ ترے گھر میں تراب
۱۱۱

جسکے کو چے میں تو اک مدت تک جایا کیا

عاشق سمجھو کیو آدمی سلام کرنا
کافر غضب تیرا یہ رام رام کرنا
خود رو سیاہ ہو کر اٹھا ز نام کرنا
ابو گلی میں تیری مچھو منف م کرنا

جسین کیو بھاکو بھاکو تنگ کردہ کام کرنا
ہوئی لگے میں اب تو زاہد بھی رام ترے
کس کام کی نگین سے بہ خود نمائی یارو
تم خوش ہو یا ہونا خوش نہر بنجاؤ نگاہین

اشکباری سے غمی لگا اور فہم نہ چلا
۱۰۹

دوران شاہ تراب
۱۱۰

دوران شاہ تراب
۱۱۰

میتا جانت غلامان در دنیا عالم
میتا جانت غلامان در دنیا عالم
میتا جانت غلامان در دنیا عالم
میتا جانت غلامان در دنیا عالم

میتا جانت غلامان در دنیا عالم
میتا جانت غلامان در دنیا عالم
میتا جانت غلامان در دنیا عالم
میتا جانت غلامان در دنیا عالم

خوشبو دانی کی چاہے لادو مجھے صبا
وہ رنگ بونظر پڑا ایک کل میں بھی
گر لقمہ سیرت سے نہیں عاشق ہوا ہر قتل
چپنا تھ کو جاسے تو گو فرستیل ہر

۱۱۵ جسدن سے یار دوست ہوا ہے تراب کا
دشمن ہوئے ہیں اس کے بھی خویش دانسرا با

کیا خوب تھا کل اسکی ملاقات کا سمیا
کیا بات وہ کہتا تھا کہ نہیں بنی تھیں
اُس کی جھڑی آہ کی بجلی ہے چمکتی
بیٹھا نگہ مجھے تو کل نرم میں اسکی
الینہ ہوا عجاز سمیا اس سے یار د
ہوئے اس کے لب حیات اب نہوں کیکر

۱۱۶ بھولے ہر تراب اب کوئی بیدار و جفا میں
پیارے وہ حرمی لطف و عنایات کا سمیا

اکرام جان مجھے بھر مجھ کو پا لا
یعنی بدن ہے سارا ازار دہ ہمارا
ہر سری میں بھی تبدیلی خود طبیعت افسوس
ملکوت میں تیر خوش ہم ناسوت میں اغم

۱۱۷ دیکھا تو اب وہی ہے آزار دینو لا
جو سب سے ہر پارادوس ہے وہی کسلا
حرکات نفس سے میں چن طفل خور لا
منجھال میں من کی جو کو خوش لے ڈالا

بستا ہوں جس چمن میں وہ گل فام دریا
چونک بود کھاتی ہے پیارے تری تھا
دامن ترا ہو سے بھلا کس طرح ڈبا
جی ادھکے دہ کے بعد خلاص مر صبا

۱۱۸ راضی ہوا صدر نشین
بار دہ ہوا صدر نشین
وہ آرزو بستر و باش نشین
جو طالع بختی پر نشان نشین
دنیا کے لیے کچھ کد کا دیش نشین
کس طرح غلام دار نشین
میں کو بھی بت کی جانشین
کیجا تو خودی میں بھی خودی کا جانشین

۱۱۹ دیانت
دیوان شاہ تراب
بنس کا نوک تو دی حضرت حق
اک ذرہ تراب ہے جانشین

۱۲۰ جوشن ہون میں کیم ہون کیم
جوشن ہون میں کیم ہون کیم
جوشن ہون میں کیم ہون کیم
جوشن ہون میں کیم ہون کیم

بہن ہمارے دل سے کھینچ کر لے جاتا ہے
خداوند کا نام ہے جو ہر شے کو پیدا کرتا ہے
دیکھنا اور دیکھنا کہ ہر شے کیسے بنی ہے
ہم نے ہمارے دل سے کھینچ کر لے جاتا ہے
خداوند کا نام ہے جو ہر شے کو پیدا کرتا ہے
دیکھنا اور دیکھنا کہ ہر شے کیسے بنی ہے

تب گو ہر یاقوت سے شک پریش
لگ رہا ہے اگر یار کے دامن سے ڈرنا
دل چھین لیا مجھ سے تراب کا ایک
جس سے کہ کبھی میں نہ تھا واقف و شناسا

دیکھنا عاشق کو چلنے وقت پیرا باز کا
ایک لڑکے سے دو بالا ہو گیا عارض کا سن
میں فقیر بنوا رکھتا ہوں دیکھ سوا
جسکے سو دہن ہوا ہوں شہزادہ باز میں
کیون نہ کھینچ لیں ہم اوس ہرین پور لاگ
ہو وہ دامنگیر میں ہوں اسکا دشمن گہر
بھڑ بسایا آؤ گھر اک خانان برین کا
روپ کچھ اور نہی کھا ہے وہ بالا کا کین کا
ساز و سامان وہی مجھ پر ہر سامان کا
ہے وہی جنس اس قیمت مرئی کا کین کا
دو تو ہر خواہان مایہ دین ایمان کا
آفتاب مست تیر ہر اس خیمہ و دمان کا

گر آئندہ بیان ہو رد کے بجاتا تراب
میں تو ہوں مرمون اپنے یار کے حسان کا

اک برہمن یار صادق ہے مرا
ساتھ اوسکا میں بچھوہو دنگا کبھی
عاشقی میں سلسلہ میرا بنو چھپ
مجھ کو دنیا میں یہ دولت ہو بہت
کیا کر لگی برضلا فی غیبر کی
کیا کہوں اوس سن لگی واردات
فکر و دہری کی فکر سرگز تراب
صورت معشوق عاشق ہے مرا
یار سے یہ عہد واقف ہے مرا
پر بھائی قیس واقف ہے مرا
مہربان مجھ پر وہ مشفق ہے مرا
یار تو مجھ سے سوا حق ہے مرا
نظارہ ہراد پسر حال سابق ہے مرا
رزق کا ضامن تو رزاں ہے مرا

وہ کب تک بچھوہو دنگا کبھی
عاشقی میں سلسلہ میرا بنو چھپ
مجھ کو دنیا میں یہ دولت ہو بہت
کیا کر لگی برضلا فی غیبر کی
کیا کہوں اوس سن لگی واردات
فکر و دہری کی فکر سرگز تراب
صورت معشوق عاشق ہے مرا
یار سے یہ عہد واقف ہے مرا
پر بھائی قیس واقف ہے مرا
مہربان مجھ پر وہ مشفق ہے مرا
یار تو مجھ سے سوا حق ہے مرا
نظارہ ہراد پسر حال سابق ہے مرا
رزق کا ضامن تو رزاں ہے مرا

وہ بھڑ بسایا آؤ گھر اک خانان برین کا
روپ کچھ اور نہی کھا ہے وہ بالا کا کین کا
ساز و سامان وہی مجھ پر ہر سامان کا
ہے وہی جنس اس قیمت مرئی کا کین کا
دو تو ہر خواہان مایہ دین ایمان کا
آفتاب مست تیر ہر اس خیمہ و دمان کا
گر آئندہ بیان ہو رد کے بجاتا تراب
میں تو ہوں مرمون اپنے یار کے حسان کا
اک برہمن یار صادق ہے مرا
ساتھ اوسکا میں بچھوہو دنگا کبھی
عاشقی میں سلسلہ میرا بنو چھپ
مجھ کو دنیا میں یہ دولت ہو بہت
کیا کر لگی برضلا فی غیبر کی
کیا کہوں اوس سن لگی واردات
فکر و دہری کی فکر سرگز تراب
صورت معشوق عاشق ہے مرا
یار سے یہ عہد واقف ہے مرا
پر بھائی قیس واقف ہے مرا
مہربان مجھ پر وہ مشفق ہے مرا
یار تو مجھ سے سوا حق ہے مرا
نظارہ ہراد پسر حال سابق ہے مرا
رزق کا ضامن تو رزاں ہے مرا



میرا تو قہقہہ رہے گا یہ تابروز حساب	میرے تو فوہون میں ناز کو انتخاب کیا
کمان ٹٹک رہ رہ رہ دیکھتا کسی کی راہ	خدا نے عاشق مشتاق پر غدا کیا
	کہا دوسرے جو رہ دجھا مجھ نہ بحساب کیا

۱۲۴

بتو نکلے عشق میں اٹنا نہ کوئی رسوا
نہو کسی سے جو کچھ تو نے لے کر اب کیا

سوار خط ہے سہل حسن کی تمامی کا	مجھے دکھانا یہ سر خط مری غلامی کا
کسی کے عشق میں بڑا نام میں ہوا تو کیا	گزر نہیں مرے کو چہ میں نیکی نامی کا
نہ مانگے بار سے بیٹھا رقیب جھوٹا کیوں	مزدہ پڑا ہے اسے تو نہک حرامی کا
بہار دیکھے کوئی اوس پر کسی دہن کی	چمک اٹا ہے یہ سجاوٹ کیا تمامی کا
اوائیں سکی سبھی خوش میں نقص میں لیکن	کچھ ادوی لطف ہوا ہستی کچھ حرامی کا
لگی ہر منہ ترے کیا چہ سے نئی قلیان	یہ دم رکھے ہر ترے لیے ہم کلامی کا
ہوا نصیب خسرو جہان میں بشرین کلام	ہوا جو زخمی ہوا شہر باطلح کامی کا
جو چوچہ عشق میں تھے جلک دی کیا باب ہو	مفارقت کا ہے شکوہ نشان غلامی کا

۱۲۵

ترا اب کسکو رہا رہے دوام حضور
تو حوصلہ نہ کر اس دولت گرامی کا

ہے سجاوٹ کچھ اور اسے کا	شوح زنا روار دار اسے کا
کیوں نہ عشاق ہو دین حلقہ بگوش	ہے عجب روبا و سکر باسے کا
جو م لیتا میں اس کی زلف سیاہ	ڈر نہوتا جو سانپ کا لے کا

نہو کسی سے جو کچھ تو نے لے کر اب کیا

بتو نکلے عشق میں اٹنا نہ کوئی رسوا

سوار خط ہے سہل حسن کی تمامی کا

کسی کے عشق میں بڑا نام میں ہوا تو کیا

نہ مانگے بار سے بیٹھا رقیب جھوٹا کیوں

بہار دیکھے کوئی اوس پر کسی دہن کی

اوائیں سکی سبھی خوش میں نقص میں لیکن

لگی ہر منہ ترے کیا چہ سے نئی قلیان

ہوا نصیب خسرو جہان میں بشرین کلام

جو چوچہ عشق میں تھے جلک دی کیا باب ہو

ترا اب کسکو رہا رہے دوام حضور

تو حوصلہ نہ کر اس دولت گرامی کا

ہے سجاوٹ کچھ اور اسے کا

کیوں نہ عشاق ہو دین حلقہ بگوش

جو م لیتا میں اس کی زلف سیاہ

شوح زنا روار دار اسے کا

ہے عجب روبا و سکر باسے کا

ڈر نہوتا جو سانپ کا لے کا

عاشق کا جی اذیت کی عقدہ کشائی کر لگا لگا

مشاہد باریادہ کی ہر تار میں جھینسا

شاہ کو دین نہ زلف کی ہر تار میں جھینسا

نہو کسی سے جو کچھ تو نے لے کر اب کیا

بتو نکلے عشق میں اٹنا نہ کوئی رسوا

سوار خط ہے سہل حسن کی تمامی کا

کسی کے عشق میں بڑا نام میں ہوا تو کیا

نہ مانگے بار سے بیٹھا رقیب جھوٹا کیوں

بہار دیکھے کوئی اوس پر کسی دہن کی

اوائیں سکی سبھی خوش میں نقص میں لیکن

لگی ہر منہ ترے کیا چہ سے نئی قلیان

ہوا نصیب خسرو جہان میں بشرین کلام

جو چوچہ عشق میں تھے جلک دی کیا باب ہو

ترا اب کسکو رہا رہے دوام حضور

تو حوصلہ نہ کر اس دولت گرامی کا

ہے سجاوٹ کچھ اور اسے کا

کیوں نہ عشاق ہو دین حلقہ بگوش

جو م لیتا میں اس کی زلف سیاہ

شوح زنا روار دار اسے کا

ہے عجب روبا و سکر باسے کا

ڈر نہوتا جو سانپ کا لے کا

عاشق کا جی اذیت کی عقدہ کشائی کر لگا لگا

مشاہد باریادہ کی ہر تار میں جھینسا

شاہ کو دین نہ زلف کی ہر تار میں جھینسا

[illegible]

17A

زور اپنے تئافل کا دل سے شوق کھلا
 کہ شرم کو تبرج کو کھینچا دل سے
 یہ مرگ مٹا جاتا ہوا بیگانہ
 کتنا ہے عجبست مجھ کو گناہ کا
 اک دن ہی فرقت کی نیند کی سیر
 لیون حال پریشان مراد کی کہی

179

پیراگ لودھان سے مارا
یار و تم کس لیے جھگڑتے ہو
صبر کس طرح سے کرے عاشق
عشق باز یہیں ہے کہ ہاتھ سے وہ
حسنے دوکان عشق پھسلانی
دل کا قلعہ کہاں ملک بین کہوں
اوس سے میں ہاتھ مار کے یہاں

[illegible]

[illegible]

۱۶۹
دولت بن محمد یحییٰ علی گڑھی
ننگ و نام کا پورا ہوا اور ایک
سلسلے فرسکادہ خوش چینی پور
وہاں کی مری کوٹ میں

من ننگ و نام کا پروردگار او کا یاد رکھو
 واپس کی مری کیون نہ دھرم چلی جاوے
 یوسف

باب غش سے مخفی بن جیسے اپنے
 ظاہر انوکھ دشت میں جیسے اپنے
 شبنم من کے سج پر مری کی طرح
 گلستانِ حسن کے دیوے بن کر
 کھلے جل سیر ہو

[illegible]

۱۶۔ کسی سے پھر نہ

بہار ادسی لگی ہے جان سر جھلکے کی پٹھو رہا
 اب تو دان گھر بنائے کی پٹھو رہا
 بھنس گیا دام زلف میں آہ
 دل جو بے ادھار تھا کے بیٹھ رہا
 عشق نے دی ادھار آزادی
 سب شہنشاہ دنیا کے بیٹھ رہا
 جیسے بردار نہ شمع کے آگے
 ایسا نیک من جلا کے بیٹھ رہا
 دیکھے ہوگی بردگی ہو کے تراب

یار بازی کی یاری کچھ نہیں | رہے ہیں وہ اک جھانکے آشنا
 ۱۳۵

اب بھڑل چاک اور دھڑل چاہے زخم لگا نکل سکتا تھا وہ باہر کسان لہجے کوڑے زخمیت جاگتی گریو اب من لکھن لہجائی ہوا خستہ یون بلی میں جو سرج نکل آئے وہ عارض لگانا غارت گریو خط و خال گیسو کر باندھے کسوں میں ٹھکانی آئین کھینچے	براحت کی یہ عیونیت وہ عالم ترکہ لگا دکھایا قیس کو حشرت فیہ رہتا بیابان کا تو کا ہیکو عزیز مصر موتا مکہ کھانا کا غلو تاشین جلپن لٹھا کر حب جھجھکا کا برسی شہر ہندستان میں بدون ٹیڈو لگا دکھاتا ہوں مجھ کو اپنی خوشخوار بکری ہانکا
---	---

کون مزدگانے سوز غنیمت پر دگر ناز زلفون کے
 ۱۳۶

بھادون خسر ہوا کنوار آیا کر گیا تھا مترا جھوٹا وہ غور کرتی ہے باغ میں بلبل دیکھ کر ادسی آنکھ متوالی گل میں جسکی رکاب پرکھے تھا ادسے آنے پچی گیا صد نے جسکا آغا ہے نت نیا بارو	گھر سے برا بتلک نہ بار آیا دل تجھے کس طرح مترا آیا کیا جنون سو سہ ہمار آیا چشم زر گس میں کیا خمار آیا آج ایدھر وہ شہسوار آیا خوب بردقت انتظار آیا پھر نہی دھب سے ابکی بار آیا
---	---

دیکھنا یاد آوے کسی پٹھو رہا
 کیا ہی آئین میں چہرے کی پٹھو رہا
 کتنے ہیں چہرے کی پٹھو رہا
 باغ میں چہرے کی پٹھو رہا
 غلام سے من نہ کھان چھو رہا
 قاصد ایک نہیں داتا ہے پٹھو رہا
 جال میرا سنا ہے پٹھو رہا
 جوت گیا جی لگا ہے پٹھو رہا

تراپ سلسلہ کے سرور و عزت
نور کا ہندو زمین کوئی خاصا
عالم کو توڑی جوئے دی
دل سے رہ بھول گیا جس کا

دل سے رہ بھول گیا جس کا
عالم کو توڑی جوئے دی
نور کا ہندو زمین کوئی خاصا
تراپ سلسلہ کے سرور و عزت

جیتا دوس سے کسی نے یہ دُستا
کون بوسے وہ شوخ گل سے دس
کیون وہاں سے تو آ کے بیٹھ رہا
غنیہ بھی سب بھجکا کے بیٹھ رہا

۱۲۹
نہیں اوتھتا ہے دل تراپ اس
گودہ بھسکو بھسکا کے بیٹھ رہا

بسا ہر باغ میں صبا دیل سے چھوٹا
وہی سوزش ہر جہنم کی ملا ہر جہنم کی
بھلا شیریں کی تو آئیں بڑا وہ کدو شین
ہوا پھر کون مقید آئیں میں خود پرستی کا
کوئی اوس سے یہ جا کہے تو کیوں گھر پہ
نوا بخرن میں کا مل با گرہ ہو غافل
ہوئی قمری بھی دس کوئی زاغ و زرخ
نہ کچھ وحشت کی اوس کی کچھ دیوانہ بن چھوٹا
امید وصل پر چو انکی غم سے کو کین چھوٹا
جو قیدت پرستی سے وہ غفلت پرستی کا
بیان شیر لہو آدیکہ کس کس سے وطن چھوٹا
تا شمس کے سجے شیشخت کا چلن چھوٹا

۱۵۰
تراپ سکا فراق و وصل ہر یون ہی نہیں کچھ ہل
ملیگا کون سے جس گھر سی اپنا بدن چھوٹا

کھلا دے مجھ کو لقمہ ایک شیریں چھوٹا
کمان وہ نافذ ہو کمان یہ طرہ کیسو
نہیں چھوٹا بڑی ہو اور جس کے لقمہ سر کے
صنم کے لب پہ کچھ اور سی چمک لہو لگے
قلم سخی نہ کوئی مانے اوس چانہ کوئی جانے
ترک کس طرح سکے وہ جا کس طرح بلکھ
لکھو ارمین سچا ہون نہو میرا سخن چھوٹا
لمو کی باس کیا ہونا نہ مشک خن چھوٹا
وہ کب بازو پہ بازو صیگا طمانی نور چھوٹا
مقابل اوس کے کیا ہونا ہر باقوت میں چھوٹا
اوس شق ہی سچا کہ ہر وہ دلکش چھوٹا
جو گر کھ مو کے جائے اپنے شکر کا بچ چھوٹا

ایسا بھی ہو زمین لاشے
چھانی پو میں کس سے
میں نے کس سے کس سے
نہیں کس سے کس سے
کس سے کس سے کس سے

۱۵۱
میں جانا ہوں دل اس کا
میں جانا ہوں دل اس کا
میں جانا ہوں دل اس کا
میں جانا ہوں دل اس کا
میں جانا ہوں دل اس کا

۱۵۲
نہیں میں پھر کس سے
نہیں میں پھر کس سے
نہیں میں پھر کس سے
نہیں میں پھر کس سے
نہیں میں پھر کس سے

شکو و من بی غیرت بر بار کزنگ
خاک قدم بر آید بر بار کزنگ
تیرانی کف دست کز بار کزنگ
۱۵۶
ست یکم ز بار دست چوب دار کزنگ
باغوبین خوابانست بهتیار کزنگ

152

یو جا ونگا کلام یو جا ونگا کلام
 ایردیت چو عیالات یو جا ونگا کلام
 لک چو عیالات یو جا ونگا کلام
 صدرا ونگا کلام یو جا ونگا کلام
 یو جا ونگا کلام یو جا ونگا کلام
 یو جا ونگا کلام یو جا ونگا کلام
 یو جا ونگا کلام یو جا ونگا کلام
 یو جا ونگا کلام یو جا ونگا کلام

[illegible]

رشک تانا نے ہمیں مارا
 لہجے ہتھیار نے ہمیں مارا
 اپنے اظہار فی ہمیں مارا
 ضبط اسرار نے ہمیں مارا
 ایسے غمخوار نے ہمیں مارا
 جس جفا کار نے ہمیں مارا
 دل کے کردار نے ہمیں مارا

ہجر کا ہے تراب جو جمہ بڑا
اس گران بار نے ہمیں مارا

191

نہیں اب اس سے کچھ امید بالکل سزاؤ
نہیں جو بڑے ملتا ہو چنانچہ شیشہ زانو
بند آتا ہے دلدار کو کونیا محل سزاؤ
تراکت اس میں اپنی نظر جو بگڑاؤ
جنون میں ہاتھ سڑاؤ کونیا دیکھا سزاؤ
ہوا ہون گناہ اب جسے دم نعرہ سزاؤ

شراب اور سکو غنیمت جان جو سرا ہوا جگ میں
محبت میں ہوا فانی ترا چون ویرا لٹو

192

بیدم ہے پڑشا، جو بس شے ہے گا

کوئی دم کا ہر مسلمان: گناہ نہ بھر گا

کس بے یمن تراکے ہستی
جنت میں تراکے ہستی
وہ
کس بے یمن تراکے ہستی
جنت میں تراکے ہستی
وہ
کس بے یمن تراکے ہستی
جنت میں تراکے ہستی
وہ

مناجبت سے چھوڑ دینا چاہیے
 جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے
 جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے

جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے
 جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے
 جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے

جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے
 جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے
 جس کو دیکھ کر دل میں آئے
 کہ یہ تو میری بہن ہے

ہو گیا دم میں اوس کا کام تمام تر چھی چٹون سے جو ہوا گھسائل بی طرح دل پہ درد ہے لاحق ایک ہو تو کسی سے کہئے اسے دیکھ کر مجھ کو بار کہتا ہے اے کون اس سے یہ کہے جا کر	جس کو بانگی اداسے کام پڑا اوس کو تیر قضا سے کام پڑا مرض لاہ و اسے کام پڑا عشق میں سو بلا سے کام پڑا بھٹکوا اس مبتلا سے کام پڑا بھٹکوا جس دلربا سے کام پڑا
---	--

کیون رکھے ہے تراب کو نا کام
 نہیں بھٹکوا گدا سے کام پڑا

مری سبج کا اک تار ٹوٹا مراد عشق نے کیا توڑ ڈالا شکست اب عشق فرود نوں طغی می بھٹکائے عشق تیرے دم قدم سے کہاں کی شبنمی کیسی بزرگی پلا ساتی مجھے اب بھر کے پیالی خبر سوچئے نہ کیونکر محتسب کو صراحی می کی جب سو منہ لگی ہے	وہ کاندھ کا تو سب زنا ر ٹوٹا دل اوس کا بھی تو افسر کار ٹوٹا اوھر ہیل او دھردل دار ٹوٹا حیا و شرم و تنگ و عار ٹوٹا مرا سب دعوی و پسندار ٹوٹا کہ ہر جبرہ میں اک انکار ٹوٹا مرا تو خشم سر بازار ٹوٹا در گنجیہ اسرار ٹوٹا
--	--

مین ٹوٹا مٹھ سے اوس بت کے ایسا
 تراب ایسا نہ کوئی دیندار ٹوٹا

پسند دامن کو بیکار شفت بخار پھوٹا
 دامن بھلا دے شبنمی سے شکار پھوٹا
 دل کی لیس کا دل سے شکار پھوٹا
 دل کی لیس کا دل سے شکار پھوٹا
 دل کی لیس کا دل سے شکار پھوٹا
 دل کی لیس کا دل سے شکار پھوٹا

۳۴
 در مجلس جمعی از اعیان و مشایخ
 و بزرگان و اولیای دین و علم
 که در آن وقت در آنجا بودند

[illegible]

بھبھے کیوں جھوٹ گیا ملک، بھوئی گیا نصیب

۱۷۷
کیا ہوا ہے جو اوس بت کو کیا رام تراب
نفس کا فر تو مسلمان ہمارا نبوا

دوستو نامق مری جیکا وہ دشمن ہو گیا
 بغبان اب میں چین کا گیا کیوں نہ
 نام من باد خزان کا اور گیا بلبلیش
 قفس بیکل سے کپڑا دل ہو یا نس نکل
 اوست کافر کہ حقین شیخ جی کیہو کچھ
 ولین سے غم کی طیش آنکھو میں آنسو کی جھری
 راہ سے ہر ایک کہیں بیٹھا ہے وہ گمراہ ہو
 سے بیدل کے جواب جان کہمان یا تاخیر

۱۷۱
پھر تراب اوس سے لگ کر مٹانے مخالف ام
ناموافق تجھ سے کا اظہار برہمن ہو گیا

<p> کہ ہوتا دم واپسین آشنا نپایا کوئی ہنشین آشنا وہ کا فسر کسی کا نہیں آشنا ہوا جب وہ جب میں آشنا کہ رکھتا ہوں کہ ناز میں آشنا </p>	<p> ملے کسکو ایسا کہیں آشنا صاحب بہت دیکھے ہوت بین برہن بچے سے بچا دے خدا نظر آتی ہے ہر طرف چاندنی عیان ہر نزاکت پسندی مری </p>
---	---

سو دانی بیخود بال
 توڑتا ہے پر دیاں
 بیدار کی کو دست و پا
 ساغے کے چھوڑا
 اس کے دین ملائی
 اس نے اپنا مجھ کو
 ساقی نے ادا کیا وہ
 منہ کے ادا کیا وہ
 تو کھوئے اس کو
 اس سنگدل کا بار
 دین
 دیوان شاہ تراب
 دیکھو

دلو میں نورانی پیر کے چھوڑا
چمکے جلنے کے سحرور اس کے خداوند
چون شمع جیسے جلوہ دار اوست
مستوف کی نظر میں سادگی کے چھوڑا
شیریں دل کو مین عاشق کی بیجا
سولی سر پہن فرزند کی بیجا

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
ما كنا لنهتدي لہ
ما كنا لنهتدي لہ

سٹ گئی ہستی تری سب عقین سحر تراب
جیتلک عاشق عاشق رہا میں اب کو کون مارا

164

کیا کہوں قیس کو جی ہو کہا نے نکلا
 کہلے مجھ کو اسے زندان میں نہ لایا حق
 اس طرح گھر سے مرے بار گیا جلا و در
 مجھ پر کرب ناہو ستم جان کے وہ پیریت
 تنہا جی آیا مرے دل کی ہوس بر آئی
 وہ تو ہے حور و لقا و سکی گلی کو

بندہ عشق ہوا قید جہاں سے نکلا
 نام لیلی کا جو میں اس کی زبان سے نکلا
 تیر جاتا ہو کہیں جسے کہاں سے نکلا
 یہ نیا ظلم اوسے شوخ جو اسے نکلا
 باہر اس نکت جو وہ اپڑے کہاں سے نکلا
 گھر میں اس کے جو گیا پھر نہ دیاں سے نکلا

ہر ایک کو اس کا حق ملے گا

وہ اپنے اہل بیت سے

میں جانیے اوسکا جو دم کی گائی
کمان اوسکا بارو کی گائی

عقل نے مجھ کو پہنایا تھا تختِ بن تراب
بد و عشق ہوئی صاف یہاں سے نکلا

744

پھر تو سب کلم سواک عاشق ناشاد گیا
 بسے پھر دیکھے اوس بیتے ملاقات ہو تب
 صید شہی ہو اسی غم سے پڑنا ہوں پڑا
 سخت ظالم ہے کبھی دکھی مر و داد ندی
 حیف و ثبت سے وہ بن ماری سوا کیا کہتے
 اور گئے ہوش گر ہو ماتھے سے نو تک قلم

اگر کے شادی جو کر اپنے وہ بزرگ
 ہجر میں جسکے میں بونجاک ہو بزرگ
 کیوں مجھے چھوڑ کے بنگال میں گیا
 اب کی بار اور ستم کر کے وہ پیدا گیا
 جو میں نزدیک گنہگار کے جلا گیا
 رو برو بار کے جب مانی دہزا گیا

برای این

حلقہ افشار بہین

وہ عارف کا
مقام ہے

تاریخ ہندوستان

تو جس کے لئے

آب و ہوا کی کمی سے زمین کی سطح پر آگ لگتی ہے۔

بہت برفن کی اداؤں سے بچ کون تراب
ماہر اس دانوین شاگرد استاد گیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وہ فقط نام پر
میں خوب سے
بھیسے سکین
ایک جھڑکی میں
قاصد انظار
بھول

باصحابین میں سے ایک اور صاحب نام ہے جس کا نام ہے
عشق نے اس کا دل سے لے لیا ہے اور اس کا دل
سب سے بڑا ہے اور اس کا دل سب سے بڑا ہے
وہ ہے جس کا دل سب سے بڑا ہے اور اس کا دل
سب سے بڑا ہے اور اس کا دل سب سے بڑا ہے
وہ ہے جس کا دل سب سے بڑا ہے اور اس کا دل
سب سے بڑا ہے اور اس کا دل سب سے بڑا ہے

پھر کبھی اس طرف کی یاد نہ کی کیا ہم اک دے اس کو بھول گئے طالب اس کا ثواب صبر کا سن	کر کے وعدہ وہ بیوفنا بھولا وہ تو سب اپنے آشنا بھولا خوش ہوا زحمیت بلا بھولا
--	---

عشق کی گفت گویاں اس کی تراب دین دنیا کا ماجرہ بھولا
--

دل مجھے تھکا لگا ہے یہ کیا بخشولا مجھ کو ہرگز یہ خوش آتی نہیں لو کی با دل تو لگا نہیں دیر بار کیا بیچے	یاد میں اک بت کا سر کی خدا کو بھولا اے صبا سر و گل اندام کی میری بھولا بلبل اور جا تو نگہ مجھ سے چمن تو بھولا گاتے ہیں دن اور رات چمن تو بھولا
--	---

زرد و زرخ شہلا کو کرے کیوں تراب زرد پوشاک جو پہنے وہ پرورد دلا

اوسنی منہ دکھلا کر اپنا مجھ کو حیران کر دیا باری میری لگی تھی آنکھ کوئی نہ تھا مینو اتھا عاشقی میں ساز و سامان چھوٹا کھل گیا پردہ مرا اس عشق صدر چمکتے نا توانی سو تھی جس پر کوئی نہ تھا عشق کے سید انہی ہی تھی پھر تھی عشق کو اک اور چہنا ہوں لگا اب ہو لوں گے ہاتھ	زلف میں دلچھا کی دل خاطر چھوٹا کر دیا اشک کی سرخی تو ظاہر از سہاں کر دیا آہ دنا کا بھلا ہوساز و سامان کر دیا کیا لباس شخصیت سی مجھ کو عیان کر دیا اوس کو ایک ارکے فی زبر بار حیران کر دیا جون بگولا دگر میں افشان بخیران کر دیا چاہی ہو زرخ اوس کا مینے ارزان کر دیا
--	--

عشق کا دل سب سے بڑا ہے اور اس کا دل
سب سے بڑا ہے اور اس کا دل سب سے بڑا ہے
وہ ہے جس کا دل سب سے بڑا ہے اور اس کا دل
سب سے بڑا ہے اور اس کا دل سب سے بڑا ہے
وہ ہے جس کا دل سب سے بڑا ہے اور اس کا دل
سب سے بڑا ہے اور اس کا دل سب سے بڑا ہے
وہ ہے جس کا دل سب سے بڑا ہے اور اس کا دل
سب سے بڑا ہے اور اس کا دل سب سے بڑا ہے

باز نوبت بقضا کہ چرخ کما غاشی
 بار وادہ مرا کے یکجا ہو کر
 عاشق و معشوق بن کر کوئی صاحب تاب و تیر
 کس طرح میں جانوں کا اور بیان پر
 جو چہ سے نہ عہد در میان کا بول
 وہ خوش بن بن ہی ساز اور ساز کا بول
 اگر گریں میں چشمن سے دہان کا بول
 وہ وہ ہو جی کب ہائے نرک غاشی میں
 جی دیتے کب ہائے نرک غاشی میں
 دل دیگا ہی چچک چو جی جان بول
 پھر کہ صبح صبح کیوں نہ لوفان کا بول
 کیا بندہ تو نہیں ہے اور غم کا بول
 جی جانختے دی جیسے دی احسان کا بول
 جی جانکتے دی جیسے دی احسان کا بول

چو کراہی بھول گئے جو ہیں ہی اور نظر
 دیر لیلی کے سوا اور کہیں جا بومست
 دل میں بہتا ہر سدا جس کا نصور قائم
 آنکھ چنیل نے تری آہو کارم بند کیا
 لیکے مجنون سے یہی قول تو ہم بند کیا
 اوسکی تصویر سے کیا آنکھ کو ہم بند کیا

۱۸۹
 گورین کو دیر آپ سے وہ حسن تراب
 دل کو اریان سے سرتاپہ قدم بند کیا

ابر و خم سی جو کھینچے ہوئے شمشیر رہا
 اوسکے سودائی سے یکسو ہوئی حشمت کمر
 تہمت عشق سے دل آج گرفتار ہوا
 جسکو خاک قدم مایہ نامہ آئی کبھی
 جب تک تونہ ملا دل نہ ٹکنا نہ گیا
 دیکھنا تھا جی بیداری میں بوجہ کاجال
 دل دیا بیٹے اوسو تو بھی وہ دلگیر رہا
 میں نہ کھاتا ہر سوز لطف کی زنجیر رہا
 یہ گنگنا رسد اقبال قصیر رہا
 وہ مہوس کی طرح طالب کسیر رہا
 گو میں چھاتی سر لگا کر تری تصویر رہا
 پوچھتا اوس سے وہی خواب کی تعبیر رہا

۱۹۰
 اوسکی بید تری سے مجھ کو ہی حیرت تراب
 پیر سے ملے وہ کس طرح سے لیے پیر رہا

کوئی صحرا میں نہ باقی برنجیر رہا
 عشق نے تیرے مجھے جیسے دیا ہر ازار
 پھر ہوا جوش جنون فصل بہار آہو سخی
 اس طرح چاک میں کرتا ہوں گریبان آتش
 کس طرح اوس سے دلچو کو نہ بنا دل میں
 جب تلک ایک بھی زرخش میں نہ رہا
 اک جہان سیر لیے در پے تدبیر رہا
 کچھ نہ واعظ سے جلا تایل تقدیر رہا
 اوس طرف دست صبا دامن گلچیر رہا
 جیتلک دل نہ بیا مجھ سے وہ دلگیر رہا

دلیف
 دیوان شاہ تراب
 ۱۹۲
 دل
 صبر اب کا پھر عہد اور میان نہوتا
 بار سے دل بچا دلی میں کسی آن نہوتا
 گدہ نہوتا تو وہ دریاں نہوتا
 آواز نہوتا دیریلی پوچھ جنون کا ٹھکانا
 دل تنہا و حشمت دیبا بیان نہوتا
 صحران آواز نہوتا سادہ رخسار نہوتا
 اک دلیف کا دلیف وہ بیدار نہوتا
 بسک بہر پیمانہ آریں نہوتا

صحران آواز نہوتا سادہ رخسار نہوتا
 اک دلیف کا دلیف وہ بیدار نہوتا
 بسک بہر پیمانہ آریں نہوتا
 اک دلیف کا دلیف وہ بیدار نہوتا
 بسک بہر پیمانہ آریں نہوتا

[illegible]

یہ دیکھ کر کہ اپنے دل میں کتنی غم تھا
 کہ جس نے مجھ کو یہ سزا دی ہے
 کہ میں اس کو دیکھ کر نہ رہ سکوں
 کہ جس نے مجھ کو یہ سزا دی ہے
 کہ میں اس کو دیکھ کر نہ رہ سکوں

جس نے میرے عشق کا اظہار ہو گیا کس طرح کوئی جال سے مینا کے پتے طفا ہوتا ہے تبھی مری دیکھ کر طلیب ماصح تو اس کے سامنے ہرگز نہ جاؤ یار و جو میری کام نہ آیا ابھی تک مرنے کے بعد گور پرا دسکی گیا تو کیا	حسن اسکا شور کوچہ و بازار ہو گیا زلف اسکی دیکھ کر دل تو گرفتار ہو گیا افسوس اسکو عشق کا ازار ہو گیا چتون کا تیر چہ لگا پار ہو گیا نایق وہ اپنے کام سے ہزار ہو گیا اسودہ مر کے نشہ دیدار ہو گیا
---	---

سمن ہوا تراب کو اک بہت کا نام کیا
 ہر تار سچہ رشتہ زنا رہو گیا

بجنون کو کا نہیں کیا لیلہ فریڈ کے پھونکا ظاہر نہ عشق ہوتا عاشق اگر نہ روتا در پر گردہ مضطرب سے نہ کیوں ہوا غر لاری کا ہو جگر داغ آڑے رونی باغ مسی ہٹھنی لگا کر خدشے تو پان کھا کے وہ طفل خانہ آباد ہی اپنے فن کا استاد	جو سر لگا چکے غلبہ ہوا جنون کا لے اشک تو نے کھولا احوال اندر نکا درشن کا ہو پیاسا دیدار کا ہے بھوکا چکے جو رنگ تیرے رخسار لا لگون کا سامان ہو چھپا عشق کے کشت خون کا دم کیے لیگیا دل اک پر زدنون کا
---	--

نسیخ سے تو اسکی باز آ تراب باز آ
 ہرگز اثر نہ ہو گا اس سیر ترے فسوں کا

میرے رشتے کو نہ وہ طفل ہمیں سمجھا دل کے ٹانگے کر لیے زلف مژدہ کام لے	جسکے زنا کو میں رشتہ سمن سمجھا تار ریشم اسے جانا سے سوزن سمجھا
---	---

دل کی کیا کہنی جو بون کو کیا کہنی
 دل کی کیا کہنی جو بون کو کیا کہنی
 دل کی کیا کہنی جو بون کو کیا کہنی
 دل کی کیا کہنی جو بون کو کیا کہنی
 دل کی کیا کہنی جو بون کو کیا کہنی

یہ دیکھ کر کہ اپنے دل میں کتنی غم تھا
 کہ جس نے مجھ کو یہ سزا دی ہے
 کہ میں اس کو دیکھ کر نہ رہ سکوں
 کہ جس نے مجھ کو یہ سزا دی ہے
 کہ میں اس کو دیکھ کر نہ رہ سکوں

دل بناسازلف کردم
صد سبب جبرین اینا جان کیا
دو دیندک تراب کا جانان

وہ دم ہم کیا بنا جانے بجز سنگ
شب غم میں بوجھ چال او کی سمت
وہ گورے پر پڑا جو عکس یوسف کی حسنا کا
بچا ہوا کیا باب بیچ ہی حسن ملکا کا
بیان میں کیا کردن بڑا و سکی فصاحت کا
نہیں دلیاں اسکے کہ خیال اسکی جنت کا

جو گھاسل سے صلا لگو راحت پر جنت کا
کبھی جسکو خوش آیا ہو بستر غنیمت کا
غیر دوسکا منہ جو نہ لیا کیوں غم جو
ترہی ہی میں جسکی ہو گئی بازار شیرین کی
لب لوجہ کوئی نہ تھے سنے بانیں کوئی سکی
وہ بھلن کیوں نہ ہو مجھ سے ملکا جو فیض کا

دل کیا ہانتے کوئی سبب ہو گیا
جبران میں جسکی ہو گئی دہشت کا
عاشق صنم سے ملکا کیوں نہ نظر
جبرین میں جسکی ہو گئی غم کا

تراب انکار کرتا تھا سار و جد جو شخص
وہ کیوں دیتا ہے فتویٰ قص اسکی جنت کا

ہجر نے من کو ناتوان کیا
ایک عالم کو بد گسان کیا
عشق میں سب کا امتحان کیا
تازہ ہم نے یہ داستان کیا
حال دل میں نے بیتان کیا
کیا رون حق کو درمیان کیا
پیر کو سپہ نہر بان کیا
جسکو رسم شمع دو دمان کیا
از زمین تا آسمان کیا
خسے مطلوب اک جہاں کیا

عشق نے دل کو نو جوان کیا
یرمی الفت نے ہم سے لے پلے
پھر گئے ہم سے آشنا سے قدیم
قصہ عشق سب گئے تھے بھول
اُڑ گیا سنکے ہوش ناصح کا
پھیر لیتا میں اوس صنم سے منہ
کہتے اوس طش کو جو اٹل طالع
کو چشموں کو کیا قدر او سکی
نامور جسکو ہم بعد خو خولی
کیا عجب ہے وہ طالب او سکا ہوا

دہ شب گئی وہاں شکر کی
احوال جو تراب کا بار و مقام
اک نوجوان کو عشق میں کیا بیچار

پتھر لاجو اسکی ہے
خط نہ لے لیا اسکی ہے
عشق کا نام ہے جبرین
دل بناسازلف کردم

بارگاہ اہلبیت کد اور سکھ سارا
تیری قابو سے جو وہ بالکلیا
دل تیرا کاشی کا کل غم نہا گیا
از سبکی سوانی کا کل غم نہا گیا

دو صل میں لذت دیدار نے سونے ندیا
نالہ بیل طستہ ار نے سونے ندیا
یار کے ناز بھرے پیار نے سونے ندیا
عمر بھر مجھ کو یہ پیار نے سونے ندیا
ایک پل دیدہ خونبار نے سونے ندیا
لپش مرغ گرفتار نے سونے ندیا
تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے ندیا
گوین بھی وہ سترگار نے سونے ندیا

ہجر میں ہکو غم یار نے سونے ندیا
رات گلشن میں وہ کلام خوشبخت
بعد مدت مری کل وصل قیمت بکری
درد و لسنہ لگی آنکھ مری ہاے کبھی
سوئی جارہی ہوئی طوفان کیا آنکھوں کی
جاگتو جاگتو آنکھیں جو پین صیاد کی لال
قیس سے کیوں نہ بچیں رسی لیلی رات
تھان کھو اب عاشق کو عبث کھنایا

دو صل میں لذت دیدار نے سونے ندیا
نالہ بیل طستہ ار نے سونے ندیا
یار کے ناز بھرے پیار نے سونے ندیا
عمر بھر مجھ کو یہ پیار نے سونے ندیا
ایک پل دیدہ خونبار نے سونے ندیا
لپش مرغ گرفتار نے سونے ندیا
تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے ندیا
گوین بھی وہ سترگار نے سونے ندیا

ڈر گیا خواب میں کیا دیکھ کے تلوار تراب
رویت ابرو و خمدار نے سونے ندیا

کل بیان ناصح بہت بک جھک گیا
سیتے سیتے غم تو دل نہ کھنے لگا
اک سخن کی میرے شنوائی نہ کی
سافی اپنی آنکھ دکھلا کے نگہ
کھینچ کے دل لیگیا مجھ کو بزور
پڑ گیا آنکھوں میں کیا اوس خط کا بال
مل گیا وہ غیر سے اب مجھ سے کیا
بمگان مجھ سے ہوا کیوں اس قدر

حال میرا دیکھ کے بھوک گیا
آہ کرتے کرتے سینہ پک گیا
کہتے کہتے حال اپنا تھک گیا
دوہی ساغر میں تو ایسا جھک گیا
آپ سے اکدن زمین دانک گیا
ٹوٹ ہوا شبثہ عینک گیا
اتحاد محمی و محک گیا
بار و کچھ دل میں تو اوسے شک گیا

خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا
خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا
خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا
خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا
خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا
خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا
خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا
خج نہی زیبائی کا کل غم نہا گیا

دو صل میں لذت دیدار نے سونے ندیا
نالہ بیل طستہ ار نے سونے ندیا
یار کے ناز بھرے پیار نے سونے ندیا
عمر بھر مجھ کو یہ پیار نے سونے ندیا
ایک پل دیدہ خونبار نے سونے ندیا
لپش مرغ گرفتار نے سونے ندیا
تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے ندیا
گوین بھی وہ سترگار نے سونے ندیا

دو صل میں لذت دیدار نے سونے ندیا
نالہ بیل طستہ ار نے سونے ندیا
یار کے ناز بھرے پیار نے سونے ندیا
عمر بھر مجھ کو یہ پیار نے سونے ندیا
ایک پل دیدہ خونبار نے سونے ندیا
لپش مرغ گرفتار نے سونے ندیا
تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے ندیا
گوین بھی وہ سترگار نے سونے ندیا

دو صل میں لذت دیدار نے سونے ندیا
نالہ بیل طستہ ار نے سونے ندیا
یار کے ناز بھرے پیار نے سونے ندیا
عمر بھر مجھ کو یہ پیار نے سونے ندیا
ایک پل دیدہ خونبار نے سونے ندیا
لپش مرغ گرفتار نے سونے ندیا
تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے ندیا
گوین بھی وہ سترگار نے سونے ندیا

وہاں اپنی جان کا بھروسہ کر کے بیٹھ گیا تھا کہ اس کا دل اس کے لئے کھلا ہے۔
 وہاں اپنی جان کا بھروسہ کر کے بیٹھ گیا تھا کہ اس کا دل اس کے لئے کھلا ہے۔
 وہاں اپنی جان کا بھروسہ کر کے بیٹھ گیا تھا کہ اس کا دل اس کے لئے کھلا ہے۔

سب سے پہلے جبکہ باتوں میں لیا گیا
 خوب نسی خدا حافظہ سحرین کیا ہے
 کوئی سے کہنے کے جوڑی نگہ سنا کے
 خود بیٹھ رہا گھر میں اور تپہ ستم ہے
 کچھ لائو نعم اوس سے کہتا نہیں کیا ہے
 کالی بھی ندی جسے عاشق کو کبھی اپنے
 تہا وہ بیمار آئے سنا اور کومت لاؤ
 ہے اب تو یہی طبع بد ہو جو کوئی چاہے

جہاں تھوڑے سے دیکھ کر ہی
 تیرا دل بھلا کر دیا ہے
 تیرا دل بھلا کر دیا ہے
 تیرا دل بھلا کر دیا ہے

جب برین تیرا اپنے بیٹھے و دیت دیکھو
 کیا دل کو مناسب ہے یہ لو میں چھپا رکھنا

یہ وہ شوق ہے کہ جس سے
 دل بھلا کر دیا ہے

گلہ سون نے قفس سے ذوق کیا
 قریوں کے گلے میں طوق کیا
 کیا اداؤں سے جوق جوق کیا
 حق نے خوبی میں تجھ کو فوق کیا

یہ وہ شوق ہے کہ جس سے
 دل بھلا کر دیا ہے

عشق میں کس کو ہے تراب اتنا
 تو نے پیدا ہو ذوق شوق کیا

یہ وہ شوق ہے کہ جس سے
 دل بھلا کر دیا ہے

مجھے اوستا داؤد جو کچھ علم دہنر بھی چھا
 سکھاؤں جو کوئی سکھے بتاؤں جس قدر چھا
 نہیں خالی اثر سے صحبت مرشد بلا
 جو گل سے لکے بیٹھا اوس میں خوشبو کا آبرو چھا

یہ وہ شوق ہے کہ جس سے
 دل بھلا کر دیا ہے

یہ وہ شوق ہے کہ جس سے
 دل بھلا کر دیا ہے

دکھاتا ہے تو یہی آیتیں کس
 گلیاں پھول کے لالے کا بھرت
 سناؤں اوسکے دل میں کیا سائی
 ہماری خاک دل اکیس جانے
 مرے آنسو سے دامن آکے بھر لے
 نصیب ہو تو بن آئے بھمی بات
 خبر جسکو نہیں اپنے سے ملے کی
 نکل جاے گاجی عاشق کمرن سے
 کہانک ہجر میں ہو صبر و زرات

۲۳۹

مجھے گروہ بیت سرکش جہاں اپنا دکھا دیتا
نیکھا دیکھا دوسکوزا ہونے بھلا جی شہرت گری
تو ناصح کار کو جی بیٹھ جاتا وہاں پھیر آیا کیوں
محبت پڑ گئی افسید جنگ وصلح کو عیث
اگرین جانتا رنگ مناسو خون دل ہو گا
چلو و سکا اتھر خرین دیکھتا ہو چوم لیتا ہو
ترے دے اور شیون پر نہ بھوکو رحم کرتا

۲۱
 جوبی دم در سے کردہ اپنے گھر کی
 جہم دسک پو کے جہم در سے
 ہونے کی ذراعت کیا
 شاہ نوایان کا جہم در سے
 گر اپنے خون ہوا سے کا ہیں
 دم گریب

بیون جیو
 دماغ بجران یار دل پر
 پائے لکھی یا پچھلے وقت
 سیدیا بانٹنے کے چوشتہ گریب
 اس دریاے جو باجر گریب
 سلطان جرم محمدی نعلین
 شہت گریابین وہ دریا گریب
 یا آجی خبر سے پوچھ گریب
 قاصد اوس کا کہ پوچھ گریب
 عاشقون کا گھر تو سو گریب
 بن

۶۵
 اور کسی صورت پر کہ چونکہ میں نے
 اور کئی جاوہر مجھے دکھایا خوب
 چوہرے بہت بنائے ہیں یہ ہے
 یہ ہے کہ خیال سب کے
 قاصد اور بین دی سباز خوب
 کہ جو بحر آب نے مجھ پر لایا خوب
 کہ وہ دروغ اور کج چوہرے لگا
 کہ وہی بین عالی نشانی کہ تو
 صفا یا خوب

کیفیت اور سکی کیا تراب کے
ہے جو سرشار و نشہ کام شراب

سے جامہ سبز خوش نما خوب
 دل کیوں نہ فدا کر دے کہ آیا
 بروقت وہ خوب آن پہونچا
 مجھ کیوں نہ دل او سپہ بنگان ہو
 دی ہر مجھے درد عشق سننے
 پوچھے ہے ہنس نہ فراق کا غم
 عاشق کو وہ قتل کر کے بولا
 جواہل غرض کی بات مانے
 حسرت سے میں ہاتھ مل رہا ہوں
 اوس آنکھ سے کیوں نہ آنکھ لگ جائے
 لے آئینہ اپنی آنکھ سے دیکھ
 جو رنج اور دکھ میں کام آوے
 گھر میں نہ مرے کبھی وہ آیا

خوبون میں ہوا وہ خوب نامی
دی جسکو ترا نے دعا خوب

جس نے دل کو مرے لیے خوب
 میں سے سب سے اوس کی کیا خوب

خوش کھیلے تومنہ مجھے دالون پنج
 رہ گیا میں کھاسے کچھین پنج دناں
 میں کیا تقصیر کی تیرے
 اس قدر کرتا ہے جو مجھے عتاب
 خط کو اپنے آئینے میں دیکھ کر
 کیوں لکھتا ہے خط کا جواب
 میں تو ہوں نازدرد پیر نازان
 جھکا ہے زور جوانی و شباب
 ابھی کہ عتاب دیر کی

4

کے ہاں تھا ہر سہ پہر میں ہنسنا بار
 عاشقوں کی طرف سے ہنسنا بار
 کتنے بن عریان کیسے بھگوان
 کتنے بن عریان کیسے بھگوان
 کتنے بن عریان کیسے بھگوان
 کتنے بن عریان کیسے بھگوان

شک پڑے ہے دل میں میرے کسی
 اگر پڑا دل چاہ میں قد کے ترے
 ہم تو عاشق ہیں تیری بے شک و شبہ
 کچھ سوچا او سکوا بال و نشیب

۱۱۷
 باوجود سخی و پیری تراب
 کھا گئے کیا ایک لڑکے سے فریب

۱۱۸
 میرے جو چاہے خود کو کیجیے نصیب
 کہ بت پرستوں کو جو کفر سے کشت نصیب
 طواف کعبہ سے ہو سکونگ و نصیب
 نہو کیونکہ جفا شربت نصیب
 کہو نہ بیٹے کے مسجد میں یار و بہر خدا
 نظر پڑے جس پر کہیں خدا موجود
 وہ شور و خجستہ ہی معشوق مسکا ظالم

۱۱۹
 کرو نہ وجد و سماع تراب پر زکار
 قلندر ہی میں اگر مو طریق چشت نصیب

۱۲۰
 جو نہ لکھتا تھا مرے خط کا جواب
 غم اس کے پیر بھگو کر دیا
 ہم سے بد خلقی لگا کر نے وہی
 واہ کیا عارض کو گھیرا زلف نے
 جب رفیقوں کی ضیافت اس نے کی
 کیوں نہ رندوں کو خیر باقی کہیں
 کس طرح بگڑن دامن شیخ کا
 دیکھ کے چھکاو نہ ہو چین بر چین
 فہم پر اس کے خط نکل آیا شتاب
 زور پر ہے اندون اس کا شتاب
 جس کو خوبون میں کیا تھا انتخاب
 بڑ گیا ہالے میں کیسا ماہتاب
 ہو گیا عاشق کا دل چلنے کباب
 و خیر ز نے ہے کیا انکو خراب
 بر میں شیشہ ماٹھ میں جام شراب
 بمقصود اتنا نہ کر بار عتاب

۱۲۱
 کتنے بن ملک و مال کے طالب
 کتنے بن ملک و مال کے طالب
 کتنے بن ملک و مال کے طالب
 کتنے بن ملک و مال کے طالب
 کتنے بن ملک و مال کے طالب
 کتنے بن ملک و مال کے طالب

۱۲۲
 دیوان شاہ تراب
 دیوان شاہ تراب
 دیوان شاہ تراب
 دیوان شاہ تراب
 دیوان شاہ تراب
 دیوان شاہ تراب

۱۲۳
 صلیب پر دل جو زلف کا شوق
 صلیب پر دل جو زلف کا شوق
 صلیب پر دل جو زلف کا شوق
 صلیب پر دل جو زلف کا شوق
 صلیب پر دل جو زلف کا شوق
 صلیب پر دل جو زلف کا شوق

میں کوئی غالی نہیں زیادہ کوئی صورت
صورت کو نہ نہ ہو میں غالی ہوئی صورت
کہ میں اپنے غالی ہوئی صورت
فدا تھے سے چھوڑا بلکہ سدا کی صورت
اس راہ میں تو خدا کی صورت
گزارتے ہو صحت تو ہر شکل کی صورت
میں چلے گا اوس دل میں غم کی صورت
جو بخیرین تراب زرد کوئی صورت

کوئی کیا سمجھ کر کچھ اوس سے کہے	ہمانے جو اپنے یگانے کی بات
لکھنے بیٹھے رہنا میں آتا ہوں جسد	کہ ہے یہ ہمارے اوٹھانے کی بات
چھپائی نہ مجھ سے گئی کیا کہوں	محبت میں تھی جو چھپانے کی بات

ترا اب اور کیا اوس سے زیادہ کہے	سنادی جو کچھ تھی سنانے کی بات
---------------------------------	-------------------------------

کس طرح کوئی عشق کی رستہ چلے بہت	لوٹے گئے ہیں دل کے دامن نفلے بہت
دشست قیس بن میں مجھ پر ہے برہنہ پا	یا نہیں اوس کے کیوں نہ پرین بلے بہت
سکرات موت ضحطہ قبر و عذاب گور	پرٹنے ہیں بعد مرگ کی یہ مر جلی بہت
سر حلقہ ایک ہند میں گیسو دراز تھے	زلف دراز بار کے میں سسلے بہت
ہنس ہنس کے بولتا چمن میں غنچہ لب	بلبل کہ بہار ہی غنچہ کھلے بہت
کتنی ہر دخت رز سو کہ زند و نسبات کر	حالی نہیں صراحی کے یہ قلعے بہت
لے مڑ لو جو یاد کرے اک غزل مری	مقبول ہوا میر کا پائے صلے بہت
تب جانوں میرے عشق کا قلعہ کین	دار القضا میں کرتے ہیں جو فیصلے بہت

ہنگی کو دیان تو ملے دان جزا تراب	پیسا گرہ میں ایک نہیں جو صلے بہت
----------------------------------	----------------------------------

حاصل ہوئی مجھ کو تری جسد تم ملاقات	کی قطع میں کیا رگی عالم سے ملاقات
یاد و مرے نزدیک نہی دم غنیمت	جسد م ہو کسی محوس و ہمد م ملاقات
عشاق سے ملنے میں قیاب اس کو اس طرح	جس طرح سے شیطان کو تھی دم سے ملاقات

دوران شاد تراب
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو
وہ کہ جابجواب میں آئے ہو

میں کوئی غالی نہیں زیادہ کوئی صورت
صورت کو نہ نہ ہو میں غالی ہوئی صورت
کہ میں اپنے غالی ہوئی صورت
فدا تھے سے چھوڑا بلکہ سدا کی صورت
اس راہ میں تو خدا کی صورت
گزارتے ہو صحت تو ہر شکل کی صورت
میں چلے گا اوس دل میں غم کی صورت
جو بخیرین تراب زرد کوئی صورت

میں کوئی غالی نہیں زیادہ کوئی صورت
صورت کو نہ نہ ہو میں غالی ہوئی صورت
کہ میں اپنے غالی ہوئی صورت
فدا تھے سے چھوڑا بلکہ سدا کی صورت
اس راہ میں تو خدا کی صورت
گزارتے ہو صحت تو ہر شکل کی صورت
میں چلے گا اوس دل میں غم کی صورت
جو بخیرین تراب زرد کوئی صورت

حال انہی میں سے ایک ہے کہ جو اس کو اپنے لئے چاہے
 اپنے لئے چاہے کہ وہ اس کو اپنے لئے چاہے
 حال انہی میں سے ایک ہے کہ جو اس کو اپنے لئے چاہے

کب ہو تراب او سو خودی و انیت
 اولے کی طرح یا فی ہن ہن جو کیلے بہت

نشریعت پہ ہو جس کو خوب انتقامت
 ضرورت ہے علم اہل ارشاد کو
 قیامت کے عرصے کا عرصہ نہیں کچھ
 سلامت دی کا ہو جس کا طریقہ
 یہی دونوں کام آتے ہیں عاقبت میں
 نشان پر لگے اور سکا تیر و عاکب
 وہ کیونکر نہواہل کشف و کرامت
 کہ جاہل کی نام نہتر ہے امامت
 موئے جن گھڑی دو ہی دن قیامت
 ہے اور سو فتن میں دو ہی اہل امامت
 برہن دین و دیان اپنے سلامت
 نہ چلے کشتی سے جھکے جس کا قیامت

تراب انتقام عمل ہے سلم
 جہان میں بلا ہے گنا ہو نگلی نہایت

نظر آئی ہو جب سے قاتل کی صورت
 ترے دیکھنے کو کرے ہے وہ ارمان
 کسے تاب ہی جو مقابل ہو دیکھے
 کبھی دھمکے ہے کبھی نہیں بڑھے
 شر تپا ہر دل مرغ بسل کی صورت
 جو دیکھے ہے آئیرے گھائل کی صورت
 قیامت ہو اس شمع محفل کی صورت
 بچا ہے لون ہر مرے دل کی صورت

نہ پاؤ نہیں طاقت نہ دل میں ارادہ
 تراب اب کہاں قطع منزل کی صورت

لب پرو کے رکھا ہے آب حیات
 جلتے ہیں بزم سے تمھاری تو
 جان ہے اس کو موت تمھ کی کیا بات
 بندہ پر در ہمار سی تسلیمات

اب گناہ کے لئے سزا دے لے
 کیا وہ بن بیٹھے ہیں ہم
 اس نسلے میں ہیں مبتکر
 کہیں نہ بازار بیویں اور عورت
 قند بادام و پستہ کیا جانے
 ہر طرف ایک ہی شے ہے کا بونٹ
 کہو خالص ہو راقی پنجہ
 مگر کہ ہم گناہ کو اس کو مار نہ کوٹ
 ہر چون دار و تخت ہے تراب
 ہونے کے آگے کی سے لڑا گوٹ
 بار بار کے جو دل کو یہ سے سمیت
 صدقہ کو دن میں دو پہ جان بیت
 جس کا منہ دیکھ بھول جائی ہیں
 پتھر سے اپنے نگر کی بازو پھینٹ
 جیسے جی کوئی نہ عرصے دوست
 اس سے ہر وہ بن پاتی
 حال میں اب ہو وہ بن پاتی
 حال میں اب ہو وہ بن پاتی
 حال میں اب ہو وہ بن پاتی
 حال میں اب ہو وہ بن پاتی

ہر کوئی اس کو اپنے لئے چاہے
 ہر کوئی اس کو اپنے لئے چاہے
 ہر کوئی اس کو اپنے لئے چاہے
 ہر کوئی اس کو اپنے لئے چاہے

۱۵
جانے ہیں اہل حق تراب جہان
بھاگتے ہیں وہاں سے بھوت و پریٹ

15

دوسری دیتے ہیں تم پر جان بہت
 چشمِ حرمِ خوشکِ تھنڈی سانس
 کس سے کہتے یہ کون سنتا ہے
 ہم سے نامہ ران سہتے ہمیں
 جسکو پاتے ہیں عاشق صادق
 یار وہ شوقِ طغیانی ہے
 اوسکے کوچے میں لوستے ہیں پُرے
 کچھ نہیں ہے فقیر کو کتنی
 جس سے ہیں آپ بدگمان بہت
 عشق کے ہیں ترے نشان بہت
 ہر مرے دل کی داستان بہت
 کیا ہوا اگر وہ مسربان بہت
 اوس سے لیتے ہیں امتحان بہت
 حسے مارے میں نوجوان بہت
 ہم سے بڑھے اور ناتوان بہت
 ہر فقیر و غنیمتِ عز و شان بہت

ہم جانتے تھے کہ اب جہان
حق نے ہلکودے مکان بہت

14

بلبلوں کو بہار ہے نعمت
 جسے پانی نہ زلف یار کی بو
 قدر صحت مریض سے بوجھو
 دکھ میں سکھ ہو جو یار ہو ساتھ
 کس سے کہیے مزہ فقیری کا
 ہم کو دیدار ہے نعمت
 اور سگوشک تہا ہے نعمت
 تندرستی ہزار ہے نعمت
 صحبت یار غار ہے نعمت
 فقر بے اضطراب ہے نعمت

بچوں جابر جانلی
 سلنے اوسکے اوپر جانلی
 جسکو مرنے پہنچنے مستعد اور بھی ہو کر
 چھوڑ دی کی یاد میں ششوں میں کھڑے ہو کر
 بہت سی تانوشوں کو لے کر ششوں میں کھڑے ہو کر
 جانب مشرق میں جہاں تانوشوں کو لے کر
 دس سو سو کو لے کر اور سو کو لے کر
 جہاں تانوشوں کو لے کر اور سو کو لے کر
 جہاں تانوشوں کو لے کر اور سو کو لے کر
 جہاں تانوشوں کو لے کر اور سو کو لے کر

فصاحت خوشی چو کربا
 بیون شاد تر تو چو کربا
 بیون شاد تر تو چو کربا
 بیون شاد تر تو چو کربا

چاہے رخ پر ترے طرہ گیسو کی شکست
 یار نے میرے جوین انگہ لڑائی اوس
 ایک ہی دار میں بل کھا گئی تلواری
 بیطرح غصہ میں تری ٹوڑیا دلکو مرے
 ایک لاجول میں شیطان ہو سکوں فرار

جسکے دروازے پر ہم پیڑھے ٹوڑے پانوں
 ہے پسند اوسکو تراب از دروازوں کی شکست

دم تری عشق کا بھرتا تھا جو ن رات بھر
 مجھ کو اک بات بھی کہنے نہیں دیتا خوش
 اب تلک شام میں دیکھ رہا اوسکی راہ
 یاہ کے دل میں قہر کر دیتا ہے
 صابن ل نہ ہو کونٹ آیا کوئی
 سفیدی اچھو نہیں لگا کر تیرے زری
 آہ کی گرم ہوا اس سے بچنا نہ کوئی
 بچکے بیٹے رہی داؤن سے تیری کہ ہم

اک نظر دیکھنے کو جسکے ٹرپے ہیں رقیب
 ہم رکھتے ہیں تراب اوس سے ملاقات بہت

نہیں گچھ ہو حصر خوان نعمت
 ہے اپنی خشک روئی نان نعمت

فوز کد نکاح بام کی آفت
 دلہن کد نکاح بام کی آفت
 دلہن کد نکاح بام کی آفت
 دلہن کد نکاح بام کی آفت

جہان کی سب کچھ دجوان
 جہان کی سب کچھ دجوان
 جہان کی سب کچھ دجوان
 جہان کی سب کچھ دجوان

ہے خوشایند مسلمان پر بندو کی شکست
 رم ہوا کچھ بچا ہو گئی آہو کی شکست
 نہ چڑھا توری نہ کھلا خم ابرو کی شکست
 کس طرح ہو گی دیرت آہو پہلو کی شکست
 پڑھے سو بار نہو نفس ملا کو کی شکست

ہجر میں اوسکو نہ مرنے ہو کر سکرات بہت
 کون گستاہو نہ ستا ہر سی بات بہت
 بار آئینکا نہیں لے گئی رات بہت
 شیخ ہی ہو کونہ کھلا د کرامات بہت
 دیکھ پڑے ہیں جہان میں تو خوش اوقات بہت
 دل تو پامال ہوے جان ہی ہاتھ بہت
 مدد اشک سے ہوتی نہ جو برسات بہت
 ہر سب عشق کی بازی میں ہوئی بہت

عشق کا بار کس سے ادا ہو سکتا ہے
 دل سے دھڑکنے کی بجائے
 دل سے دھڑکنے کی بجائے
 دل سے دھڑکنے کی بجائے

پے پشرا لگے گل لال منہ پر واد
 بہار آئی قباز دبار نے بہنی
 وہ لال مجھ کو دکھاتا ہی کیا سنگار سنت
 یہ رنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبار سنت

۲۶
 وہ زرد مٹی سے بنے ہوئے خرد رنگین
 لگا تراب یہ کیا گرد اور غبار سنت

پھر گئی نگہ میں کس لال بنے کی صورت
 کس طرح پڑوں میں اس کے چوں ٹھن آیا
 لٹ پٹی گری کھلے بال بندھا ہوا
 کیوں وہ خوش کی طرف رخ کر کے عالم
 کیوں نہ عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے یارو
 کیا سرا پا وہ نہزاک کے ہو چوڑھن
 لے بنی شرم نگر جھانک لے گئے گھٹت ذرا
 پناج میں دیکھ کے کوئی اس کی شہانی رفتہ
 ہاتھ میں جھوٹی لہو باندھی کر میں جبر
 ہاتھ مانی کا فلم ہو جو لکھے اس کی شبیہ
 بس گئی دل میں جو حال بنی کی صورت
 بعد مدت یکساں بنے کی صورت
 بن گئی لکے لیے جاں بنے کی صورت
 ہو زمر سا قدم اقبال بنے کی صورت
 باخ و زلف و خط و خال بنے کی صورت
 حسن و خوبی میں ہر نکساں بنے کی صورت
 کھو لکر پردہ سکھاں بنے کی صورت
 وہ تو چلتا ہو عجیب جاں بنے کی صورت
 کیا تو لباشی ہو نثار بنے کی صورت
 ہے غضب پیکر قتال بنے کی صورت

۲۷
 رنگ روپ کا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب
 کرتی ہے مجھ کو تو پا مال بنے کی صورت

وہ تو کرتا ہی چھپ کے صید پہ چوٹ
 ناصحا کیوں اودھڑتا ہر دیکھوں
 کھیلتا ہی شکار بردے کی ادٹ
 ہو گیا دل تو اس کو دیکھ کے لوٹ

وہ لال مجھ کو دکھاتا ہی کیا سنگار سنت
 یہ رنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبار سنت
 وہ زرد مٹی سے بنے ہوئے خرد رنگین
 لگا تراب یہ کیا گرد اور غبار سنت
 پھر گئی نگہ میں کس لال بنے کی صورت
 کس طرح پڑوں میں اس کے چوں ٹھن آیا
 لٹ پٹی گری کھلے بال بندھا ہوا
 کیوں وہ خوش کی طرف رخ کر کے عالم
 کیوں نہ عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے یارو
 کیا سرا پا وہ نہزاک کے ہو چوڑھن
 لے بنی شرم نگر جھانک لے گئے گھٹت ذرا
 پناج میں دیکھ کے کوئی اس کی شہانی رفتہ
 ہاتھ میں جھوٹی لہو باندھی کر میں جبر
 ہاتھ مانی کا فلم ہو جو لکھے اس کی شبیہ
 بس گئی دل میں جو حال بنی کی صورت
 بعد مدت یکساں بنے کی صورت
 بن گئی لکے لیے جاں بنے کی صورت
 ہو زمر سا قدم اقبال بنے کی صورت
 باخ و زلف و خط و خال بنے کی صورت
 حسن و خوبی میں ہر نکساں بنے کی صورت
 کھو لکر پردہ سکھاں بنے کی صورت
 وہ تو چلتا ہو عجیب جاں بنے کی صورت
 کیا تو لباشی ہو نثار بنے کی صورت
 ہے غضب پیکر قتال بنے کی صورت

۲۸
 اس بات سے کہیں نہ ہو سادہ بانی
 انہی جہاں میں تراب و غبار
 لہو باری تراب و غبار
 لہو باری تراب و غبار
 لہو باری تراب و غبار
 لہو باری تراب و غبار

ترا اب انی گل من کیلکری مجھ کو کہتا ہو
بہت تر اچھل سہی طرقت ہو کیا باعث

یار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہو عیث
چند گز ثوب کفن قبر میں لجانا ہے
قبر کی واسطے کافی ہے کئی ہاتھ زمین
کس قدر کھاؤ گے خوشخو بہن کیا یاد گو
گنج خاروں کا دکھ کام آیا گناخت ثری
جو مقدر ہو ملیگا وہی بے سعی تلاش
زندگی تھوڑی ہو کیا جاگئے موت
جسکی صحبت میں ہو کچھ اثر و کچھ حاصل

ترا اب انی گل من کیلکری مجھ کو کہتا ہو
بہت تر اچھل سہی طرقت ہو کیا باعث

طلب بیم و زرد خواہش دولت عیث
تو شے خالی دین یہ پوشاک کی کثرت عیث
یہ زمینداری و تعمیر عیث
نان و حلوی کی طبع ہر جلاوت عیث
مال اسباب بہت حسرت و شوکت عیث
روز و شب و غنہ و فکر عیث
اس قدر طول عمل موت غفلت عیث
دور رہتا بھلا اس سے کہ صحبت عیث

یار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہو عیث
چند گز ثوب کفن قبر میں لجانا ہے
قبر کی واسطے کافی ہے کئی ہاتھ زمین
کس قدر کھاؤ گے خوشخو بہن کیا یاد گو
گنج خاروں کا دکھ کام آیا گناخت ثری
جو مقدر ہو ملیگا وہی بے سعی تلاش
زندگی تھوڑی ہو کیا جاگئے موت
جسکی صحبت میں ہو کچھ اثر و کچھ حاصل

عاقبت کام نہ آئیگا کوئی حقے سوا
خلق سے تجھ کو ترا اب اتنی محبت ہو

روایت حبیب

نچاے کوئی اور سنے کہ دبر و آج
خدا عاشق کی رکھے آبر و آج
سنی ہو مینے اسکی گفت گج
گلون کا جو کچھ اور ہی رنگ بواج
پھنسا ہو دل ہر ایاں تو میر آج

خفا ہے ہر طرح وہ متدو آج
وہ بیٹھا ہے غضب تیر می چڑھالے
عبث غنچہ دہن کہنے ہیں اسکو
سار آئی کہ یار آیا جمن مین
صہاست کہ بریشان زلف کربال

ترا اب انی گل من کیلکری مجھ کو کہتا ہو
بہت تر اچھل سہی طرقت ہو کیا باعث

ترا اب انی گل من کیلکری مجھ کو کہتا ہو
بہت تر اچھل سہی طرقت ہو کیا باعث

ترا اب انی گل من کیلکری مجھ کو کہتا ہو
بہت تر اچھل سہی طرقت ہو کیا باعث

قامت بلا میں کچھ اور سی مضمون میں
پاستا سیریا کی خوبی ہے کہ گرم
عشق میں نے ڈوبیا پند نامہ عقل کا
عاشق کو در دکا احوال اس پر چھ

حالت تابانہ باد پور
مکلفے میں لوگ غنٹ باد پور
بیتا کا ناخن قسمت کا شوہر غنٹ باد پور
میں کہنا کبھی عقد کہیں غنٹ باد پور
سکون کہیں جو نہیں غنٹ باد پور
یوسف کا کہیں غنٹ باد پور
لوے یہ بات کوئی غنٹ باد پور
جسکی جان پوری غنٹ باد پور
مفت

مین کی کرنا ہون عشق سے زور
ہم ادا نہ ہو کر دیکھو
حضر مین کی در سے نہیں کیا
دین کی ترس نہیں کیا
منہ سے کرنا سب ترس نہیں کیا
مین بھٹا ہون سب ترس نہیں کیا
مین کی کرنا ہون سب ترس نہیں کیا
مین کی کرنا ہون سب ترس نہیں کیا

ہجرت کے سفر میں کیا یا نازل ہوئی
انظار و وصل میں گذر محرم ہا سفر
مین میناں کرنا ہون افغان چہ شہن

حسن میں کیا شہرہ باز ہر وہ بھی تراب
عشق نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اس قدر

بیمار محبت کی ہوا وصل ہے یا صبر
رود نہ اگر ہجر میں عشق تو کرے کیا
کچھ پوچھو احوال وہ جسکو سدا ہمارا
ول کیوں نہ ہو تو اس دلارام نہیں ہیں
سنتا ہوں کہیں اسنے بھی اب نہ لگا لگا
چاہوں تو سزاؤں اور چاہوں تو غصوں
نگہ میں جو صابر ہو تو حاصل ہو کشائش
ہزار کیوں چین ہے جسکی وہ کرے شکر
کر وصل نہ ہاتھ آئی تو کر دیکھ ذرا صبر
کہتے من ہر وہ صبر کر آسان ہے کیا صبر
آرام گئی جان سے اور دل سے کیا صبر
ہے مرتبہ پاس کرے کیسے بھلا صبر
صد شکر کہ معشوق پر عاشق کا پڑا صبر
کرنا ہوں تامل کوئی دیکھے تو مرا صبر
بند ہے یہ ہلا بھیسے تو دے اسکو خدا صبر
ایمن جو بلا سے ہے کرے اسکی بلا صبر

کچھ نکرہ تراب اسکی محبت میں ہو مضر
انصاف کر دیا رو کجا عشق کجا صبر

ہے شہید ونگی گور میں تاثر
منہ نہ پھر آئیے سے دیکھے مرے
مین دوانہ ہوں حسن و عارض کا
مجھے بخشائے تصور سراق
ترے کشتے کی خاک ہر اکیر
دیکھ لے اوسین کسی ہر تصویر
مجھکو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
گھر میں رہنے کی کرتے ہوتدیر

سادہ و سادگی کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا

دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا
دیکھنے کی ترس نہیں کیا

کافور سے زلف پریشان ہو کا
نورانی کی تھی ہر کسی کو بھائی
کافور سے زلف پریشان ہو کا
نورانی کی تھی ہر کسی کو بھائی
کافور سے زلف پریشان ہو کا
نورانی کی تھی ہر کسی کو بھائی
کافور سے زلف پریشان ہو کا
نورانی کی تھی ہر کسی کو بھائی

عشق ہو تو تک جیسا ہر جہ سے
یہی کہ سا گاہہ پیش آئے ہر
ختم گر ان سے جیسا کہ ہر
دس سے یہی کہ گاہہ ہر
ایک جہ سے یہی کہ جہ سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یہاں سے لے کر اس کے بعد کے تمام صفحات پر یہی عبارت لکھی ہوئی ہے۔



عاشق نگہ بلبیل و گلزار کی تصویر
دل لیکلی مرانہ نہ دکھایا کبھی حسرت
نہ گزرت کہ بلبلی و شیرین کی حکایت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وہ جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا
میرا ہے جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا

وہ جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا
میرا ہے جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا

صبر کر کے دکھ خدا جالے
ہوتا ہے نہیں کسی سے صنم
چاہ خوبون کی کچھ گناہ نہیں
ایک چتون نے اوسکی کام کیا
چہرے اپنی گروہ پھر آئے
شعرے جو گرم صحبت ہے
تو نے رسوا کیا مجھے ایسا
گرد ہے جسکے آگے دولت سب

یہ دل مبتلا ہے یا چہرہ
یہ بت غنچہ لب ہے یا تصویر
عشق کہتے ہیں اوسکو یا قصہ
سحر کہتے پھر اوسکو یا تیشہ
اوسکو تدبیر کہتے یا نقدیر
ہے وہ زلف سیاہ یا گنجیر
ہے یہ انعام عشق یا پذیر
بار کی خاک پاس ہے یا کسیر

دل میں پھر درد عشق اٹھٹھا ہے
لے خبر جلد سے تراب کی خبر

۱۲۴

نہ عاشق پر بہت جور رستم کر
بہت سوا ہوا یاری میں تیری
تو اپنے بید لون پر لے سیما
نہ اونکو دیکھ کے محبوب ہو جا
ہری شاخ اوسنے گل کی کاٹ دی
پھر اب تک نہ گھر سے بار ہے ہے
ترے صدقہ میں لے اخبار دے
کہان تک پھر میں غمگین ہے دل

لگا لے اپنی جانی سے کرم کر
تو خاطر اوسکی مت غیر دے کرم کر
وہاے قسم باذن اللہ دم کر
نہ اپنی عاشقی میں ہنسم کر
تو بیل ہاتھ مالی کے قلم کر
گرا تھا مجھ سے کیا قول قسم کر
یہ غفلت اوسکی پرچہ میں ہنسم کر
اتنی دے میرے دور غم کر

وہ جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا
میرا ہے جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا

وہ جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا
میرا ہے جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا

وہ جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا
میرا ہے جس نے اپنے دل میں
میرا نام لکھا ہے وہ میرا

اگ کاٹھ ہے حوقیل و قال کسے سوسے بچان سے اوسکو نسبت کیا بچو مشاطہ سانپ کا لے سے وہ مجھے جان کے بھلاتا ہے داغ کھایا اور منہ سے اُن نکلیا	زلحف کے دور اور تسلسل پر سے یہ بتان محض سنبل پر ہاتھ رکھو سنبل کے کاکل پر کیا کون یار کے تجھ ایل پر آنسریں دل ترے سچل پر
--	--

اوس سے کیا ہو تراب فکر معاش جسکی گزراں ہو تو گل پر	۲۸
---	----

جسکا اقبال ہو تنہا ل پر اوس سے کیا بند دلت ملک کا ہو ہو گئے کتنے تیرے دست نگر محب سنے لوٹ پوٹ ہوا راہ کیا کیا سنگار کرنا ہے دیکھے دریا چو چانی کی سیر	دہ چڑھے فوج لیکے کابل پر ہے جو مسند نشین تغافل پر ساقیا ایک سا غمیر تل پر وجد آیا صدائے قتل قل پر غش ہون میں یار کے تجھل پر یار آئے جو راست کو پل پر
--	---

میں تو صدق ہون جان دل سحر تراب میسر شہوار دُل دل پر	۲۹
--	----

تم ہون گھر کھڑے سدھانے کھاکر ہون گھر کھڑے سدھانے کھاکر کبھی تو رونا ہون کو نہیں سچا ہون چنبر	دوانہ کیسا ہوا میں پر مہر تاشا تو کھو کر ٹپ ٹپ کے گزرتے ہیں کنی میں تین خنجر بھجھ لگی ہر دوا بن میں لگتی ہر دوا
--	---

دوانہ کیسا ہوا میں پر مہر تاشا تو کھو کر
ٹپ ٹپ کے گزرتے ہیں کنی میں تین خنجر
بھجھ لگی ہر دوا بن میں لگتی ہر دوا

منہ سے اُن نکلیا
اوس سے کیا بند دلت ملک کا ہو
ہو گئے کتنے تیرے دست نگر
محب سنے لوٹ پوٹ ہوا
راہ کیا کیا سنگار کرنا ہے
دیکھے دریا چو چانی کی سیر
میں تو صدق ہون جان دل سحر تراب
میسر شہوار دُل دل پر
تم ہون گھر کھڑے سدھانے کھاکر
ہون گھر کھڑے سدھانے کھاکر
کبھی تو رونا ہون کو نہیں سچا ہون چنبر
دوانہ کیسا ہوا میں پر مہر تاشا تو کھو کر
ٹپ ٹپ کے گزرتے ہیں کنی میں تین خنجر
بھجھ لگی ہر دوا بن میں لگتی ہر دوا

اور چاہے سو کمر سائے زمانہ کی خبر
عقل سے کندہ کرے اپنی خزانہ کی خبر
کون پہنچا دیں دہان اور رونے کی خبر
ہے ہر جگہ سے کماندہ نشانے کی خبر
کائناتوں کے جو کندہ ہیں زمانے کی خبر
یہ تو ہے محض صادق سے ٹھکانے کی خبر

44

ہر ذرہ دہان کا ہے سنگینے کی بڑا
شرب ہوتا باہوت سنگینے کے بہا
ہو کر ان ہینا وہ ہینے کے برابر
لیکن نہ صحرے کے سینے کے برابر
کیا مسجد نبوی کے ہی زینے کے بہا
جبریل تھا سائیں کہنے کے برابر
رکھے وہ کفن میں اسے سینے کے برابر
پیشو نہ گلاب اس کے سینے کے برابر

[illegible]

۱۲۹
 نامہ مذکورہ
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹

۹۱
 اودھر آئینا دسکی ہی نہ تیر
 کیا وصل بین ایتھے جا کر نصیب
 مجھے زلف کلانا ہو چاہیے
 تراب اک طرف کلانی کا ہے شور
 اور اک طرف سحریت ہو گیا تار
 اودھر جس کی تو دامن پنجوئی کا تار
 دلے عشق کیا تیرے مجھے قابل غم
 تیرا چاہے خود

بد مجھ کو نہ کہتا وہ اگر نیک سمجھتا
میں غلبہ احوال سے ہوں ہوت منضوہ
ناحق نہیں منضوہ سولی کا ہوا حکم
بالطبع مجھے بھاتی ہوا کہ شکل کر دین
مجھ کو کہہ لیلی سے بڑا نام ہوا کیون

منکر کا بھلا ہو کہ جمالت سے ہو لاچار
مغلوب تو اظہار حقیقت سے ہے لاچار
مفتی تو بیان امر شرعی سے ہے لاچار
ہر نفس بشر اپنی طبیعت سے ہے لاچار
رسوائی مقدر مسمیٰ وہ قسمت سے ہے لاچار

وَاللّٰهُ تَرَابٌ اَوْسٰكِي مَحَبَّتِہٖ ہِیَ لَا جَارَ

اوٹھاتے ہیں سب غنچہ و گل کا بار
 سیر زلف تھے کرویا منہ کو لال
 بناوٹ کرے کیا وہ نازک بدن
 نہ منشا ط کھول او سکے چوٹی کو بال
 وہ نرگس تو خود شرم سے چور ہے
 ہوے فارغ البال مے پی کے ہم
 جھکے کیوں نہ سو بیچ و خم کھا کر زلف
 نہ کی یاد میری نہ گھبراؤ ٹھٹھا

کہنے اڑٹھا یا نہ بلس کا بار
 لطافت سی ہو گل پر سنبل کا بار
 بدن پر ہو جسکے تجمل کا بار
 نہ ڈال اوسکی گردن پہ کاکل کا بار
 اوٹھے اوس سے کب نشہ نل کا بار
 دیا جمونک بھٹی میں فرغل کا بار
 پڑا اوسپہ دور تسلسل کا بار
 سہا دل نے اوسکے تغافل کا بار

وہی ہے شراب اپنا قسم لو کہیں
وہ صراحت ہے ہم پر تو کل کا بار

لگا آنکھ میں جسے رو دنیا کا تار	مرزہ سے ہے موتی پر رونے کا تار
---------------------------------	--------------------------------

عاشق تو کی منتهی اداسی کی پیدائی تصویر
 گشت پیوستگی تو کی ہو گا جان
 نادان برادر کی کوئی غلطی
 جو ساحل دریا کی کوئی غلطی
 نادان خود غلط شیطان بنانے
 کرنا جو کوئی غلطی بنانے
 احمد

بہارِ ناز و نغمہ زلف و رخسار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار

جست آنکھ اوس سہ لگی بھڑکے کھڑا
 دھونڈتے پھرتے میں گلہو غلہ سہ کھڑا
 غم بیکانے کار با کچھ نہ بگانے کی فکر
 بطن لڑ کو نکو ہی قیس دانے کی فکر

فارغ البال ہونے سے الگ ہٹھ تراب
 اوسکے آنے کا ذکر نہ جانے کی فکر

میرے فاصد کو خدا کے لیے غمناک نہ کر
 ابلیس سے نہیں ہوتا ہے کوئی آزر و ہر
 ہوئے عشاق قیامت میں سہرے منگہ
 گرد ہو کس یمن لپٹا ہوں تیرے دم میں
 جی تو عاشق کے چلے جانے میں ہمراہ رکھا
 بڑگنی ہوگی کہیں بند کے گھر خنجر ز

اس قدر اوس پندیر جان کماں تراب
 منہ لگا بہت نہ اوس شوخ کو بیاک نہ کر

کیا ہر کس کو نشانہ تیرے خدنگ چتر کو تیرا کر
 نجاگے بار پیر تو مجھ سے زائد کردہ کھنجر کی عائد
 جو کل وہ آریہاں کجا تمام شکل جانا
 نہیں میں طالب ہوں ستم زور کھرا ہوں ہر نظر کا
 قوت نہ کرے مصلحت میں سو داغ دے دل پر
 بوجھو بوجھو وہ رخ لب کی کر سوسے کچھ دھڑکی

بہارِ ناز و نغمہ زلف و رخسار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار

بہارِ ناز و نغمہ زلف و رخسار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار
 چہرہ بزمِ گلستاں و گلزار

کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے

کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے

گذشت اپنا کما تک میں کج تھے اب

رویت سین مہملہ

حوص پھرتا ہو گا کتنا ک مثل مگس
بندگی میں اس سے زیادہ ہو سو درد و فزع
غیر کے خطر کے بھی چین نہیں جا گدہ رہی
چاہو دور یا چلو چاہو ہوا پر جیون طہور
اختیار او سکوراے نام تمہارے ہلکا
دشمنیت ہر عزیز کو کوئی دم عافل نہو

عسم اگر ہے تو ہی پرانہ سالی میں تراب
حیف عظمت میں جاری کٹ گئی اتنی برس

نہو سے تھے کبھی جہان سے او داس
پھرو داسا وہ کب لگا لے وہاں
کل سے کچھ اور سی رنگ ہے گل کا
جہانک تاک اس طرف نکر صیاد
دلین کے او داسی پڑ جاے
یار و مجھ سے یہ کچھ نہ پوچھو تم
جسکے نزدیک کچھ نہیں دنیا

اوس نہ کا دل نہ کین
اوس نہ کا دل نہ کین
اوس نہ کا دل نہ کین
اوس نہ کا دل نہ کین

اوس نہ کا دل نہ کین
اوس نہ کا دل نہ کین
اوس نہ کا دل نہ کین
اوس نہ کا دل نہ کین

کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے

کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے
کما بایں رعبون سے

کیا نہ ہو کہ میں نے یہ سب دیکھا ہے
 دل سے کہتا ہوں کہ یہ سب دیکھا ہے
 کیا نہ ہو کہ میں نے یہ سب دیکھا ہے
 دل سے کہتا ہوں کہ یہ سب دیکھا ہے

کیا نام خدا اور دھری اوسکی صد ہے
 کوئی فکر کریں جو جسے تو کیا کہتی سہا رس
 جو مل ارادت ہیں جو مرشد کی طلبین
 کوئی ہند کو آتی ہیں کوئی جاتی ہر پاس

پایا ہے شراب اور سکو تو ہم گھری میں ہے
 کہتے ہیں جسے مرشد اللہ خدا ارش

جس طرح رقص مل بیٹھے ہیں سہا رس
 بیٹھ سکتے ہیں کہیں تو کر بھی زندہ کر پاس
 جابو لیکن سنبھل کے جوہر کو زندہ کر پاس
 جابو ہو جہ کون بھرتے شرمندہ کر پاس

گور پر فقر کے جاتے ہیں موب ہو تراب
 دست بستہ جس طرح جائے کوئی زندہ کر پاس

بسطح آنکھ لگی یار سے افسوس
 جی بھر کر حال اپنا دکھایا نہ کسی روز
 یہ درد کسی شخص کو اللہ نہ دیوے
 عاشق پر اثر کچھ نہ دعا ہو نہ دوا ہے
 کہتا تھا دم نزع کل اک بار کی در پر
 درجہ نہ شہادت کا ملا جان گئی مفت
 بس کہستم امید خدا تو در در
 اسونے یہ آئین نکالی ہے زلی

کیون گدا ہو کے بھوکے کین
 کیون گدا ہو کے بھوکے کین
 کیون گدا ہو کے بھوکے کین
 کیون گدا ہو کے بھوکے کین

کیا نہ ہو کہ میں نے یہ سب دیکھا ہے
 دل سے کہتا ہوں کہ یہ سب دیکھا ہے
 کیا نہ ہو کہ میں نے یہ سب دیکھا ہے
 دل سے کہتا ہوں کہ یہ سب دیکھا ہے

میں سے اس کا ارادت میں ہے
 کھانا کوئی آرزو محبت میں ہے
 کھانا کوئی آرزو محبت میں ہے
 کھانا کوئی آرزو محبت میں ہے
 کھانا کوئی آرزو محبت میں ہے
 کھانا کوئی آرزو محبت میں ہے
 کھانا کوئی آرزو محبت میں ہے
 کھانا کوئی آرزو محبت میں ہے

رحم کر جا کر کسی بلبل پر سب باغ کو چھو
 بولم کا بڑی جب قدم شوم کسین
 جو بیان تھو پگل کھا زمین او باشی مین
 شرق تا غرب تو مشہور کا کالم شاہ

اس قدر فقر میں نامی ہی ہوتا ہر تراب
 جسکی ہستی سے نہ نام و نشان سوکوس

غم سے ہم کرتے رہو نا کہ وزار افسوس
 او سزا کبار بھی وعدہ کیا مجھ سے وفا
 مگو عاشق فوجو گلا کاٹ کے لے
 کھو قاصد اگر احوال مرا پوچھے بار
 دیکھ کر شکل نرمی لوٹ گویا دور پری
 یار کا تو سن چا لاک تھا با بھلی تھی
 اشیان بلبل بیتان اجڑ جاو نہ کیوں
 باغبان دیکھ تو کیوں غنچہ گل مرجھا
 نہیں کر نیکا کسید طرح وہ اب مجھ سے ناؤ
 دیکھیں کس طرح لگی پار خد اخیر کرے
 جو کسی کو نہ کبھی انکھ دکھا نہ خمار اب

روایت شین منقوطہ

جلد اتنا پھلے باؤ خزان سوکوس
 کیوں نہ دیران ہوا باد مکان سوکوس
 اوس دان بھگا گئی مین جو جنان سوکوس
 ہو گئی اوسکی کرامات عیان سوکوس


ہن جگ میں ہے یہ صورت دریش
 درویش دی کی دوری خصلت دریش
 گناہ دہم دامن سے دہ زنا نہ
 طرف ہوسے اگر گناہ دریش
 گناہ دہم دامن سے دہ زنا نہ
 طرف ہوسے اگر گناہ دریش
 گناہ دہم دامن سے دہ زنا نہ
 طرف ہوسے اگر گناہ دریش

گناہ دہم دامن سے دہ زنا نہ
 طرف ہوسے اگر گناہ دریش
 گناہ دہم دامن سے دہ زنا نہ
 طرف ہوسے اگر گناہ دریش
 گناہ دہم دامن سے دہ زنا نہ
 طرف ہوسے اگر گناہ دریش
 گناہ دہم دامن سے دہ زنا نہ
 طرف ہوسے اگر گناہ دریش

از نامه اول و بعد کوئی طاقت در دیش
در دیشی کا دعویٰ کی نسبت غفلت در دیش
ہمسے تو ہی کہہ گئی کہ حضرت در دیش
پیشامت در دیش ہی اور ذلت در دیش

2

بس نمیب جس کی بھی ہو بعضی کی تلاش
 مرد محتاج کو ہر روز سی فردا کی تلاش
 نازک انداموں کو ہے جائزہ زیبائی تلاش
 اوسکے مجنوں کو ہر دامن صحرائی تلاش
 مے پرستوں کو اودھڑ سا غومینا کی تلاش
 یار کو ہونی کرے کون سیجا کی تلاش
 فقیرین کہتے ہیں جو دیر علی کی تلاش
 جو گد اہو کو کرے تلاش دیبا کی تلاش
 اکمین علی کی طلب کمین ادنی کی تلاش
 چاہیہ شام و سحر تحیک مسیحا کی تلاش



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کھانا کسی سے جو روکا نہ تحصیل
پتیا جی اسی کا وہ مددگار تحصیل
وہ نکل گیا کہ نہیں کاد و مددگار تحصیل
بچا یا ہی ترسا یہ دیوار تحصیل
یوں بن گیا تو بچی ہو گیا تحصیل
جو باغ میں ہو این موں تحصیل
کھانا ہی کی بجائی ہو گیا تحصیل

روایت فصاحت و منقوط
عاشق کی جان بچھڑا کر دیا
ایک نصاب میں پیرکان خوش
پیار سی چوڑی کھڑکی سے کھنکھاتا ہوا

عاشق کی جان بچھڑا کر دیا
ایک نصاب میں پیرکان خوش
پیار سی چوڑی کھڑکی سے کھنکھاتا ہوا
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے

اکثر دن قہقہوں سے اکیلا اس سے پایا رندانِ مخرجاتی داو با شہد ہر جوان ایک عبادت کو کسی روز تو معشوق حکمت نہیں غالی ہر فعل اس کا گویا کس طرح کون آئی اور ہر بار نہ دس بار دیکھا گیا غیر سے مجلس سے گیا اور پھر	ساتھ اس کے لئے سہتے ہیں دو چار شخص زاہدہ اور دھرجا یوزن ساز شخص عاشق تو ہوا اس لیے ہر شخص آزار مجھ دے ہے دل آزار شخص طافے جو کوئی اور سطرنا کیا شخص بیٹھا جو ہے برین گھسی یا شخص
---	---

محرورم نہ کہہ اس کو تراب اپنے کرم سے اوسے جو ترے در پہ گنہگار شخص	۱۰
--	----

تیرے مشتاق کو یوں بہتی ہر دیدار کی حرص ابدا نے کیلئے آئے پھنسا جا لیں دیکھ کر اشک مسلسل سے ٹری گئی کی اپنے مشتاق کی خواہش نہ معشوق کو اس طرح بار کا منہ تاک رہا ہے زاہد دل لیا جان لیا تو بھی نہیں قانع ہے واقعہ آدمی جو تاج پڑھا دین حرص غم سے سحران کی جو مڑا ہونو کوئی پرسان	جس طرح ہو کسی محتاج کو دنیا کی حرص دشمن جان ہوئی مرغ گرفتار کی حرص بہ گئی دلی ہمارے در شہوار کی حرص ہر زکا نذر کو ہوتی ہر خریدار کی حرص طعمہ خوش پہ جو بستر ہے بیمار کی حرص بی طرح ہر مری معشوق طر حدار کی حرص ہم کو یہ پرہیز مونی ہمدی بار کی حرص کس طرح اس کو نہو مشفق غنچہ ار کی حرص
--	--

گدڑ سی اور کھنی ہیں کے جو نہا ہے ازاد کیون تراب اس کو ہر چہ ہوتا کی حرص	۱۱
--	----

عاشق کی جان بچھڑا کر دیا
ایک نصاب میں پیرکان خوش
پیار سی چوڑی کھڑکی سے کھنکھاتا ہوا
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے
عاشق کی جان بچھڑا کر دیا
ایک نصاب میں پیرکان خوش
پیار سی چوڑی کھڑکی سے کھنکھاتا ہوا
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے

عاشق کی جان بچھڑا کر دیا
ایک نصاب میں پیرکان خوش
پیار سی چوڑی کھڑکی سے کھنکھاتا ہوا
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے
عاشق کی جان بچھڑا کر دیا
ایک نصاب میں پیرکان خوش
پیار سی چوڑی کھڑکی سے کھنکھاتا ہوا
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے
جس کا دل بھرا تھا عشق کی آگ سے

چمک ہے آئینے میں یادگی سے
 خدا نے دی ہے جسکو حسن خلقی
 رخ خوبو نہ پہل کھاس نہ کنون رفت
 رخ اوسکا کھو لکر برقع جو دیکھا
 صفائی ہے مدار حسن عارض
 وہی ہے شان دار حسن عارض
 یہ کافر تو ہے مار حسن عارض
 ہوا عاشق شکر حسن عارض

ترا ب اوس میں جو دیکھے جلوہ حق
نہو کیون کر نشا حسن عارض

اب تو کچھ کہتا نہیں وہ ہونا میری غرض
 بیکدل تھا سو دیا اور کر دیا مجھ کو فقیر
 جتنا کہ اوپر نہ بیخود دل دیا تھا خوب سا
 وہ تو ہر خود غرض اس کو کچھ نہیں پوچھ امی
 مجھ کو کہتا ہر دو دانہ جان کر صاحب غرض
 بی غرض جس ملا میں اس کو پایا آشنا
 ہاے اب تو بات بھی میری نہیں کوئی پوچھا
 عشق نے محتاج مجھ کو کر دیا معشوق کا
 مجھ کو لاد دیا اس گل خضر شریک نافرمان کی لہو
 دل خراکسایا کہ تو کھدی زرا جھاتی یہ ہاتھ

ہجرین مشکل مری آسان کریا بقراب
ہر پسی بچھے علی مشکل شایری عرض

ایک مشتاق بجز اس کے خط
 سب کو دن اہل انتظار کے خط
 کن اوس سے کہے نہ ضائع کر
 دیکھ کیا اشتیاق و انتظار کے خط
 کہیں ملتے ہیں یہے پیار کے خط
 دہ و عاشق کے دل پر تپا ہے
 نایق اوس کو تراب کی خط
 کہیں ملتے ہیں یہے پیار کے خط
 دہ و عاشق کے دل پر تپا ہے
 نایق اوس کو تراب کی خط

وہ

ما صاحب مدخل کیا اسکا نام ہے حسن و زینت
 غنیمت زوارت در آن روزگار تازہ و خجاری کی ہے
 جہنم کی آگ میں نہ جلا کر تازہ و خجاری کی ہے
 جہنم کی آگ میں نہ جلا کر تازہ و خجاری کی ہے
 جہنم کی آگ میں نہ جلا کر تازہ و خجاری کی ہے

اور میں کسو تراب اپنا بناؤں شاہد
 عشق کا میرے تو شاہد ہی رہی ہر نقطہ

کارخانہ اس جہان کا ہے سب غلط	دل لگانا یاں تو جیسا ہو اور مرنا غلط
ایک غلطی ہو تو کیسے جزو ہو سارا غلط	خط غلط مضمر غلط انشا غلط اعلیٰ غلط
آج منی سے پڑی ہے پانوں ساتی کا غلط	خود غلط مجلس غلط ساغر غلط پینا غلط
کیون اس سامنے سے جو تو کھا دفر کا و خورد	قول و فعل اور کھا غلط لکھا غلط جینا غلط
اسطوت جس کا خیال آبا بعد از عقل ہے	قاصد اسکی آمد آمد کی خبر لایا غلط
غیر سمجھتا ہوں اسکو حال اپنا داقمی	یار کے نزدیک ہی میرا تو سب کتنا غلط

واقعی چیز حق نہیں کوئی اور عہد و عہد تراب
 ماد تو باطل ہے سب تیرا غلط میرا غلط

جو عاشق سے کرنا نہ خواست لاٹ	میں کس طرح اس سے رکھوں ارتباط
رقیبوں سے ہے یار کی دل لگی	مرے دل کو ہو کس طرح انبساط
میں پھر تباہوں اس کے لیے در بدر	وہ گھر اپنے کرتا ہے عیش و نشاط
جو را و شرفیت سے باہر نہ ہو	اوسے کچھ نہیں خطرہ پہ صراط

دلان حور و عثمان ملنے کے تراب
 یہاں خور و دیون سے کراہت صراط

جمنے اوس دلدار کو دل کی یاری کی شرط	اوس دل لیکر یار کی دل آزاری کی شرط
راہ و رسم مہربانی دلوں سے ہو کمان	بیدلوں کی ساتھ ہو دلوں کا کمان کی شرط

عین خیال میں جو اس پر گزرتا ہوں شہر
 جہنم کی آگ میں نہ جلا کر تازہ و خجاری کی ہے
 جہنم کی آگ میں نہ جلا کر تازہ و خجاری کی ہے
 جہنم کی آگ میں نہ جلا کر تازہ و خجاری کی ہے
 جہنم کی آگ میں نہ جلا کر تازہ و خجاری کی ہے

دلیف غلام منقوط
 زبیر شاہ تراب
 زبیر شاہ تراب
 زبیر شاہ تراب
 زبیر شاہ تراب
 زبیر شاہ تراب

دوسرے کچھ کو نہ منگ کر دعا
 میں تو بجا دیکھا ہوا عہد و عہد تراب
 میں تو بجا دیکھا ہوا عہد و عہد تراب
 میں تو بجا دیکھا ہوا عہد و عہد تراب
 میں تو بجا دیکھا ہوا عہد و عہد تراب

یہ کہتا ہے کہ کیا جو بے اختیار ہو کر
دیکھتا ہے کہ کیا جو بے اختیار ہو کر
دیکھتا ہے کہ کیا جو بے اختیار ہو کر
دیکھتا ہے کہ کیا جو بے اختیار ہو کر

۴ پھر ہاتھ اکسیر پر ڈالوں تراب
ہاتھ آئے گر مجھے خاک بھفت
چکی ہے اس کے کٹھڑی ایسا نقاب تھا
ہر دین جس کو دیکھ کر ہوش اڑ گئے
سبز نے خوب صفحہ عارض پہ دہی
ساتی میں دھنوش ہون کتلاک بھلا
ہر گز نبات ہستی ہو ہوم کو نہیں
روز حساب سے نہ ڈرائے مجھے کوئی
کچھ تو غبار بار کے دل میں چھری
کتاب مجھے تو ہی بڑا بار ہو مرا

۵ خاطر ادھکی جگ میں مکتہ رہو کسی
رکھے جو خواہشوں سے دل اپنا تراصاف
پڑتی ہے جب نگاہ مری بار کی طرف
اوس طرف جو گیارہ پھر آیا ہر کبھی
بزم شراب خوار نہیں جاتی ہوشی جی
اکبار سے دکھاؤ کے لیتا ہوں بڑو
جنگا اوس خدا کرے یاوس کیوں نہ
ستے میں مل گیا وہ پر نر و گلبدن

اب انصاف کو نہ سمجھا کر
اب انصاف کو نہ سمجھا کر
اب انصاف کو نہ سمجھا کر
اب انصاف کو نہ سمجھا کر

۶ وہ جب آدھ گھر سے نکلتا
۷ وہ جب آدھ گھر سے نکلتا
۸ وہ جب آدھ گھر سے نکلتا
۹ وہ جب آدھ گھر سے نکلتا

دورانِ شہزاد
ریاضات

مشتی اس روز سے
نہیں کی تھی کہین باقی
خطا اور سبکی جسے
امین پر زبان از دشمن
کسی نصیب رسد چو کھان
کی نئی روشنی میں
کہ وہ جیسے ہی کا
کئے و پیچیدگی
حسن کا نشان
خوش آواز
مسلم

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

یہ ہے جس کی ہر طرف سے شہر ہے
 ہر طرف سے شہر ہے ہر طرف سے
 ہر طرف سے شہر ہے ہر طرف سے
 ہر طرف سے شہر ہے ہر طرف سے

پہنچو حال نفس و خلق و شیطان

یہ تینوں میں طریقت میں بہا ک
 سلوک و جذب و دونوں راہ حق میں
 تراب اس کا شہر ہو مجذوب سالک

مجھے تو مارا جی بڑی کر لگا مجھے جاکر تک
 بھلا یہ چھو کوئی صنم سے ہوئی یہ قصیر کون
 رہو غیر کو کہیں نہ بھڑکنا یاد لگاؤ کو کہیں
 مری حریفہ کو کہیں یا مری ہنس کر شہر خدای
 اس تک ہے تر جیانی تو کہے جسے سن زانی
 وہ سورہ ہوئی پر حکمت لکھا تھا کہ نہ تفسیر
 جہان تو فانی جہاں ہے یہ کیوں نہ کہ نہیں ہے
 ولا ملہ منہ یہ ہو جائے کہ غلط ہے ہو جا

مجھے تو آتی ہو دل پریت کہ عشق بازی ہو و سکی خلقت
 وہ دام صورت میں نہی حقیقت بھینا ہے تراب کتبک

حار یا بس چاہ سے عاشق ہو از رو
 چشم نم کتبک کوئی گریہ غم سے
 ہے پسینہ عارض گل رنگ کا بھر گلاب
 حرکت شاعر ہو فنا و کردار و سکی سب
 اوٹھ چلا کیون تم سے تیر تو داہن کے

لاش کو لاش کی حالت میں
 لاش کو لاش کی حالت میں
 لاش کو لاش کی حالت میں
 لاش کو لاش کی حالت میں

جہاں جاکر میں ہر طرف سے
 جہاں جاکر میں ہر طرف سے
 جہاں جاکر میں ہر طرف سے
 جہاں جاکر میں ہر طرف سے

۱۱۴

جسٹس کی رٹ پرینٹ جاملہ مکمل
دہ فائونڈیشن ستران
سبھی ہیں

کامیابی و توفیق حاصل شود

ادنے کی ہے دل کی خونریزی ہے

یہ کبھی دیکھی نہ تھی۔ یعنی ہزار اب

جواد او سننے دھماکی ابھی سال

یا دین و سکی پہلوئیکہ سب کو جاویموں
تابع: مرخدا ہو پسر و حکم رسول
اس سے بہتر کوئی نہیں بہر خدا راہ رسول
جو کہ تمکو نصیحت مان لو مت پہلوئیکہ
دور کرد گر پڑا ہو راہ میں خارِ رسول
بلکہ یوں رہے کہ جیسے پانی پیرا تر از پھول

بارہویہ بات کی ایک بات، اصل حاصل
 نفس شیطانی کا میں ضلالت حاصل
 جو خدا کو لوگ ہیں اوسے ملو خدمت کرو
 حرف حق کو سن لکھنا یا شیریں جو بیٹا
 دفع ایذا جسد پہ آپ کرتے رہو
 بار خاطر مہر کے صحبت کیے کیے رہو

اول و آخر تراب اوسکا ہمارا ساتھ
جو ہمارا یا رہے جسکو کہا ہے قبول

أَوَّلُ وَآخِرُ

عشق کہتا ہے کہ بھروسے نہ آنا ایدل
 آنکھ لگتی ہے ہوئی موش، دانہ ایدل
 ہے کٹھن، باغیسی تہ آگ بجھانا ایدل
 اس قدر اوسپ ہو اکیون تو دانا ایدل
 عشق بازی ہے ملامت کنا ایدل
 کیا نہیں اور کین تیرا ٹھکانا ایدل
 نام رکھتا ہے تر ایکس نہ آنا ایدل

عقل کا حکم ہو اور دھرتو نجانا ایدل
عقل خارج ہو کر جیوت ہو عاشق کا فعل
گر بہت کر نہیں ہو نیک کا غم یا رنہ و
مین گستاخا کہ اک روز تو رسوا ہو گا
طعن و تشنیع قیدی سے سلامت محال
باز آمان کہا او سکی طرف چہ پست جا
کیون تو مجنون ہو عاشق میں نگشت نا

وہ کہ جس نے اپنے دل سے اللہ کی یاد کی ہے وہ اللہ کی یاد میں ہے اور جس نے اپنے دل سے اللہ کی یاد نہیں کی ہے وہ اللہ کی یاد میں نہیں ہے۔

[illegible]

جہاں کو آتشا جانے غلط ہے
 جہاں کو آتشا جانے غلط ہے
 جہاں کو آتشا جانے غلط ہے
 جہاں کو آتشا جانے غلط ہے

وہ کیا داغ و نسواریں ہیں لے بلبل
 اعطش کرتی ہے کیوں اس لڑکی کا گلاب
 دیکھو تیرے دیکھیں گلچیں تو نہیں آہو بچا
 زعفران دیکھ تیری گل کو نظر آتی ہے
 شجر گل کی قد موسیٰ کی تہیر ہے
 شاخ پر گل کے تو کیا پھول کو بیٹھی مد
 خواب میں مجھ کو وہ گل فام پر دیکھ اگر
 اگل لائے کی دھاتی ہر چین میں بیہیص
 باغبان سے تو توڑا ہی نہیں تھ سے گل
 بلبلین لڑتی ہیں آپس میں ڈر گل کا
 گرتے ہیں خاک پر جبر جبر کے چمکے بوٹے
 جس طرح چاہے گلستا نگو فام بند کرے

کیا ہوا گل جو ہوے طرہ دستار تراب
 خانے جوئے ترے پانوں کے چھائے بلبل

عزیز و عشق میں بدھتے پیا دل
 اگلی جون مراد ملبت ملا ہے
 کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہرگز
 وہ دلبر گر جدا مجھ سے نہوتا

کیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل
 نووے یوں کسی کا بہت ملا دل
 اگر ہے تو ادسیر کا دیدہ یا دل
 تو ہوتا کیلئے مجھ سے جدا دل

آہ بھولوں کو تو جھاتی سے لگا کر بلبل
 پھرے شبنم سے بین بھولوں کی پیا بلبل
 کرنی ہر شور و شغب شیون سے بلبل
 بین ترے جو چلی دنیا سے نرا کر بلبل
 تو کسے کھو دی ہے بھولوں کو جو بھلا بلبل
 ادسکی ہیں تجھ سے بہت سارے دلی بلبل
 پھر تو گلشن کی طرین انکھ نڈالے بلبل
 اوڑکے آج اپنی پرویاں سجائے بلبل
 کیوں تو صیاد کی کرتا ہر جوالے بلبل
 کیا لڑائی کے لیے یار نے پائے بلبل
 پنکھڑی گل کی تو آنکھوں سے بھلا بلبل
 خط گلزار سے لکھتی ہے قبا لے بلبل

رویف لام
 دیوان شاہ تراب

کیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل
 نووے یوں کسی کا بہت ملا دل
 اگر ہے تو ادسیر کا دیدہ یا دل
 تو ہوتا کیلئے مجھ سے جدا دل

کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی
کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی
کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی
کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی

سودا میون کردن او خال کمال لاتا جون دہ ناز بھری حال کا خیال رہنا ہی ہر قدم پر جس نال کا خیال کب عشق میں ہوا اور سول کا خیال تا چند رکھوں لطف کو ارسال کا خیال	پہلی ہی سیری انکھ کی عافیت کا سہل ہوتا ہی قطرہ قطرہ روان چشم سو سہل گیا خوشخام قامت برون بار کا اپنا تو ماہ و سال رخ و زلف پار ہے عمر دراز چاہیے فکر دراز کو
---	--

آئی ہو خوب دل میں خجالت ہی تراب کرنا ہون اپنے جب سے اعمال کا خیال	۱۱
--	----

یار دمتا کیا نہیں کرنا ہوئی سچ میل کیون نہو عاشق بہ غم حیران کا بڑا میل دور ہو گھنسی تو جیسا کشن ہو ایک میل انکھ کے پر بس تو سو سیر جھٹ آدھ میل چار چشم اس کے کھڑا رہ چکر کھج کا عمل نرخ تیغ و تیر منہ پر اور سیدانشو ٹل دیکھنا پیچھے نہ رہا ہی مسافر اگلی چل دو لگو اپنی سیر دس اس گھڑی کی ہل	زہر کھا کی مر گیا اک درد مند سحر کل مرک کوئی جیتا نہیں تین چہر میں بریں لبر تو نہ نشہ نہیں کچھ ہوت کا منہ دکھا کر محک جو بین گیا کلین میں ایدل آشفقہ گر مشناتی ہو دیدار کا نوک ٹرکانی برادر خم سے منہ نہ بھیر کار و زان کوچ کرتا ہی تو کہتا چرس دوستی میں تو گیزی جسے بدلی تو کیا
---	--

جب تصور اس گل خندا کا کرتا ہوں تراب دل مرا کھلتا ہی ایسا جسے پھول ہے کول	۱۲
---	----

جو بیان کر گا خم اس کا وہاں بیگما بھل وہ جہان دارا الجزائر ہی یہ جان وال عمل	
---	--

کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی
کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی
کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی
کون بھر دے در بدر کس کی بھڑکائی

دل میں خجالت ہی تراب
کرنا ہون اپنے جب سے اعمال کا خیال

زہر کھا کی مر گیا اک درد مند سحر کل
مرک کوئی جیتا نہیں تین چہر میں
بریں لبر تو نہ نشہ نہیں کچھ ہوت کا
منہ دکھا کر محک جو بین گیا کلین میں
ایدل آشفقہ گر مشناتی ہو دیدار کا
نوک ٹرکانی برادر خم سے منہ نہ بھیر
کار و زان کوچ کرتا ہی تو کہتا چرس
دوستی میں تو گیزی جسے بدلی تو کیا

جب تصور اس گل خندا کا کرتا ہوں تراب
دل مرا کھلتا ہی ایسا جسے پھول ہے کول

جو بیان کر گا خم اس کا وہاں بیگما بھل
وہ جہان دارا الجزائر ہی یہ جان وال عمل

دل زکیمین بدد خاصہ جمال پہ چال پہ چال
 عشق بنی دل زکیمین بدد خاصہ جمال پہ چال پہ چال
 دل زکیمین بدد خاصہ جمال پہ چال پہ چال
 عشق بنی دل زکیمین بدد خاصہ جمال پہ چال پہ چال

وہ تیرے پنجہ خونریز کو نہ کیوں چھوے	کہ دست بوسی ہو قائل کی خنجر بایں قیل
وہ کاسے زلف کو اندھیر ہو جو کھینے رہا	وہ گوری منہ کو ندی ماہ سی کوئی نیش
کمان جو کاکل و عارض کمانات درجاند	وہ اپنی خوبی میں بار و زلف و عیدل
ہم اوسکے بوسے کے سائل رہی کبھی نہ دیا	نہوگا ایسا کوئی مالدار حسن بخیل

۱۹	شراب حسن پرستی تو حق پرستی ہے
	میں کیوں نہ دست رکھوں حسن کو خدا جمیل

وہ گھر اپنے سدھارا بے تامل	کیا ہم سے کنار اے تامل
جدائیکے قباحست کچھ نہ سمجھا	مجھے اس غم سوار اے تامل
دعا میں دون ملائین و سکی کو نہیں	جو پھر آئے وہ پیارا اے تامل
کہوں کیا دیکھتے ہی زلف اوسکی	گیا پھنس دل بھارا اے تامل
نہ پھیر فراہ واس طرف سے منہ	کرد اوسکا نظار اے تامل
میں جلیتا ہوں نہ کہہ تجھ پر مٹی مات	جول اوس سے میں ہارا اے تامل
کیا اوس شوخ پر قربان سینے	حیا و تنگ سارا اے تامل
میں سخت میں ملامت کا طریقہ	ہوا ابو گو ارا اے تامل

۲۰	شراب اوسکو اگر پر داند بھی لچھوے
	لیا کیوں دل ہمارا اے تامل

لیگیا یار گنج دولت د مال	دی گیا مجھ کو اک چھڑی رو مال
سلطنت سے لیکے بیٹوالی دی	یارو کیا کہتے تم سے اسکا حال

دیکھو اوسکی زلف کا کمال
 دیکھو اوسکی زلف کا کمال
 دیکھو اوسکی زلف کا کمال
 دیکھو اوسکی زلف کا کمال

بجور و خواب عاشق تیرے کل
 کون کون سے پیچیدہ دل
 گھر سے دیکھو اوسکے منتظر
 مجھ سے کیا کہتا ہے تو اوسکے منتظر
 ناصحا گھر جا تو ایسا نہ بنے
 اوسکے سبب منہ زنی لگائی باؤ نہیں
 ردیف لام
 دیوان شاہ تراب
 لیکیا یار گنج دولت د مال
 سلطنت سے لیکے بیٹوالی دی
 دیکھو اوسکی زلف کا کمال
 دیکھو اوسکی زلف کا کمال
 دیکھو اوسکی زلف کا کمال
 دیکھو اوسکی زلف کا کمال

ادب میر

میں نے اپنے دل سے اپنی بھینٹ کا نام لیا ہے
 میں نے اپنے دل سے اپنی بھینٹ کا نام لیا ہے
 میں نے اپنے دل سے اپنی بھینٹ کا نام لیا ہے
 میں نے اپنے دل سے اپنی بھینٹ کا نام لیا ہے

میں کو اوس کے نہو یا رب زول
 دے وہی اپنی محبت جی میں ال
 خوش رہے وہی سین باہر عیا
 جسطرف جاوے وہ باونگہ وال
 ہووے مقبول جناب لایزال
 پاوے اوس سے جو کچھ وکاسول
 سر پہ جسکے پڑا شالی روٹل
 گزرے اچھی طرح اوسکا مادہ سال
 دیکھتا ہوں سب کہیں حق جمال

جسے ڈالا دلین مجھ پر عشق کا
 جسکی الفت مانگتا ہے مجھ سے وہ
 حور و غلمان کی رہے سنگت مان
 نامور و موہرہ در ہوا مال سے
 سرخرو گریر سے اپنے سے
 ہووے پروا سکے پیر دستگیر
 دے یہ گدڑی پوش کیا اوسکو کھان
 دم قدم اوسکا ہمارے ساتھ ہو
 میں حقیقت میں نہیں صہرت پست

۱۳
 رند ہوں بگڑا قلندر ہوں تراب
 یار و خیم سیکھو نہ میری چال و حال

اوسکو دل فیکے ہوا یقین بہت چہیں خجل
 سوتی لڑکی کا جو نہ جو کوئی کیا حاصل
 پیر من حسن کی مشن بھی کوئی اوس سے خجل
 لاج اگر بانٹھ کر کوئی نہ کروں تو ہشکل
 ہو جو ہر آن نگہبانی سے میری غافل
 ہجو سے جسکی ہے تار یکا رسی محفل
 عشق کی راہ میں سب سے گڑی ہنرل

طفل نادان کو عبت میں دیا اپنا دل
 پیار کیا کیجے اوسکو نو کچھ جسکو تمیز
 اوسے ہو کو نہ کبھی خس کے برابر جانا
 ہر سیر ماتھ میں کر اوسکی کردہ جو چاہوں
 آن بان اپنے سے ہو دور کہ جو لو اوسکو
 مجلس غیر کا وہ شمع بنا کیا کہتے
 آپسے کون سے دواع جدا کو تراب

۱۴
 تو میری دم سے رہے باقی کو ہوا گرم
 گرمی سے زری میں گئی ہر سوں ہوا گرم
 لالا تو گیا بھول گئی دال چمن میں
 کیون باغ کی لالی بنی ہر بلبل ہوا گرم
 دیکھو تو میری بنی ہر بلبل ہوا گرم

۱۵
 کیا بخش گئی صحت سی تیار ہو کر
 کس طرح سے دیکھو وہ جانی سی تیار ہو کر
 جسے کبھی نہیں تیار ہو کر
 کیون دیکھو وہ جانی سی تیار ہو کر
 کیون دیکھو وہ جانی سی تیار ہو کر

۱۶
 کب مطلع دیوان کا جب نام خدا گرم
 آغاز ہو دیوان کا جب نام خدا گرم
 اس خوش گرمی سے جسکے ہر جاں گرم
 ہر جاں گرمی سے جسکے ہر جاں گرم

۱۷
 بار و ذات حق میں دیوان کی ہر جاں گرم
 عین فطرت ہو کہیں دریا میں ہر جاں گرم
 نفس چھوٹا ہے کہیں دریا میں ہر جاں گرم
 سارکون کو راہ میں ہر جاں گرم

سینا دس گشتی بخت دس
پیشے سنگھٹا ہے جس وقت دس
تیرکون اور سنگھٹا ہے جس وقت دس
سینا دس گشتی بخت دس
پیشے سنگھٹا ہے جس وقت دس
تیرکون اور سنگھٹا ہے جس وقت دس

سکروں پر مردہ خاطر جی اٹھے نفل در آتش ہو دُورے دُورے چاہیے مستون کو سجدہ شکر کا چھچھے بلب کے سن کو کو نہ کر	لب سے تیرے شکے اک آواز قسم دیکھ کر عاشق ترے گھوڑ کو قسم سرفرو دے کیوں نہ دینا جی قسم یا نسے اورے فاختہ لگو کی دم
--	---

عید ہرسم شوال میں کرتے تراب
گر نہوتا ہجر کا ماہ دہرسم

نہیں ہجر میں خلد دوزخ سے کم رہے جب یہ بار و خد اکا کر کم تو جگہ کرے خود بخود جب یہ بار مرے سامنے غیر کا اوسکا لطف سدا دل میں رہتی ہر فکر تان خدا دین و ایمان قائم رکھے	کہ ہے یار بن خاں باغ ارم جہا نہیں وہی سب سے محرم نصیب کی اوسکے میں کھاؤں قسم غضب بلا ہے جنا ہے ستم ہوا کعبہ الشدیت لصلہ نہیں بلکہ دنیا کے جانی سے غم
---	---

تراب اپنا احوال جانی سے خوب
نہ تم اوس سے واقف ہو یا رونہ ہم

ہوا جو کوئی محو ذات قدم وہ کب تک اٹھاتا ہی ابد ہر دم کل اک ہو فغانے بھلا وصل کا نہ آیا کئی انتظار سی بین رات	نہیں اوس پہ لگتا وجود قدم جو رکھتا ہی ہر دم طبر قدم کیا مجھ سے وعدہ دیا مجھ کو دم سرشام سے لیکے تاج محمد دم
---	--

میں دن بھی بیان نہ آباد
بار و خد نہ دینا جی قسم
کلا ہے جی اٹھے شکر کا
پیشے سنگھٹا ہے جس وقت دس
تیرکون اور سنگھٹا ہے جس وقت دس
سینا دس گشتی بخت دس
پیشے سنگھٹا ہے جس وقت دس
تیرکون اور سنگھٹا ہے جس وقت دس

جمل سے غم ہوئی یہ عورت کی دل
ہو گیا لکھو اور دیکھو عالم
کون ہی نہیں سب سے غم
کون ہی نہیں سب سے غم
کون ہی نہیں سب سے غم
کون ہی نہیں سب سے غم
کون ہی نہیں سب سے غم
کون ہی نہیں سب سے غم

[illegible]

تجھے ہے گلبدن کہنا مسلم
اباس حسن کا ہے اور علی لم
ہے شاد و مین تیری شادمان ہم
نئی چھب اپنی دکھلا ہلکو ہر دم
میں تیرے روپ سی ہوں خجرجرم

پسینے میں تڑپ شہم کی بو ہے
کوئی دیکھے نری پوشاک کی سیر
تجھے اندر نے دولہا بنایا
پہن کر لال رنگارنگ جوڑے
ترا ب ایسا نہ بھولا جان جھک

بہرے گئے کہ خواہی جامہ میبوش

کہ من اہ جملہ قدسے شناسم

پان تین کھانوں کو راجی گالیان کو ہم
 یانین سچا بہن دام اور ان کو ہم
 فشی مین آباد کر دیں ہر کو ہم
 کھجے کیونکہ مقید الیہ دیوانے کو ہم
 سر پہ توڑی ٹکڑی شیشے اور ان کو ہم
 یلیدن مسجد بنا دیں گنجانے کو ہم
 اے پچان برنگا دین کس طرح شانی کو ہم
 لکے یان سب سے بھیجے اسی درجائی کو ہم

بر سرین کی روشنی دین کی سیو بیکاری کو ہم
 زلف خال اپنا نہ کھلا مرغ دل کو مت بھینسا
 اے جنون تو نو ادوار افسانے کا گھر جسطح
 باندھ کر دلوں کی رنجش کا محل میں نگہ
 محاسب بھر تدم لینا سمجھا کر انکھری
 بت پرستی بھی مری خالی از کلت جن
 وہ تو ناگن کسطح ڈستی واد کھاتو ہی بل
 عیسے بھی جو بیان آئے تھو ہی اگر کو

دور پروانے پر دلچاسم کورونہ تراپ

نعم بر روتانها انک بر او فخر که می

ترجمہ سی سترہ سو کی باز آگرم

جانِ نیرِ سجھی من عاشقِ ناچارم

[illegible]

عجائبِ غنائی سے
آبِ اذنی سازِ فنا
میانِ صواب کی
بھی لکنا

در دلدل سنگی آزار دینا می آید
سایه بی در دین آردی نه آید
آردی آردی می جو آردی آردی تمام
خاک

11

[illegible][illegible]

کون تو پھر تاسے ساغ ساغ مہم
 سائے پھر ساغ ساغ ساغ ساغ
 دیکھو منہ سے حال زار تو اب
 کیا داستان میں جاتا ہوں

دو عالم سے نرمی خسار کا حلقہ منہ لہو کی
 کیسے جرات ہو تھک چکر لڑائی یار سے میرے
 چمنیں باغبان صیاد کو آؤ ندی ہرگز
 بڑی جیسے مسلمان ایک دہندہ گھیر میں
 اولیٰ دنیا صفت کی صفت ہاں تو کی پھر میں
 خلن ٹہا بگا پھر عند لیو کی بسیر میں

تراپ اس لاتی تیں سر پڑا ہوا فاقہ جسکو
 وہ کب غفلت سے بڑا ہے تعین کے کبھی تیر میں

اودھرو دی ظالم دیکر لہو تو اڑ پھڑ پھڑ میں
 کمر پھیرتے ہیں قتل پر باز صی سولہ لہند
 ہوئی آخر کو دی سوانہ اڈھو لیکے کچھ سودا
 کریں کس کس سے جھگڑا لکھیں کس کا شکوہ ہم
 قریب کی حضور ہم ہوں اتنی دو کیا کیجیے
 کہ صبر ہو وہ متوجہ کہہ آکھیں ملا دی وہ
 سنا ہے بھائی بیل بیان آیکال دہ گل
 اودھرو ہم سر جھکا کر ناتوان جا رہے ہیں
 کجی دیتی ہے ہم مستعد تیار بیٹھے ہیں
 دکان پر بار کی بری کجی کوئی کیا رہے ہیں
 سبھی مجلس میں دیکھی اپنی برہم کار بیٹھیں
 جہان انہو ٹھہرایا ہو وہیں لاچار بیٹھیں
 کہ چارہ و فطرت و سکو طالع دیا رہے ہیں
 چمن میں اسیلے پوشیدہ ہم جو جا رہے ہیں

تراپ اس بت کدینا سمجھ کے بان قدم رکھو
 یہاں کتنے برہمن توڑ کے زمار بیٹھے ہیں

کیا ستاؤں کہاں میں جاتا ہوں
 غیرت یہ کہاں نہیں جاتا
 لوگ دیوانہ جان کے مجھ کو
 باغ پھولا چمن میں آئی بھار
 تو جہاں ہو وہاں میں جاتا ہوں
 یار کے پاس ہوں میں جاتا ہوں
 چھپرے ہیں جہاں میں جاتا ہوں
 پھر سو بوسنان میں جاتا ہوں

یاد کا زنگان پر بیکان زنگان
 بدمعاش کی جھنجھکیاں
 کس کے لیے نہیں پھر کی جانت ہیں
 جھٹکی زبان کو تیر کی جانت ہیں
 لے مونس خاک پا بس یاد ہو گیا ہے
 دیر دیر میں ہیں لکیر کی جانت ہیں
 میری عاشق کو یہ دہ چاروں طرف دیکھو
 کدے دیکھو دودھ پھر اسٹون میں پڑو

دیوانہ تراپ

اوتھ میں بیل کو کدینا سمجھ کے بان قدم رکھو
 زلف میں بیل کو کدینا سمجھ کے بان قدم رکھو
 قہر میں بیل کو کدینا سمجھ کے بان قدم رکھو
 دھان اسکا کرنے کی جانت ہیں
 اوسکو بڑا دیکھو نصیب کی جانت ہیں
 دہ لڑکا کا ہر جانور اوسکو بڑا دیکھو
 سنے جو کتا ہو مجھ کو بڑا دیکھو

یہ جنت میں کہ کھلے چنگان میں
 میں اپنے کسے جاسا نہیں
 سبھی جگہ خائف ہوں کہ کسے جانت ہیں
 بھلا جسکو تیرا دی ہے کدینا سمجھ کے بان قدم رکھو
 تیری دل میں تیرا دی ہے کدینا سمجھ کے بان قدم رکھو

کرم و چپر و نکادہ پیارا و شیر و ن کا
چمن میں دوستی گل کی ہوئی جانسوز بلبل کی
نہیں کرتا ہر وہ سید تر تیری ہر مند سی اب
بدولت یار کی مینے ادھکا یاد و غم اتنا

کہ خود غما سوتنی خانان ویران کشتن
حسد او سکی اپی چل مو ا حیران ہر دشمن
کہ لاسے لڑ گائی آگ مافران ہر دشمن
کرون او میں دکی میں کیا ڈاؤن ہر دشمن
جسے میں دوست کہتا تھا مہر ہر دشمن

ہمارے یار دشمن کو کیا طہرائی کی
کرم و چپر و نکادہ پیارا و شیر و ن کا
چمن میں دوستی گل کی ہوئی جانسوز بلبل کی
نہیں کرتا ہر وہ سید تر تیری ہر مند سی اب
بدولت یار کی مینے ادھکا یاد و غم اتنا

تراب او نے داول لیکو کیا آگھن جرائی مین
حجاب آیا او سے شہر منڈہ حسان ہر دشمن

عمر آخر ہوئی جسدانی مین
منتخب ہو جو ہر مائی مین
خوشنمائی ہے کج ادائی مین
خوش ہے مجنون برہنہ پائی مین
ہر گئی چھائی ر دشمنائی مین
ہے عجب سلطنت گدائی مین

کیا ملا او سکی آشنائی مین
راہ و رسم و فادہ کیا جانے
کج خرامی روش ہے خوبون کی
غار و خسر چھ مینے مین او سکی قدم
بطح رخ پر عکس زلف پڑی
شاہ ہوتے مین پائو س گدا

ناحق اوس بت کی دوستی مین تراب
لگ گیا داغ پار سائی مین

کس سٹھ سہ بیان کیجے اوں رگی باہن
کی بیٹے جو اک نرگس سرسار کی باہن
یوسف کی طرح سنکے خسر بیدار کی باہن

آہستہ ظالم شکر مین پیار کی باہن
کیا چین چین ہو کہ مجھے اکھ دکھائی
ہنس کر ہر وہ اور نہ سہ نہیں کچھ چھو کر ہے

دوان سے بھاگ کر بلبل چاہے کہاں
سنا تھا بار و کل باغ مین تاشے کو
بھرتاج دیکھنے دیکھ سوار جی جاکان
تو کی تو کی سناش کا دل ہوا جی
گھائی یار کی سیکھ سیکھ ساری جاکان
تو کر کے بیٹے ملا وہ آج تک
پارسی دل سے بھلا بیٹا جی جاکان
روین فن
کیا مین پر مین نکھیں ہار تار مین
وہ زلف کا بل کی شائے نور مین
وہ مجھے ڈون کی سوز تار مین
کوئی تراب نے کھڑکی جاکان
پیر و وطن کوہ اسان جاکان
خدا کا نام ہی سہی سوز و اسان جاکان
کدو سکا نام ہی سہی سوز و اسان جاکان
عزیز و دوست ہی سہی سوز و اسان جاکان
مناں نہ انت مین تیر مین جاکان
نظر سنا مین تیر مین جاکان
اوجھن کی کیا مین تیر مین جاکان
دوہڑی مین تیر مین جاکان
جھام تیر مین تیر مین جاکان
ہادی بات مین تیر مین جاکان

یہی کہتے ہیں اوس نے اب آتا ہی لو چھاب
ہم اوس کے پاس جسدِ بگھڑی میں ان جاتی ہیں

چمن میں کسی خاموشی زودی میں آج دیکھا
بھلا کیونکر خجاد کیا کہ زمین اوستی بدایا
چمن میں بار کل آیا لگائی منہ پر مٹھو
مزم دی ہو کہ اور جھوٹا بگڑی کہ میں دج

ترا اب گیر نہ جل نہیں کے پروانہ تری غم سے
ہزاروں شمع مجلس میں تری آگ کی کھڑی جلیان

گلو میں اوسکے لڑیاں بھیج تیں کہ میں نہیں لڑیاں
 سبز کافور برستی اور کچھ بھاتی نہیں دنگو
 دکھاں بار فی حب تیغ ابرو پنی اکھو تگو
 مے کے جان میں مار عزما زکی کو گلزار خان روم

ترا اب انکون پوچھ لیکیں بیٹے پیر خرم آئیے
نہیں معلوم کسی چشمہ کو نہ آئے جالریان

<p>صید ہو بندہ جائے گا اگن کسی قدر کہین کیا طاہر و شیشہ صید میں ان حد تک ہے اوس ضرر کو کوئی مدد کرے کیا جانے</p>	<p>ایک دل ہو زمین سیر سو میں بہناک میں یار کی شکل میں نظر پڑتی ہیں ہر چاک میں جو نہیں آتا سکو فہم اور ادراک میں</p>
--	---

اوس گلابدین کے لئے ہیں
 ترکین بلبین خزانہ ہیں
 سب گلاب کے کفن کے لئے ہیں
 سب کو تو زنا بکو کچھ نہیں
 اوس کو جو دستان کی لائے ہیں
 اوس کو جو خشتین کی لائے ہیں
 اوس کو جو لائے ہیں
 اوس کو جو لائے ہیں

[illegible]

کے بلندی ہی دولت میں اس کے پیر
 پھرتی تو فیضانی ہو سکے بلکہ اس کے زبان
 ہو کہ سب طائر خوش گو جاؤں کہ سر
 کھان گو چاش کو کہیں خوش
 کہ صدق و جید ہو جائے خوش
 کہ صدق و جید ہو جائے خوش
 تو ان خوش کاموں میں جسے خوش
 خوش ہو جائے خوش ہو جائے خوش
 خوش ہو جائے خوش ہو جائے خوش
 خوش ہو جائے خوش ہو جائے خوش

میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا کہے وہ اپنے دل سے اپنے کو دوسرا کہتا ہے۔
 میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا کہے وہ اپنے دل سے اپنے کو دوسرا کہتا ہے۔
 میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا کہے وہ اپنے دل سے اپنے کو دوسرا کہتا ہے۔

وایں دل دیکھے وہ کتا ہے وہ توفتنہ سے دین و اہسان کا گرچہ وہ راہزن ہے دلاکتراب	یہ تو میرے چمن کے لائے ہیں کسکو اوس رہمن کے لائے ہیں ہکو اوس راہزن کے لائے ہیں
وہی بیل ہے کہیں وہی دلارام کہیں ہم دل و جان بند ہیں دیکھے سولی اول و آخر اسے کیوں نہ سمجھے یارو نیک یاد کسی کتے رہیں میں سب کچھ	وہی بزرگ کہیں وہی گلغام کہیں جسکو چرن کہیں کہتے ہیں اور رام کہیں وہی آغاز کہیں ہے وہی انجام کہیں بہن میں نیک کہیں اور میں باہم کہیں

پچ کی بات ہے یہ کون سمجھتا ہے تراب
اپنی ہرسم صید ہوئے آپی ہوئے دام کہیں

پادری کسطح سے عاشق کا دل آرام کہیں گل و شمساد سے پھر پلین دقمری نہٹے بوی گل سے یہ جکتے نہیں آتی ہر صبا ست بہت گرمی سے رند دیکھی طرف جایا کر آج بیخانی میں کیا ہے کچھ اور ہی رنگ بیقرار سے سوا بکجا نہیں عاشق کا قرار	خود ہو چمن اگر اوسکا دلارام کہیں باغ میں جامی جو وہ سرو گل اندام کہیں لیے جاتا ہو کوئی یار کا پیغام کہیں محتسب دیکھ نہو جانتھے سرسام کہیں ساقی ہر کوٹ کہیں باؤ کہیں جام کہیں دن کہیں بات کہیں صبح کہیں شام کہیں
---	--

سو دعا دیوں تراب اوسکے عوض یار کو ہم
وہ اگر دیو سے ہیں ایک بھی دشنام کہیں

کبھی مہر طوق پہنے کبھی پہنے ہر بھیرن
رہا ہیں دل بھنسا تو میں اوسکی شہین

وہ تو میرے چمن کے لائے ہیں
کسکو اوس رہمن کے لائے ہیں
ہکو اوس راہزن کے لائے ہیں
وہی بزرگ کہیں وہی گلغام کہیں
جسکو چرن کہیں کہتے ہیں اور رام کہیں
وہی آغاز کہیں ہے وہی انجام کہیں
بہن میں نیک کہیں اور میں باہم کہیں
پچ کی بات ہے یہ کون سمجھتا ہے تراب
اپنی ہرسم صید ہوئے آپی ہوئے دام کہیں
خود ہو چمن اگر اوسکا دلارام کہیں
باغ میں جامی جو وہ سرو گل اندام کہیں
لیے جاتا ہو کوئی یار کا پیغام کہیں
محتسب دیکھ نہو جانتھے سرسام کہیں
ساقی ہر کوٹ کہیں باؤ کہیں جام کہیں
دن کہیں بات کہیں صبح کہیں شام کہیں
سو دعا دیوں تراب اوسکے عوض یار کو ہم
وہ اگر دیو سے ہیں ایک بھی دشنام کہیں
کبھی مہر طوق پہنے کبھی پہنے ہر بھیرن
رہا ہیں دل بھنسا تو میں اوسکی شہین
میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا کہے وہ اپنے دل سے اپنے کو دوسرا کہتا ہے۔

میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا کہے وہ اپنے دل سے اپنے کو دوسرا کہتا ہے۔
 میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا کہے وہ اپنے دل سے اپنے کو دوسرا کہتا ہے۔
 میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا کہے وہ اپنے دل سے اپنے کو دوسرا کہتا ہے۔

خدا سب را خدا کو چاہے شکر
یونہی تعلیم پر سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر

دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر

کچھ مخفی کا ہے طور عیان یار دار فی کوہ سان چاہو ہر جگہ مجھ کو سو جہہ پڑتا ہے حال میرا کوئی خبر اکے لیے ہے وہ عالی دماغ و نازک طبع سن کے دم کھائی گانہ بولے گا	دیکھتا ہوں میں اوسکا نور عیان ہے تجھ لی کوہ طور عیان وہ پر بچہ رشک و رعیان ست کرے یار کے حضور عیان بلکہ سزا قدم غم و رعیان ہو گا بے سر ایک دن نور عیان
--	---

یار مجھے تراب کیون نہ کر کے عشق ہے خود ترا تصور عیان	۵۳
---	----

دام میں طبل کو گلشن کی خبر ملتی نہیں جسکی قسمت میں پڑا ہو عشق از روز ازل افت اسکی کسطح لے کر اوشم کیا کیجے آؤ کھاؤں تجھ کو لڑیاں آنسو کرے بہا بلی و شیریں کیا اوسکو کوئی نہیں ہے لے غم جو ان نو کیوں ہے لہجہ عاشق کے نہا اوشک لب سے کما کل مجھے خاق نرش ہو اہل دنیا کو نہ کوئی نہ تلاش سب مزر اس نہایت میں تو نہ ہر نہ کو ہے تو نصیب یار وغیرہ کی طرف کفوت ہوا سکافیاں	گل کی خوشبو کی طرف باو سحر ملتی نہیں راحت اوسکو اس جہان میں بھی نہیں اس مرض کی کوئی دوا سحر کار گر ملتی نہیں جو ہری ایسی کہیں سالک گھر ملتی نہیں جس پر بچہ رشک کوئی شکل بھر ملتی نہیں کیا تجھے کوئی ادوا ہے مختصر ملتی نہیں کیا میری لب چھٹ تجھے کان شکر ملتی نہیں اوشکو آسائش ہاں تو بسم و زری نہیں کون کستا ہو کر و زری تو ہر ملتی نہیں یار سے فرصت جسے آٹھون پر ملتی نہیں
---	---

دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر

دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر

دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر
دیکھا دل میں سب کو چاہے شکر

۱۳۲
 لکھنؤ دیوان الہی اوسکا
 انظار کی میست سے نہیں
 قاصد از ہر خد ابھرتا
 حال میرا دوس سے کہ نہیں
 دل میں خوشی ہو اوس کا
 عشق میں رہا اوس کا تراب
 کہ سب سے مرعاض و مرعوس

کیا باہرین پہ سالارین شیر جنگ
 جنگ و ت جنگ تلواری سپر شہن
 نفس کی اصلاح پہلے کیا میت تراب
 بے شکست نفس آثارہ نفسہ ملتی نہیں

جسکی بان پر مون جزات نام شیرین
 فرہ و میون پر کیون جا کے تیکتا
 میٹھی کبھی نہ ہوتی میتے کی دھار و تلی
 انعام خوب دیا منہ اوسکا جوم لیتا
 کب نہ ہر کا پیا لافسردا نوش کرتا
 اوسے مزہ نیا یا شیرین کی چاہ میں کچھ
 ہو تا گدڑا اوسکا لاسے بام شیرین
 اک دن نہ کو کین کو چھو پنا سلام شیرین
 قاصد سے گروہ منتا کچھ بھی پیام شیرین
 خسرو اگر نہ پتا ہنس ہنس کے جام شیرین
 رکھا خدا فی اوسکونت تشنہ کام شیرین

شیرین کی بندگی میں کہتے تراب کیا حرف
 خسرو بھی ہو گیا مخلص دل سے غلام شیرین

غیر و زرات بار شاطر ہرین
 جسطح چاہو اوسطرح ہی تو
 جسکو دیکھیں سو ہو گیا مفتون
 گو چھپاتے ہیں عشق اپنا ہرسم
 ہم میں اک اون کے بار خاطرین
 ہم کو نگار عشق حاضر ہرین
 پیارے آنکھیں تری تو سا حیرین
 پر تمھاری نظر میں ظاہرین

بہر رکھتی ہیں اصل دین سے تراب
 ہار کی زلف سخت کا فسرہ ہرین

بے قراری میں کٹے ہر راندن
 چین ہو کسطح دل کو یارین

دیوان شاعر تراب
 لکھنؤ دیوان الہی اوسکا
 انظار کی میست سے نہیں
 قاصد از ہر خد ابھرتا
 حال میرا دوس سے کہ نہیں
 دل میں خوشی ہو اوس کا
 عشق میں رہا اوس کا تراب
 کہ سب سے مرعاض و مرعوس
 فرزانہ بنیں عید ہی دہری کو
 لکھنؤ دیوان الہی اوسکا
 انظار کی میست سے نہیں
 قاصد از ہر خد ابھرتا
 حال میرا دوس سے کہ نہیں
 دل میں خوشی ہو اوس کا
 عشق میں رہا اوس کا تراب
 کہ سب سے مرعاض و مرعوس

لکھنؤ دیوان الہی اوسکا
 انظار کی میست سے نہیں
 قاصد از ہر خد ابھرتا
 حال میرا دوس سے کہ نہیں
 دل میں خوشی ہو اوس کا
 عشق میں رہا اوس کا تراب
 کہ سب سے مرعاض و مرعوس
 فرزانہ بنیں عید ہی دہری کو
 لکھنؤ دیوان الہی اوسکا
 انظار کی میست سے نہیں
 قاصد از ہر خد ابھرتا
 حال میرا دوس سے کہ نہیں
 دل میں خوشی ہو اوس کا
 عشق میں رہا اوس کا تراب
 کہ سب سے مرعاض و مرعوس

وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ
وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ

وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ
وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ

کہ میرے لب شکوہ غم ہو کہو فغان مفسطہ یون بقیہ اہوں اختیار ہوں مجھ کو کچھ نظر نہیں پڑتا سوا سے یار اے شاہ حسن ہر سرفردا بین نہ کہہ	کتا ہوں بکلی سے کبھی اے کیا کروں دلتو گیا ہے پھر سے گھر اے کیا کروں آنکھوں میں سیر کیا چھ اے کیا کروں تجھ عاشق فقیر کی پردے کیا کروں
--	---

۹۱	اکبار آکے ملے ترے جبین میں گیا پھر اے تراب بس میں کرے کیا کروں
----	---

وہ شاہ ہند متوجہ اور ہو تو میں جانوں کیا جسے مجھے سوار ہو خوش ادس کو کیا پروا ہوئی تیرا ہوا اسیر وہ تیرا کھڑا اور دھر مجھے فورات دن اک بل نہیں پڑتی بکریں کل مجھے مان جسے جانا ہو کہ اوس پر وانا وہ سب گھر میں جاتا ہوا جی تھلا تھلا	خیر و کمی طرف اوس کی نظر ہو تو میں جانوں کوئی اوس کے لیے یوں بد ہو تو میں جانوں وہ میرے خشک لب پر شرم تر ہو تو میں جانوں کوئی بچیں یوں اٹھو ہو تو میں جانوں کوئی گم نام انا موڑی تو میں جانوں کیوں سلف اوس کا گذر ہو تو میں جانوں
---	--

۹۲	جب اوس کے جبین شوق اوی مری میں سما جاوے تراب اس لطف سے کوئی خبر ہو تو میں جانوں
----	--

کھینچے اوس سے کہیں مہنہ چھپا کر پیٹھ یوں وہ چھوڑا نہیں مجھ کو پھر پیٹھ سے اوتھا کوئی کون مجھے دانس جب بنگل ہو عجب نہیں کہ پھر اوس کا کسی سے دل ہے	نہ کہیں اوس کے طرف مجھ کے پیٹھ یوں بھلا میں اوس کا کمان ہی چرا کر پیٹھ یوں لگن میں شمع کی تن میں جلا کر پیٹھ یوں کسی سے میں جو کہیں نہ ملے پیٹھ یوں
--	--

وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ
وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ

وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ
وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ

وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ
وہ جسکو مہول گلابا بنی
میں سے کسی باد میں ایک جھلکے ہوئے
روسیا کی سب سے زیادہ

[illegible]

چند روز بعد کہ میں نے اس کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

آب میں سے جسے اور سب نظر میں ہیں
 یہی ہیں حلقہ بگوش اس کے میں مجھ پر نہیں
 یوں نظر پڑتی ہیں فانیوں میں جیسے ستارے
 اس کی مجلس کا رویہ ہی ہوا کچھ اور اب
 درد و غم آہ و فغان جو رُفقاءِ شوق
 تو بھیجی ہو داغِ لہو وہ نہیں ہونا خبر
 مرغ بازی کا ہو اہرِ شوق جسے یار کو

چاہے وہ برگِ خناب ہو چاہے ہونے خاکِ رہ
 دل کی قسمت میں ترابِ ایتھوپین پالیاں

اوس گھنٹے کی گھڑی ہو وقتِ نالہ زں ہوں
 کوئی عاشقِ مین مجھ کو سمجھے نہ کہتے
 وحشتِ فوجی گھیرا نہیں کیا بسیرا
 دیار کا ہوں خواہاں لداکار کا ہوں بان
 کوئی رحم مجھ پر نہ دے جیسا کہ ہے چھڑائے
 نالہوں مجھے جلا کر کھتا ہے وہ سگر
 بے یار زندگی ہو عاشق کی سختِ دیوار
 ہے ہی وہ ترحم کرنا نہیں سکھ
 میرے طرف سے کیوں تو جا تا راہِ کترا

اوس ہی کی خبر جو مجھے
 انا کشتہ اس کا خون باک میں
 اوس کا نام اس کے
 انا کشتہ اس کا خون باک میں

کیا درجوں میں لگا دی ہیں ان جاہان
 قہر میں آفت ہیں یہاں کا تو کی اوس کے ایدین
 کون جاتی ہیں چڑھتی تھو پر پرورد الیاں
 ہم سمجھتے ہیں قیدیوں کی پس بد چالیاں
 حق نے حصے میں سے کیا کیا بلاسن الیاں
 تب میں لالے کی بتا لانا ہوں اوس کو الیاں
 سب کے پاس مرغ ہیں گھر گھر ہی الیاں

دلیف نون
 دیوان شاہ تراب

دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے محبت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے نفرت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے عشق ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔

تو بالسر ضل نظر ہوں تو کیا ہوں فقیہ لباسی اگر ہوں تو کیا ہوں جونارہ دے اشر ہوں تو کیا ہوں نہیں مرغ ہے بال پر ہوں تو کیا ہوں میں اوسکے لیے چشم تر ہوں تو کیا ہوں میں اوسکے کبھی ہم سفر ہوئی کیا ہوں بھلا اوسکا میں راہبر ہوں تو کیا ہوں	جہان میں نہ کیوں اگر حق کا جلوہ مرا عشق میں کھل گیا خوب پرہ عبث ہر ماکوئی مشتاق صحبت پر وہاں ہوتے تو کرتا میں پرداز جو پا مال کرنا ہوا نسو کو میرے نہیں جسکو فرصت رقیبوں نے اکدم جو خود مستعد ہر مری رہزنی پر
--	---

ترا اب اوسکی الفت نے کھو دی شجست
جو یار برہمن پس ہوں تو کیا ہوں

میں حبال ہوں اک پر زار دن جب آتا ہے پوشاک دھانی ہیں لگی دل میں جسکے برہ کی اکن ادھر آمری ہجر کے روز گن برس بعد آیا رہا آٹھ دن یہ بارش میں ہے اوسکا آنا کٹھن	نہ مجھ کو جنون ہے نہ آسیب جن بھاتا ہے وہ سر و قامت مجھے دم سرد بھر کے وہ جل چھ گیا نکر زہد افکر روز شمار پنہ چھو وہ جہان ان کے انیکال غضب ہے نہ اسے ابر حجت برس
--	--

ترا اب اوسکے قول و قسم پر خجا
میں اوس جو فاسے نہیں مطمئن

ادھر لگا اودھر جتا پڑا ہوں کیا نہ میں	مجھے کھنکھنے ڈالا شکاریاں سے خرابی میں
---------------------------------------	--

دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے محبت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے نفرت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے عشق ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔

دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے محبت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے نفرت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے عشق ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔

دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے محبت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے نفرت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے عشق ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔

دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے محبت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے نفرت ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔
 دل کا یہ حال ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کو ایک اور شخص سے عشق ہے اور وہ اس شخص کو دیکھ کر ہنس دیتا ہے اور اس شخص کو بے اختیار ہنس دینا پڑتا ہے۔

منہ کا تو قورابا کہتا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں
دیکھ کر کہیں ہونا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں

منہ کا تو قورابا کہتا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں
دیکھ کر کہیں ہونا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں

گئی کیا مفت اک چتون پاو سکے
زیادہ گفتگو دا غلط کر دست

سدا کس پر رہی ہے مشکل میر
تراپ انسا ابھی کی جی نہ مارو

کر دیا ختم نے ناتوان ہسکو آہ ہسم ہو گئے نہٹ نازدور اپنے وعدے پہ تو کسی سے ملے اوسکے گھر ٹھٹ ارم ہو باقدوس ہم جفا سے تری پنچھوین ونا کلیے باغ کے تاشے سے ق جھٹلک گل ہے تب تک ہسم میں اوشٹے اوشٹے لگا یا دلبر داغ	لحاقت نالہ اب کسان ہکو کوئی ہو پنچا دے اب وہاں ہکو یہ تو مہر گز نہیں گمان ہکو نہیں جھانا کوئی مکان ہسکو کولے گر چاہے استخان ہکو منہ کرنا سے باغبان ہسکو پھر نہ دیکھے گا کوئی یان ہسکو دے چلے خوب یہ نشان ہسکو
--	--

پاس خوبون کے بیٹھنے سے تراب
نہد جانے ہے اک جہان ہسکو

رات ہی خیال میں بھول گیا خیاب کو ہمکو اشتباہ ہو مہرے تو کہہ رہے شرم سر گر وہ چپکے اور نہ بانی کچھ کہہ زلف میں کیا لہسا دا دام میں جی چھپا دیا	صبح کہیں شیشاب ہو دیکھے آفتاب کو منہ کو ذرا دکھا دے ہاں کھولتے کھولتے کون نہ مانع قاصد اخطا کا مری جا رہے کیون نہ کون بھلا برا اپنی دل خراب
--	--

منہ کا تو قورابا کہتا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں
دیکھ کر کہیں ہونا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں

منہ کا تو قورابا کہتا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں
دیکھ کر کہیں ہونا نہیں ہے پتہ
دور در دور میں کس طرح کی شہادتیں

موت تراپ کی وجہ سے جان بچا کر
نہیں مچھوڑا نہ جان بچا کر
نہیں مچھوڑا نہ جان بچا کر
نہیں مچھوڑا نہ جان بچا کر

موت تراپ کی وجہ سے جان بچا کر
نہیں مچھوڑا نہ جان بچا کر
نہیں مچھوڑا نہ جان بچا کر
نہیں مچھوڑا نہ جان بچا کر

تراپ او سپر اڑ گیا ہو کسی کا جادو اور نونا
پڑی جسکے گلے میں تیرے توئی وکی میکیل ہو

آرام نہیں جہانے ہسکو ہم دے نہیں کیسے بدخواہ غیبت سے قریب کی نہیں خون کیا درگی کر دیا چمن صاف بلبل کی طرح بدولت گل حاسد بین عبت قریب سفلے کیون در پہ کیسے جاییں ہم کوئی نام و نشان کا ہمسے مستی	کچھ کام نہیں وہاں ہسکو چاہے سو کئے رہاں ہسکو ڈر ہے اوسے بدگیاں ہسکو رجش نہو کیون خزاں ہسکو الفت ہوئی باغبان ہسکو دولت تو ہے آساں ہسکو کیا کام کیسے بان سے ہسکو ہے سالفہ بے نشاں ہسکو
---	---

ہم دل سے تراپ ہیں تلسندر
آوازی ہے اک جہانے ہسکو

کون چیز اچھی پھر آہ افادون تجھکو مشق میں جی تو دمی جان کا خواہاں مت ہو بزمی شنام کی عاشق کو ہوں تیری ہے بگھر مجھے تیری سوایا دینیں پڑتا ہے مرد و راستہ کو میں سے کیا کہتا ہے شیخ تو جاحیو نے بوجھ رہے بیت اللہ	ایک سال تھا سو یا اور میں کیا دوجھکو عاشقی جی سی جی کیسے بھلا دوجھکو تو نے گالی نہی مجھے کیون نہ وعا دوجھکو یاد کسکی کر دن کس طرح بھلا دوجھکو چاہوں تو زلف کی بھینچتا ہوں دوجھکو یار کے گھر کی تو میں ماہ بنا دوجھکو
---	---

دیوان شاہ تراپ
دیر در گاہ ہوت صا و گاہ ہو
نفس و شیطاں کی فدا کی گاہ ہو
جس طرح احوال بند کی گاہ ہو
پاپ نامی باب نامی جو خدا گاہ ہو
بیرزاد سے زیادہ کون عالی جاہ ہو
کیا تجھکو وہ بھلا دوجھکو

ایک ذرہ ادنیٰ سے غافل ہو
سب میں دوزخ کی آگ ہو
موت فیر اس کو نام خدا ہو
و صفات و ذات کی اپنی فانی ہو

دور و نزدیک برابر ہے جدا یمن تراب
عشق میں دلو کسی آن نہیں غم سے بجاؤ
اشنا کب وہ فہم فقیر کا ہو
وہشت بلبس اسیر کا ہو
جو نشانہ نگہ کے تیر کا ہو
کیونہ خواہان وہ جوے شیر کا ہو
رنگ جپر طرے عجب کیر کا ہو
جو صاحب دم اخیر کا ہو
دعا جو تری خمیر کا ہو
کب وہ مقبول دستگیر کا ہو

دور و نزدیک برابر ہے جدا یمن تراب

عشق میں دلو کسی آن نہیں غم سے بجاؤ

اشنا کب وہ فہم فقیر کا ہو
وہشت بلبس اسیر کا ہو
جو نشانہ نگہ کے تیر کا ہو
کیونہ خواہان وہ جوے شیر کا ہو
رنگ جپر طرے عجب کیر کا ہو
جو صاحب دم اخیر کا ہو
دعا جو تری خمیر کا ہو
کب وہ مقبول دستگیر کا ہو

جو کسی ایر کا نہ پیر کا ہو
وہ تو صبا دے اوسی کیا تخم
کون اوسکی کرے نگہبانی
جات جسکی لگی ہو شیرین سے
اگر دوسرے نہ چھپائے نہ کیون
دوسری ہمد ہے اور وہی ہے یار
نہ چھپائے مجھ سے جان کدے صاف
اہل دنیا کا ہو جو دست نگر

مہربان جپ ہو تراب فقیر

کیون غم صبر وہ امیر کا ہو

جو کوئی اہل طاعت سے کہیں جیسا امت
مبادا فتنہ برپا ہو کہیں شور قیامت ہو
کیسکا خوش نمائی میں جو ایسا قدوتی ہو
گلی میں بار کی کس طرح اب طرح اقامت ہو
خلاف دس کشتی اونس کر دی وہ بکلی نشانہ ہو
جو تیری دلیں کچھ ثابت مرا حق قدامت ہو

ابھی ناصح کو منہ سے قطع گفتار طاعت ہو
خدا سدر حن میں دگر آگے گفرا امت ہو
وہ البتہ تماشا عالم بالا کا دکھلا دے
وہ باد تہ سا دشمن ہے دشت خاک کا میری
فقیر کا قدم نہ دے بلا مشہور ہے یارو
نئی یار و نسو زیادہ تر توجہ چاہیے مجھ پر

دور و نزدیک برابر ہے جدا یمن تراب
عشق میں دلو کسی آن نہیں غم سے بجاؤ
اشنا کب وہ فہم فقیر کا ہو
وہشت بلبس اسیر کا ہو
جو نشانہ نگہ کے تیر کا ہو
کیونہ خواہان وہ جوے شیر کا ہو
رنگ جپر طرے عجب کیر کا ہو
جو صاحب دم اخیر کا ہو
دعا جو تری خمیر کا ہو
کب وہ مقبول دستگیر کا ہو

دور و نزدیک برابر ہے جدا یمن تراب
عشق میں دلو کسی آن نہیں غم سے بجاؤ
اشنا کب وہ فہم فقیر کا ہو
وہشت بلبس اسیر کا ہو
جو نشانہ نگہ کے تیر کا ہو
کیونہ خواہان وہ جوے شیر کا ہو
رنگ جپر طرے عجب کیر کا ہو
جو صاحب دم اخیر کا ہو
دعا جو تری خمیر کا ہو
کب وہ مقبول دستگیر کا ہو

میں دل میں جیسا کہ تھا
 ناکہ ہوں بھرا ہوا
 گلیاں دل میں اسی کی راہ
 جیسے کہ دل میں اسی کی راہ
 دیکھو کہ دل میں اسی کی راہ
 دیکھو کہ دل میں اسی کی راہ

پیارے کیونکر کر کے تجھ کو کوئی پیار بھلا مہر کو ذرا میں اور بھر کو قطر بہن دیکھ تم وجہ سے معلوم ہوا سب میں ہوا وہ ایسی دنیا کی نالیش پر تو یار و وفا ہے جسکو ہر دلی توجہ سے سرد داری	پیارے میں تین سنی اور تیرے تراپیا زیادہ اور کیا لہون سوات بڑی جھوٹ منہ کیا ہے جدھر یار ہی کا پایا منہ نام کے واسطے کرتا ہی نگین کا لہ منہ اوس سے بیرون کی کر دے دے کوئی کیا منہ
--	---

دوسے مرشد کا میں جس نے دیکھا ہی تراپ
 مدعی دیکھ کے رہ جانے ہیں سب میرا منہ

دواہ کیا دیا ہر کا کل گوری عارض سیاہ خلعت اوسکی کس طرح دوسرے مسلمان پہ رنگ بوی زلف کو کیونین لگتا نہیں ابرو رخسار کو بالونین ہر کچھ اور لطیف ترک چٹونکی سیدہ مرگان کا عالم کیا کہن سب مسی نیلگون اوسکو در دند کا رنگ طالع نیا کو دلیں نو پر حکو کس طرح کیا ہوا صورت بجا ہن دل انکا خراب	وصف اوسکا مہر کو تو ہو فتر سیاہ زلف ہر کا فرسرا یا از قدم تا سر سیاہ گرچہ ہر ہرنگہ کہ مشک اور عنبر سیاہ جس طرح تلوار فولادی کا ہو جو ہر سیاہ قتل دل کیواسطے رکھتے ہیں دوسرے سیاہ دیکھ لے جسے نہ دیکھا ہو کبھی گو ہر سیاہ دل اذکا ہو گیا اوجہ سیم و ز سیاہ خونی اوکی کہتے کیا باہر سفید اندر سیاہ
--	---

جس سے اوسکے خال ہندو کا خیال آیا تراپ
 پڑ گیا ہی دلیہ میرے داغ اک تل بھر سیاہ

جسکو ہرگز نہ تھی مری پرداہ
 لگ گیا دل مرا اسی پرداہ

کہاں تک کہ دل میں اسی کی راہ
 تراپ کہوں وہ جاہنشاہ
 جہاں تک کہ دل میں اسی کی راہ
 تراپ کہوں وہ جاہنشاہ
 جہاں تک کہ دل میں اسی کی راہ
 تراپ کہوں وہ جاہنشاہ

کمر بند کی بند بستی بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی

کوئی خدا کی واسطے اوست پیچھے تراب
 جسکی صورت میں نظر پڑی و مرشد کی سبب

چمک ہو منہ کی تراد ہی کچھ حجاب کے ساتھ
 کر ہے دید تری کی یادہ شوخ بے پردہ
 تو دل جلا کر مرا کہہ لی تلخ ترش جو چاہ
 سمجھ کے کہیو قدم محنت تو ادنیٰ طرف
 نماز روزہ کو چٹ کر کے زندہ کہتے ہیں
 نظر پڑا تھا کہ میں بار خواب میں کروڑ

تراب تیری محبت میں جو کوئی جی دے
 حشر نہ اوسکا ہو کیون شاہ بو تراب کے ساتھ

یہ دل میں آج گذر تی ہوا اضطراب کے ساتھ
 رکھیں گے کبتا کہ ہر ناصح استین اپنی
 ہمیں تو رونما ہی جم ہے اور کیا کیے
 کھلی ہو یون ہو سکرم کی کیفیت مجھ پر

خدا کی واسطے تنہا اوستے نجات کوئی
 خدا ہی ساتھ نواک خلق ہی تراب کے ساتھ

بلبل کو غم گل نہ ہو ہر گاہ زیادہ
 یار وہ تمہیں دیکھ کے آویگا ادھر کم

نہایت کی بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی

نہایت کی بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی
 سر پہ کمر بند بند بستی بند بستی

۱۷۲
 یہاں لکھی گئی ہے کہ حضرت نینتانیہ
 نے جبکہ حضرت یونس علیہ السلام کو
 شکمِ موی میں پھنسا دیا تو حضرت یونس
 نے کہا کہ اے خداوند! میں نے اپنے رب کو
 یاد کیا تو تو نے میری طرف توجہ فرمائی
 اور میری طرف سے ایک کرم بھی بھیجا
 اور میری طرف سے ایک کرم بھی بھیجا
 اور میری طرف سے ایک کرم بھی بھیجا
 اور میری طرف سے ایک کرم بھی بھیجا

میرا سزا زدیگی
 جسکی دنیا میں کئی عمر ہو
 نفع مانا دینا کوئی سودہ باسین
 جان دینے کو جو حاضر ہے ناز کو
 مگر کہنے کی بہ کھلا بینوں
 سطح را حجابی ارواح کو جسم
 جب تک طاقت گفٹا رہتی ہے
 کلز الحق کو جسے جا بڑا غلام
 کہہ دیں ماہوز
 دیوان شاہ تراب

اس زمانہ میں اس کی ساتھ
 گھر میں ہو فقہ جسکے دو لاکھ
 نصف کا رنگ ہونے پر بہت بدون
 ہو جیسے میں ہو اندھیرا یا کہ
 خوب عاشق بنایا یہ کی طرح
 چھلنے میں تیری گلی کی راہ
 یا اسے انک نہ گھر سے آیا یا
 رحمت آخرا سے الگا بیٹا کہ
 شفیق سے تیرا اب کا دل
 ہے اس کی لاکھ کا دل

<p>نہیں گزرفتسکین ہوئی کیو خطا نہ بلا نہیں کی گریں غصہ بال کی مٹائی مجھے کالی دیتا ہی میں دیتا ہوں اسکو جو کوئی چاہے کہ دوزخ سے نجات دے کہ میر</p>	<p>بڑی ہے کیون قینم پراد کی شرمندہ افکنندہ خدا کے عا شق کی گل زمین لاف کا پھندا ادی میری غرض کیا ہی میں اسکا غرض مند مقصد ہو شیرعت کا طاعت کا نو بندہ</p>
---	--

۱۷۱
مہاجرین کے ہوتے تو اب اس کی جگہ
ہمیشہ اپنی خدمت میں رکھ کر خود اوندھ

نہیں لگتی کہیں ہمساری آنکھ
 میں نافرمان ہوں آنکھ پر نیری
 سر پہ دنیا دار آفت ہے
 سبکی آنکھیں جب لگتی ہیں مجھ سے
 غش کیا مجھ کو اوسکی جھون نے
 دستہ زگرں اوسنے دیکھنے ہی
 چشم زگرں میں بڑ گئی عجب تلی
 کون ہو جا رہا چشم اوس سے اب

جب سے دیکھی میان تمھاری آنکھ
 کیا رسیلی ہو کیا حساری آنکھ
 مارتی ہے یہی کساری آنکھ
 حق نے دی تجھ کو ایسی پری آنکھ
 لٹکنی لگ گئی نہ ماری آنکھ
 پھیری غصے سے ایک باری آنکھ
 ہو گئی نظری اوسکی ساری آنکھ
 جھلکائے زکیوں بچاری آنکھ

۱۸۰
وہ تو ہر دل عزیز ہوگا تراب
جسکے اوپر طے تمھاری تلکھ

بیاض زلف لگی ہر بخ کلفام کے محض
سج کھایا ہر عجب کفر فی اسلام کے محض
کیون نہ صیاد رکھے دانی سیدم کے محض
فانل تہند و کجیک دیکھئے الفیض

موسیٰ بن جعفر تو فرمایا مردی که درین لنگار

دوستی کا نام دینا ہے جو دنیا کی ہر شے سے
 دل سے دور رہے اور دنیا کی ہر شے سے
 دل سے دور رہے اور دنیا کی ہر شے سے
 دل سے دور رہے اور دنیا کی ہر شے سے

قید کرادلو جو پھر ڈال دو ہمتو عاقل تھے ہوا اب محسوس ساقی اس پیراں نگاہ و لطف ہو یار آوے کون اب تیرے سوا	جو دوائے بین رخ گل فام کے صبح آئے گلزمین بھروسے تمام کے جوڑے محتاج ہیں اک جام کے کام اپنے عاشق ناکام کے
--	--

عشق میں نای ہوا جس کے تراب
 جاسے قصہ بان اوس کے نام کے

خدا کی شکل پر آدم بنا ہے دل اوس کا ہے مثال لوح محفوظ تعین میں نہیں جز لا تعین کہیں موسیٰ کہیں جبر عیون لہان کہیں زہاد کہیں عابد کہیں رند کہیں دارا کہیں شکل سکندر کہیں ہنشا کہیں روتا کہیں جب کہیں حکمت کہیں ہے دارا کہیں د کہیں دشمن کہیں ہو دوست جانی کہیں ذرہ کہیں خورشید غرا	یہ آدم کیا عجب عالم بنا ہے اوس کی نقل جام ہم بنا ہے وہ ہے یحییٰ سب عالم بنا ہے کہیں عیسیٰ کہیں مریم بنا ہے کہیں شبلی کہیں ادیم بنا ہے کہیں نزال و کہیں رستم بنا ہے کہیں شادی کہیں ماتم بنا ہے کہیں زحمت کہیں مرہم بنا ہے کہیں غم و کہیں مرہم بنا ہے کہیں قمر کہیں قمر بنا ہے
---	---

تراب اوس کو کسیدم مجھ لیے مت
 کہ وہ ہر دم ترا ہر دم بنا ہے

دوستی کا نام دینا ہے جو دنیا کی ہر شے سے
 دل سے دور رہے اور دنیا کی ہر شے سے
 دل سے دور رہے اور دنیا کی ہر شے سے
 دل سے دور رہے اور دنیا کی ہر شے سے

خدا کی شکل پر آدم بنا ہے
 دل اوس کا ہے مثال لوح محفوظ
 تعین میں نہیں جز لا تعین
 کہیں موسیٰ کہیں جبر عیون لہان
 کہیں زہاد کہیں عابد کہیں رند
 کہیں دارا کہیں شکل سکندر
 کہیں ہنشا کہیں روتا کہیں جب
 کہیں حکمت کہیں ہے دارا کہیں د
 کہیں دشمن کہیں ہو دوست جانی
 کہیں ذرہ کہیں خورشید غرا

کون سے کون سے چار بھلائے
کون سے کون سے چار بھلائے
کون سے کون سے چار بھلائے
کون سے کون سے چار بھلائے

رنگ حاسد سی ہلو کیا غم ہے
عقل جاتی ہے عشق کے آئے
جسین انسانیت نہ پوچھ بھی
چشم عبرت سے ہمنے دیکھا خوب
اک طرف شور و غل ہر عیش و خوشی
پھول ہنستا ہے اور کلی ہے چپ

کس سے کہتے تراب ادسا کا مجھ
اس حقیقت سے کون محرم ہے

چھپا نہیں جو کہون بر ملا یہ حق ہے
وہی وجود ہر ساری تمام عالم میں
وہ پھولوں کے سوا اور کچھ میں کیسے کہون
جواب حق ہی عیبت قبل و قال آؤں

تراب کیون نہ نور خدا سے روشن ل
کہ ہر مکان کو صاحب مکان سے رونق ہے

شیخ حرم اد پیر خرابات ایک ہے
ہندو سی پوچھو جا پوچھو مسلمان سے پوچھو
وحدت کی آنکھ سے جو نظر بھر کر دیکھو
گیرندہ و دہندہ وہی ایک ہر دہی

تو ہے اور ہم ہیں جنگلک دم ہے
انفاق انہیں تو بہت کم ہے
وہ تو جیوان شکل آدم ہے
اس جہان کا عجیب عالم ہے
اک طرف آہ و درد و ماتم ہے
منہ پر دو لون کر دتی شہنم ہے

مفتون کے لئے اللہ سے دعا ہے
مفتون کے لئے اللہ سے دعا ہے
مفتون کے لئے اللہ سے دعا ہے
مفتون کے لئے اللہ سے دعا ہے

بہارِ سحر و کائنات کی ہر شے
 ہر شے کو سحر و کائنات کی ہر شے
 ہر شے کو سحر و کائنات کی ہر شے
 ہر شے کو سحر و کائنات کی ہر شے

کیا تارک مجھ کو کہتا ہے تو اسی طرف بچے
 میری نی کی صدا سن سن کر کیا کہتے تھوڑے
 یاد کرتے کرتے جس کو قسین مجنون بن گیا

کس طرح کہتے نہیں وہ جانا مجھ کو تراب
 جس کو صد آتش میرا عاشقانا بار ہے

بال زلفون کو جو سرکش تھے بڑے
 جاتے ہو کیوں چھپتے تنہا نے میں تم
 بت پرستی کیا پسند آئی تھیں
 سن کہو حق جلوہ گر ہے سب کین
 زلف کا فرین پھنسا یاد دل عبث
 جس طرف چاہو اور دھیر لجاو عشق
 الامان خوبون سے یار با لامان
 جس کو اچھو کہہ رہے تھے سب بیان
 مار کے مشتاق مر جاتے نہ کیوں
 صندلی پوشاک جانا سن لکھ لے
 ساقیا اب تک نہ مرے جی بھرا
 ہر فرہ تیرا ہی جو نہا دل کا تیرا
 خوب مارا دل پہ اک جیون کا دار

اب تو کچھ مجھ کو نہیں گنا بجانا یاد ہے
 مجھ کو تیری لن ترانی کا ترانا یاد ہے
 پوچھو لیلی سے تجھے کچھ وہ دوانا یاد ہے

دشمن دینکے نہ دیکھو
 دشمن دینکے نہ دیکھو
 دشمن دینکے نہ دیکھو
 دشمن دینکے نہ دیکھو

بہارِ سحر و کائنات کی ہر شے
 ہر شے کو سحر و کائنات کی ہر شے
 ہر شے کو سحر و کائنات کی ہر شے
 ہر شے کو سحر و کائنات کی ہر شے

ایں عرفان کو ہر شے قرب
سب در خواہ آگے کیا کیجے
ازین عالم ہے آبی ہی ملک و سرزمین
سب در خواہ آگے کیا کیجے
جودہ جلاہ آگے کیا کیجے
بن گدا بین وہ شاہ آگے کیا کیجے
بصل بن گدا بین وہ شاہ آگے کیا کیجے
رفا سے آگے کیا کیجے
سچ سے آگے کیا کیجے
دہ نواز سے آگے کیا کیجے
خواہ ناخواہ آگے کیا کیجے
نکالے دل کھنکھ سے کیا کیجے
آہ صد آہ آگے کیا کیجے
یام آدم کا آگے کیا کیجے
س میں ہے چاہ آگے کیا کیجے
رویت یا نہ آگے کیا کیجے
دواہ رسا جاہ آگے کیا کیجے
دینا کے مق آگے کیا کیجے
کون آگاہ آگے کیا کیجے
نہ بھڑکے آگے کیا کیجے
ہے وہ گداہ آگے کیا کیجے

جوانہ نفس کو ماری اور شیطان کو کر جارج مزد دینا ہر کیسا نفس بل صحن کو فقیر و فقیر و فسر اور مجنوناں دبا دعو دیوین بڑی ہر ذلت اس کو مچھڑی ہوا دیر و خدا دریش کی جلعت دالہ اہل دنیا پر	دہی شرب میں دیشو نگر غازی اور سیاہی وہ کیا جاکھ خوش جس کی کیا بے غناہی سدا سکی بہین ارشاد و معرفت قبلہ گاہی گلے میں جس کے کھنی سر پہ جس کے تپاہی حقیر اس کی نظر میں بتودہ خواہی آہی
--	---

ترا ب آگے وہی جاسے کمر کسٹ حوا قفا ابھی تک تو ہماری ابھی صبا نے بنا ہی ہے
--

خوب عاشق کی عیادت کر چلے پھر وہ گل مجھ سے ملایا رو بوجوش رات ادھی کٹ گئی آیا نہ یار آگے طاقت انتظار ہی کی نہیں قاصد اس سے کہنو ہم صد تر سے نخن اقر ب کیلے از ہر خدا اک مرے دل کی کلی کھلا گئی سایہ طوی بہین پڑتا ہے دیکھ	ہو گئے بیمار بچکے بھلے دوست میرے خوش ہوؤ دشمن جلے کہہ گیا تھا آؤ گاؤ پھر ڈھلے دھل کے وعدے بہت بے ٹلے کچھ تو کر مشاق سے آری بے آؤ لگ جا ایک دن میرے گلے اور غنچہ گل کے سب بھو لو تھلے یار کی دیوار کے سارے تلے
---	--

ہم ملا دین اس کو مولیٰ سی تراب جو خدا کے واسطے ہے ہم سے
--

ہے سب اللہ آگے کیا کہئے	قصہ کو ناہ آگے کیا کہئے
-------------------------	-------------------------

موت سے یار دہی بے دریا
دن کی میں آپ سے ہوم رہا
بھائی صاحب دل میں بھرا
لذت کا جس میں کوں نہ ہو
دہ سزا دار جہنم میں کوں نہ ہو
عشق و صبا کوں نہ ہو
فانوس نے جس کو جہنم میں کوں نہ ہو
توروان کی بیاں میں کوں نہ ہو
توروان کی بیاں میں کوں نہ ہو
توروان کی بیاں میں کوں نہ ہو
توروان کی بیاں میں کوں نہ ہو

دین کی خاطر جو کچھ بھی کرے
وہ اپنے لیے نہیں کرے
بلکہ دوسروں کے لیے کرے
وہ اپنے لیے نہیں کرے
بلکہ دوسروں کے لیے کرے

دل بڑا ہے باوجود گاری سے
دل بڑا ہے باوجود گاری سے
دل بڑا ہے باوجود گاری سے
دل بڑا ہے باوجود گاری سے

کوئی خوب نگو سکھاؤ کیس کا دل لین	عاشق بیدل و بیچین عین رسوا ہے
پھر لادو کوئی ایدھر اودھرنیدی	جان جاتا ہر مرادار نہیں جاتا ہے

اپنی خواہش کے موافق نہ ہوا کام کوئی	وہی ہوتا ہے تراشے جو کچھ چاہا ہے
-------------------------------------	----------------------------------

آنسو و گہر فقط پیش نظر بانی ہے واعظ اسطوت نہ آدیکہ کین بیا شست و ستودہ شریخ خاک طبع آتش کینہ اعدا سے کیا خطرہ جو ہری تھکاو حقیقت نہیں کچھ خط دیکھ پڑتی ہوں نہیں تو کین خشک زمین مجھ کو جرات نہیں پڑتی کچھ دیکھ جان نہی لادو خبر اوسکی وہ کہاں پہل	اشکبار زمین جدھر گیا اودھرنیدی ویدہ تر سے یہاں تا بکر بانی ہے مردار کو پڑھا ہے میں ضرر پائی جسکی سبب سے مخالف کا جگر بانی جہ گیا قطرہ نسیان پھر بانی ہے زور سیلابی سے سب جھگڑ بربانی بارش تند سوا بے زور بربانی ہے فاصلہ اعدا نہ کر آج کہ جھڑپانی ہے
--	---

پھر گھٹ ہی قراب اوسکو مری گھر آنا	ہوں ہی برسات میں سے اگر پانی ہے
-----------------------------------	---------------------------------

قیامت کیون اسکو یار کی بیداد نہیں کہوں کہو نہ گزیر میں کام خوش و فاقہ نہ شو کسطح سے خوشدل کو کسطح غلین چاشنی عید قربان میں خرقہ بان ہو جاؤ	گھر میں عزت جسکو بھر کی فریاد نہیں جو شیریں کو لیے تلخی جان فریاد نہیں خیال ادب سچا نجان کا جسد شاد نہیں رقیب نگو قیامت تک کیا رہا دین گھر سے
---	--

بہار کی ہے گلشنی
دل بڑا ہے باوجود گاری سے
دل بڑا ہے باوجود گاری سے
دل بڑا ہے باوجود گاری سے
دل بڑا ہے باوجود گاری سے

بھلائی کی ہے دل کی دوسری
بھلائی کی ہے دل کی دوسری
بھلائی کی ہے دل کی دوسری
بھلائی کی ہے دل کی دوسری

بار بار دہرائے شکر سے خدا کو یاد کرو کہ ہم
سکون اور سکون کے لئے دعا کرتے ہیں کہ
میں شکر و تحسین سے دعا کرتے ہیں کہ
میں شکر و تحسین سے دعا کرتے ہیں کہ

ہم تو مسجد سے عرش کے اوپر
کیون نہو عید عاشقوں کو بیان

۵۳
اوس سے بازی تراب بنیے کیا
عاشقوں کو جو کہے مات سہلے

بلیوں پر گڑھی اویسیا احسان چھوڑ
اک طرف چھوڑ لو ہیں لاکھ ہین گل کھلے
شانہ اتنی چیرہ دستی نہ لے جانا نہ لے
بیل غلوت میں کوئی تھی ہنکے جھون سے ہی
شست سوئی ہا ہر نگہ کیا ست کرنا ہر شیخ
زندگی سے تنگ ہو مرنے کی حاجت ہے
اوسکو زہد کہیے جو نہت ہو کچھ نفس کو
بھر کے دامن در لجا تا ہر چہ چن چن چھوڑ

فصل گل آئی ہے ظالم چھوڑ
دیکھ لے بلیں تاشے گلستان چھوڑ
ست پروردانو تو اوسکے دیکھو پوچھو
بیمہ دہر پر مر جھل بیان چھوڑ
مٹا کر دم دلو ذرا دوسرا شیطان چھوڑ
کہہ د اوس بیمار سے دار و درون چھوڑ
خشک دلی کھا کر ذوق مرغ بران چھوڑ
کیون پرورد کو باغبان گلچین دامن پرورد

۵۴
مرتی ہے اوس پر زلیجا کہہ ہے یوسف سی تراب
جو غریزہ مصر ہو یہ چاہ کنگان چھوڑے

کبتان سے کہیں قید زمان چھوڑ
ایسے جاہل کی عبادت کچھ نہیں چھوڑ
پہلے جسم اللہ میں استاد کو بسل کیا
یون شب بزدل ہو تا ہر دم عاشق کو دیکھ

ہوں کر قربان روغید قربان چھوڑ
صومہ اودی کے اور صومہ پھان چھوڑ
کیون نہ اوس لڑکے سے دیتا چھوڑ
جسے رمزی میں کوئی شیرستان چھوڑ

کون سلطان کرے کہ ہر کام
لات مارو تخت پر بیٹھ کر
غیر و شکر کا نظریہ جسے عادت ہو
ہر گز واجب کو دیکھو دیباگان چھوڑ
ماتحت کو شہر سے لیکھا ذرا کوثر تراب
جسے ہر نام نہاد ابرو نشان چھوڑ
کہہ د اوس بوزیر غلام سلطان چھوڑ
ملک آبادان ویران ہو کر تیرا چھوڑ
مردم ازاری اگر دہی الا سلطان چھوڑ
کب ہی اوس کو کھڑے ہو جائی خدا احسان کو
جسے عبادت سے خدا حافظ ساز چھوڑ
وضع داری نام نہاد چھوڑ
وضع داری نام نہاد چھوڑ
وضع داری نام نہاد چھوڑ

۵۵
دولہ
میں کی کتاب عشق خوار بیان
میں کی کتاب عشق خوار بیان
میں کی کتاب عشق خوار بیان

نہیں کہ جسے نالوائی چاہی
نہیں کہ جسے زندگی کا شوق چاہی
نہیں کہ جسے دنیا کی ہر شے چاہی
نہیں کہ جسے دنیا کی ہر شے چاہی
نہیں کہ جسے دنیا کی ہر شے چاہی
نہیں کہ جسے دنیا کی ہر شے چاہی
نہیں کہ جسے دنیا کی ہر شے چاہی
نہیں کہ جسے دنیا کی ہر شے چاہی

کون کتا ہے وہ ہنسنے کو فرسنگے
کس طرح سے کھینچے اوس موجود کو نگہ
مومن کا حقیقت میں تو دکھ کو
و سحت اس کی عرش سے زیادہ مجھ کو تیری دیکھ

وہ عبت کرتا ہے دعوے عشق بازی کا تراب
جو گرفتار ہے دھرم و نام و رنگ سے

کس بت سلا کی ہاے مجھے بد دعا لگی
روئے ایک پل نہیں فرصت فراغت میں
تصویر میری دیکھ کے کہتے ہیں یہی
دل کا مری تو جہر میں کل ہو گیا وصال
ماتا ہوں ماتہ شکستے ہوتا ہوں پائال
دلنگ کیوں نہوں گریہ بان بھاروں کسوں
پوچھے تو کوئی اس بت مجھ سے یہ بات
کیوں ہو ہے دوبارہ وہ سپاہی سچو تو
کیوں بارہ دیکھتا ہے تو لیسٹ بار بار
غبار کی مین زخمی سے اپنے کو نہ ہم

کیونکر تراب اوس سے گریہ دل کی مصلی
مسل جاب جس کو ہے ہر دم فنا لگی

ہو سکے ایتنا کہ وہ بے سنگ
جلوہ گر ہر رنگ میں کیجیو ہی ہر رنگ
کوئی بیگنہ نہیں آئین نام و رنگ
خاتمہ دل دیکھنے میں گونا گوت رنگ
بھجی ایک بار دے پانی ہسار
بھجی ایک بار دے پانی ہسار
بھجی ایک بار دے پانی ہسار
بھجی ایک بار دے پانی ہسار
بھجی ایک بار دے پانی ہسار
بھجی ایک بار دے پانی ہسار
بھجی ایک بار دے پانی ہسار
بھجی ایک بار دے پانی ہسار

بے قراران ہو لب شہین کا
بے قراران ہو لب شہین کا
بے قراران ہو لب شہین کا
بے قراران ہو لب شہین کا
بے قراران ہو لب شہین کا
بے قراران ہو لب شہین کا
بے قراران ہو لب شہین کا
بے قراران ہو لب شہین کا

دوہ کی گارڈر تھامری ہوا کسی کو پور
 تھیں جس کی کہیں فوٹو کا تھا نا بار
 دیکھ کر پھر سے وہ آخر کے شہر لگاؤں
 حال میں کوئی ایسا شہر نا بار
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا

۵۷
تراپ اکدن وہ دلجو خود ایک پاس ہے
 جو ہم بہ جنس دل لیکر سرباز شہیدین کے

جو بندہ سیم دزر کا ہوا میر کا قدم کرے
 جو شام باز سیر صورت پرستی کا کچھ شرب
 جسے کچھ سیکھنا منظور علم و سیرت
 جو کوئی چاہے کسی صورت نقش اوستا
 جسے ارواح سیرت کی حاجت ہو و گاری
 جو کوئی چاہے کہ محبت میں کسی کو تیار
 جسے شام بوسے مانا ہو و زریں قدم کرے
 جتان ساہو رو و لپیز و زین قدم کرے
 سوتا و ہنر مند و دیر و ک قدم کرے
 تو ابو دعی حرن گردن کے قدم کرے
 تو مرشد زادہ داد لادیر و ک قدم کرے
 تو ایل طن روشن ضمیر و ک قدم کرے

۵۸
 جسے تو حید و فقر و غیسی کا ہونہ چھٹا
 تراپ ایسے مجاٹا سس فقیر و ک قدم کرے

اوسد نس بھی کسی نہ ہا رہی ہلک لگی
 بارب وہ کیا بشر تھا کہ جسکی مثال میں
 زار بارہ لوی ابھی شیعہ واسے نور
 پھر تارو گرداوس کے سیریلج رات میں
 انکھ نہیں چسپاں کی پیاری جھلک لگی
 شکل پر ہی نہ صورت حور و ملک لگی
 زار بارہ لوی ابھی شیعہ واسے نور
 پھر تارو گرداوس کے سیریلج رات میں

۵۹
 جب جائے تراپ تو کیناے عشق میں
 اوس بت سے اوس ہے دم آخر تک لگی

قیس و لیلی کا مجھے قصہ پڑانا یاد ہے
 لڑکپن سے تاجوانی جو سہلے کرتا رہا
 مجھ کو اپنا اور ترانا زہ فسانا یاد ہے
 مجھ کو خوشی کا ترے اگلا زمانا ہو گیا

دوہ کی گارڈر تھامری ہوا کسی کو پور
 تھیں جس کی کہیں فوٹو کا تھا نا بار
 دیکھ کر پھر سے وہ آخر کے شہر لگاؤں
 حال میں کوئی ایسا شہر نا بار
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا
 بھونکے میں پھنس کر جو عالم رہا

یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں

یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں

کیا ہوا کرو نہیں لوگوں میں کتابی کچھ
یارو کچھ پوچھو نہ تم دلجو گزری مجھ کی
مجھ کو صورت سنی کچھ کام نہ سیرت غرض
چاہے دل کی مرہ پیارے مکرنا عیبت

دوسرے تسکین نری انکے اشارات کچھ
عشق میں مت کرو بدنام کیسات مجھے
ابو محبوب نری ہے فقط اک ذات مجھے
کہ کرنے سے ترس ہو ہی کچھ اثبات مجھے

جیسے آنا ہی نظر جلوہ نیرنگ تراب
دیکھ بڑھتا ہے جہاں مثل طلسمات مجھے

سے نشان ہر طرف اک اور شایع کرتے
رہ خالق نری اور ہر کوئی بنا بخلاق
جب کہ فراموشی میں آج نہاتے آئے
وہ کیا اپنے عین اپنے اور جلوہ بیا

تہیں جس سے ہرگز ملاقات ہے
وہی ہے سميع اور وہی ہے کلیم
رہو جاگتے چاہو سوئے رہو
تصرف او قدرت کہاں ہے سے ہو
حقیقت کو اپنی جو سمجھا ہو خوب
صفت جسکی سب شکے مشتاق ہیں

جو دیکھا تو سب کے وہی سات ہے
یہ طرف سخن ہے عجب بات ہے
مصاحب تمھارا وہ دنرات ہے
سہارسی تو کر یار کے مات ہے
وہی اہل کشف و کرامات ہے
خدا جانے یار وہ کیا ذات ہے

وہ کیا گھر میں ترے بسا ہو تراب
کہ دن عید ہو رات شہرات ہے

معارف میں وہی منظور نظر ہیں اپنے
حق رہی پاس پھر دنوں گھر میں اپنے
غیر کا نام نہ لین منہ سے اگر ہیں اپنے
اس مافی میں تو غیر دوسرے تر ہیں اپنے

یار و جو خوب حقیقت سے خبر ہیں اپنے
چاہو مسجد میں سو جاؤں جو میں اپنے
جیسے جو کہتے ہوں نہایت نصیحت ہے اور بھین
کا لقا رہ ہیں افارینین کچھ اسدین شک

معارف میں وہی منظور نظر ہیں اپنے
حق رہی پاس پھر دنوں گھر میں اپنے
غیر کا نام نہ لین منہ سے اگر ہیں اپنے
اس مافی میں تو غیر دوسرے تر ہیں اپنے

یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں
یہ جو جاہلین بہت شرمندہ و خوار ہو گئے ہیں

ایک پتوں میں تری ہو سکتا ہے جس سے ایک پتوں میں تری ہو سکتا ہے
 ایک پتوں میں تری ہو سکتا ہے جس سے ایک پتوں میں تری ہو سکتا ہے
 ایک پتوں میں تری ہو سکتا ہے جس سے ایک پتوں میں تری ہو سکتا ہے

کری کوئی بھی قوم پرست اور کونڈری پتوں پر

بنگاہ کاظم رہنما بطیفیل باسط مقتدا
 ہے دہی سود تراب جو قلندر کی دین

شعور کو نہ دوسرے عالمی کیے
 ظلمت کفر سے وہ ظاہر باطن پر سیاہ
 اہ کیا داغ جگر جلتے ہیں کیا سیر ہے واہ
 کیفیت مری اور جینے کی نہ تو جس کیلی
 حی قائم جو پس از مرگ بدن ہستی ہو
 ذری ذری میں چمکتا ہے وہی مہر میر
 کہتے ہو تجھ کو خدا عشق سے محفوظ رکھے
 مرد غارتگر وظالم جو بنے نافرمان ملک

جوش دریا کے سوا کچھ نہیں جو جو نہیں تراب
 غیرت موج کی وہی دخیالی کیے

اب تو رہی ہر ہی حق سے منہ جانتا تھے
 جو نہ قسمی کہنے کو لائق کسی بات تھے
 باغ ہو بادہ ہو ساقی ہو صنوبر ہو بر میں
 مسند ہی زمین گئی اور کوئی کوئی نہیں باغ
 واعظو جاؤ کہو محتسب قاضی سے
 بندگی اوسکی نہ بھوئی کسی وقتا کیے
 اور کیا کہنے گا اس قبلہ عات مجھے
 کیفیت دہی ہو تیر میں ہو سم برسات مجھے
 اوسکے قدموں سے مجھی اور مجھی ہوتا مجھے
 اچھلا ہری بہت اب سورے خرابات تھے

یاد دینا یوں کہیں کی ہو عشق کو دینا
 یاد دینا یوں کہیں کی ہو عشق کو دینا
 یاد دینا یوں کہیں کی ہو عشق کو دینا
 یاد دینا یوں کہیں کی ہو عشق کو دینا

دوستانہ تراب
 وہ آدمی کیا ہو گیا ہے
 وہ آدمی کیا ہو گیا ہے
 وہ آدمی کیا ہو گیا ہے
 وہ آدمی کیا ہو گیا ہے

وہ آدمی کیا ہو گیا ہے
 وہ آدمی کیا ہو گیا ہے
 وہ آدمی کیا ہو گیا ہے
 وہ آدمی کیا ہو گیا ہے

نہیں کہتا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 نہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے نہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 نہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے نہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 نہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے نہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

کچھ نہیں ہے اوسکے اگر قدر خوبی جو کی
 نام عاشق شکے جو نہ گنا بھلا اقدار
 ہجر میں دیکھ لکھ کو بہت مری بولنا سبب
 یوں تجلی سے تری جل میں گیا دل ہوا
 تیر کی فطرت سے درنا ہوں میں آگے آ
 شمع تیری آگے کیسی ہو گئی جل کی سوا
 بے کشش شہرین کوئی وصل سکنا تھا
 ہے انانیت میں ایل سبب است بول کچھ

دیکھنا جی خود بند ہی دہشت ضرور کی
 کھیت موت اوس کمانی اس میں جو کی
 یار کا دیدار ہی دار داسی ناسور کی
 جس طرح سرمہ ہوئی تھی خاک کو وہ ملو کی
 دم کردن کچھ پر تری آیات سدرہ نو کی
 کیا بلا کھتی تھی نہ کچھ خاصیت کا نور کی
 اگرچہ کوشش کو کہن فی ایزنا مقدر کی
 ورنہ قائم ہوتی ہی حالت ابھی منصو کی

اب تو چھترتا ہے لیے تلوار زدہ ظالم تراب
 کچھ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم دہشت کو قدم بوجہ شہر نہ لگے
 ناصحو و خیر کل تو ہکو کرتے تھے منع
 نامہ بر سچ کھیں جلیس تو چھو بچا دلان
 یہ تو ہم کیونکر کہیں کچھ بھی تھا ابکار
 عشق میں کیا جا کیوں ہوا یہ بول
 جب میں کہتا ہوں دیکھ کر تبتکتا ہوا

ہنسکے بولا جو نکرنا تھا سو تم کو نہ لگے
 آج اوسکی عاشقی کا تم بھی م بھر نہ لگے
 کس طرح تجھ سے اخطا کیے وہی بھر نہ لگے
 ہمسے ناحق اوسکے اگر مدعی بڑ نہ لگے
 جس سے کچھ خطرہ تھا اوس بھتی دیر نہ لگے
 تم تو اب کچھ کچھ نگاہ سے بہت بھر نہ لگے

جائے عبرت ہو جان یہ بوجھ تو دل میں تراب
 کس طرح آئے یہاں سب کس طرح مرنے لگے

وہ دل کی ساعت کو چھٹی گئی
 ویکل کی ساعت کو چھٹی گئی
 صبح کا وعدہ تھا وہ بھلا گئی
 چاند جگمگا کر رہا تھا گئی
 چاند برون دل پر کیا گئی
 شمع ابرو دل پر کیا گئی
 شمع ابرو دل پر کیا گئی
 شمع ابرو دل پر کیا گئی
 شمع ابرو دل پر کیا گئی

دہ نہیں گھر کو کیا ہے تراب
 ہمسادل سے چین بھی کی گئی
 شہرین تن خسرو کیے جان ہی تھی
 وفات نہواہ کوئی دوسرے کوئی تھی
 کس طرح سے روح آئی لکنا دیتے تھے
 تو یہ وہ وہ دیکھو کون دوسری تھی
 تاوانی تو نہواہ کوئی دوسرے کوئی تھی
 تاوانی تو نہواہ کوئی دوسرے کوئی تھی
 تاوانی تو نہواہ کوئی دوسرے کوئی تھی
 تاوانی تو نہواہ کوئی دوسرے کوئی تھی

دل
 دل
 دل
 دل
 دل
 دل
 دل
 دل
 دل

۲۰۶۲

جاہلوں کو کیا خبر وہ کس طرح ہے چلہ گر
ہم تو اس بزرگ کو بزرگ میں لیتے ہیں دیکھ
قبضہ قدرت اس کے خلق جو ہیں جو پیشکش
کیوں نہ رودن کا ہا اس کے خدہ عظمت میں
مرد و ناکر کے ہے ہتھیاز نیک و بد

وَن بَدَنِ بَعْضِی ۛۛ جَکُو تَرَقِیقِی اَدِی سِر قَرَابِ
جَو ہارا پیر مَست کِہ گِیا سَو مَست کِہ

بڑی بین دل خلیج ہو اور حوصلے پر
 گھنٹہ اپنی عبادت کا نہ راہا و س کو کرنا
 کیلے گھر و جا و کس طرح سے کی گھنٹہ
 پنجو چھو و تو و تو کس طرح کتنی مٹنی
 زبردستوں کی اگر زبردستوں کی ہو کیا نہ
 جو کی تمسک ہو و مرشد کی صحبت کے بدست

تراب اوسکے تین کونکر حاصل ہو گیا ہے

اسے مرشد کی خدمت میں بخیر و ہوا کو اک چندے

جس طرح چھو لول میں تار سی پاس ہے	وہیسا ہی بزرگ سب کے پاس ہے
بر ملا کیونکر کہے وہ سب ہے حق	شرع کی جسکو ذرا بھی پاس ہے
جائے خالی میں ایسے بہن یو جھوٹ	دل میں اگر حق ہے تو کیا وسوسا ہے

[illegible]

۱۳۵
 این کتاب در شهر کربلا
 شوقی کی بود که او را
 پیوسته ای که این کتاب
 منزل فریبین ای بیرون
 جلس صد شکر خوانی
 کجاست اخلاصین جو
 جلکین معرفت
 معرفت کرده حق
 وصل بین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or a note, located at the bottom of the page.

1. $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$

میتاؤں میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا گیا ہے۔
میتاؤں میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا گیا ہے۔
میتاؤں میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

خافل کہ مزی یہ دنیا سے کم نہ ہو
پیدا جو کوئی ہو اس کو دنیا سے کم نہ ہو
اب کی تو منہ دکھاؤ ترہا ہوں میں جلاؤ
کہتے ہیں مسلمان اس کو دیکھ کر بیان
یار مصیبت اپنی غیر سے مت کہو تم
عادت تو ہے فانی کیوں کر عدم نہ ہو
کتاب تارک افسوس ہم ہوئے
پھر ہم کبھی عاشق تیری شہم نہ ہوئے
ایسے تو کوئی جہانیں کا فرم نہ ہوئے
احوال پر تمھارے کوئی چشم نہ ہوئے

۱۳۲۲
دنیا کے رنج و غم سزا خوش تر است
اندو اے کوئی بے رنج و غم نہ ہوئے

صفائیں صوفی کر دے کیا زیادہ ہے
نہیں کچھ گردش ساغر سو کم مشرق کی چوٹ
مقابل کوں اس ترک ظالم کو خدا حفظ
وہ دہر سیر پھر جہانک تا کہ ابد صرا گارنی
کمان یہ لوح محفوظ اور کمان لوح سادہ
وہ مست چشم کیا ہو ساغر لبر زیادہ
قرہ ہن جسکے تیر نادک و آبرو کبادہ
نہیں معلوم کیا منتظر ہوا کیا ارادہ

۱۳۲۳
کوئی کرتا ہو بد اظہار کوئی رکھتا ہو محض انکار
تراپ ایسا برا بدکار کوئی دلش زارہ ہے

دشمن ہوئی ہن جانی ہمارے نوجوان کے
بائے دکھا دیار نے جسے کان کے
قرگان رست تیر ہوا بروی کج کمان
کرتا ہو مہربانی جو غیہ و پینت نہی
نامح کمان گئی تری پری عقل سب
بانکے بنے سپاہی یہ لڑکے چھان کے
حلقہ بگوش دل ہوئے سارے جہان کے
قربان ہن ہمتو بار کی تیر و کمان کے
ہن سگون مند ہم بھی اسی مٹن کے
رسوا ہوا تو عشق من نوجوان کے

میتاؤں میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا گیا ہے۔
میتاؤں میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا گیا ہے۔
میتاؤں میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کو اپنے گھر سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

۱۵۱
و در وقتیکه که در این

مجلس عالی تعلیم و تربیت

کمال کو اپنے لئے جسے کہیں نہ ملے

روایات متواتره

دوسری غارتگری دوسری جنگ عظیم
کون اورسے دنیا بھرت کا لاف ہے
سچ تو یہ ہے کہ دنیا بھرت کا لاف ہے

۱۔ جلد ۱۰
 ۲۔ جلد ۱۱
 ۳۔ جلد ۱۲
 ۴۔ جلد ۱۳
 ۵۔ جلد ۱۴
 ۶۔ جلد ۱۵
 ۷۔ جلد ۱۶
 ۸۔ جلد ۱۷
 ۹۔ جلد ۱۸
 ۱۰۔ جلد ۱۹
 ۱۱۔ جلد ۲۰
 ۱۲۔ جلد ۲۱
 ۱۳۔ جلد ۲۲
 ۱۴۔ جلد ۲۳
 ۱۵۔ جلد ۲۴
 ۱۶۔ جلد ۲۵
 ۱۷۔ جلد ۲۶
 ۱۸۔ جلد ۲۷
 ۱۹۔ جلد ۲۸
 ۲۰۔ جلد ۲۹
 ۲۱۔ جلد ۳۰
 ۲۲۔ جلد ۳۱
 ۲۳۔ جلد ۳۲
 ۲۴۔ جلد ۳۳
 ۲۵۔ جلد ۳۴
 ۲۶۔ جلد ۳۵
 ۲۷۔ جلد ۳۶
 ۲۸۔ جلد ۳۷
 ۲۹۔ جلد ۳۸
 ۳۰۔ جلد ۳۹
 ۳۱۔ جلد ۴۰
 ۳۲۔ جلد ۴۱
 ۳۳۔ جلد ۴۲
 ۳۴۔ جلد ۴۳
 ۳۵۔ جلد ۴۴
 ۳۶۔ جلد ۴۵
 ۳۷۔ جلد ۴۶
 ۳۸۔ جلد ۴۷
 ۳۹۔ جلد ۴۸
 ۴۰۔ جلد ۴۹
 ۴۱۔ جلد ۵۰
 ۴۲۔ جلد ۵۱
 ۴۳۔ جلد ۵۲
 ۴۴۔ جلد ۵۳
 ۴۵۔ جلد ۵۴
 ۴۶۔ جلد ۵۵
 ۴۷۔ جلد ۵۶
 ۴۸۔ جلد ۵۷
 ۴۹۔ جلد ۵۸
 ۵۰۔ جلد ۵۹
 ۵۱۔ جلد ۶۰
 ۵۲۔ جلد ۶۱
 ۵۳۔ جلد ۶۲
 ۵۴۔ جلد ۶۳
 ۵۵۔ جلد ۶۴
 ۵۶۔ جلد ۶۵
 ۵۷۔ جلد ۶۶
 ۵۸۔ جلد ۶۷
 ۵۹۔ جلد ۶۸
 ۶۰۔ جلد ۶۹
 ۶۱۔ جلد ۷۰
 ۶۲۔ جلد ۷۱
 ۶۳۔ جلد ۷۲
 ۶۴۔ جلد ۷۳
 ۶۵۔ جلد ۷۴
 ۶۶۔ جلد ۷۵
 ۶۷۔ جلد ۷۶
 ۶۸۔ جلد ۷۷
 ۶۹۔ جلد ۷۸
 ۷۰۔ جلد ۷۹
 ۷۱۔ جلد ۸۰
 ۷۲۔ جلد ۸۱
 ۷۳۔ جلد ۸۲
 ۷۴۔ جلد ۸۳
 ۷۵۔ جلد ۸۴
 ۷۶۔ جلد ۸۵
 ۷۷۔ جلد ۸۶
 ۷۸۔ جلد ۸۷
 ۷۹۔ جلد ۸۸
 ۸۰۔ جلد ۸۹
 ۸۱۔ جلد ۹۰
 ۸۲۔ جلد ۹۱
 ۸۳۔ جلد ۹۲
 ۸۴۔ جلد ۹۳
 ۸۵۔ جلد ۹۴
 ۸۶۔ جلد ۹۵
 ۸۷۔ جلد ۹۶
 ۸۸۔ جلد ۹۷
 ۸۹۔ جلد ۹۸
 ۹۰۔ جلد ۹۹
 ۹۱۔ جلد ۱۰۰
 ۹۲۔ جلد ۱۰۱
 ۹۳۔ جلد ۱۰۲
 ۹۴۔ جلد ۱۰۳
 ۹۵۔ جلد ۱۰۴
 ۹۶۔ جلد ۱۰۵
 ۹۷۔ جلد ۱۰۶
 ۹۸۔ جلد ۱۰۷
 ۹۹۔ جلد ۱۰۸
 ۱۰۰۔ جلد ۱۰۹
 ۱۰۱۔ جلد ۱۱۰
 ۱۰۲۔ جلد ۱۱۱
 ۱۰۳۔ جلد ۱۱۲
 ۱۰۴۔ جلد ۱۱۳
 ۱۰۵۔ جلد ۱۱۴
 ۱۰۶۔ جلد ۱۱۵
 ۱۰۷۔ جلد ۱۱۶
 ۱۰۸۔ جلد ۱۱۷
 ۱۰۹۔ جلد ۱۱۸
 ۱۱۰۔ جلد ۱۱۹
 ۱۱۱۔ جلد ۱۲۰
 ۱۱۲۔ جلد ۱۲۱
 ۱۱۳۔ جلد ۱۲۲
 ۱۱۴۔ جلد ۱۲۳
 ۱۱۵۔ جلد ۱۲۴
 ۱۱۶۔ جلد ۱۲۵
 ۱۱۷۔ جلد ۱۲۶
 ۱۱۸۔ جلد ۱۲۷
 ۱۱۹۔ جلد ۱۲۸
 ۱۲۰۔ جلد ۱۲۹
 ۱۲۱۔ جلد ۱۳۰
 ۱۲۲۔ جلد ۱۳۱
 ۱۲۳۔ جلد ۱۳۲
 ۱۲۴۔ جلد ۱۳۳
 ۱۲۵۔ جلد ۱۳۴
 ۱۲۶۔ جلد ۱۳۵
 ۱۲۷۔ جلد ۱۳۶
 ۱۲۸۔ جلد ۱۳۷
 ۱۲۹۔ جلد ۱۳۸
 ۱۳۰۔ جلد ۱۳۹
 ۱۳۱۔ جلد ۱۴۰
 ۱۳۲۔ جلد ۱۴۱
 ۱۳۳۔ جلد ۱۴۲
 ۱۳۴۔ جلد ۱۴۳
 ۱۳۵۔ جلد ۱۴۴
 ۱۳۶۔ جلد ۱۴۵
 ۱۳۷۔ جلد ۱۴۶
 ۱۳۸۔ جلد ۱۴۷
 ۱۳۹۔ جلد ۱۴۸
 ۱۴۰۔ جلد ۱۴۹
 ۱۴۱۔ جلد ۱۵۰
 ۱۴۲۔ جلد ۱۵۱
 ۱۴۳۔ جلد ۱۵۲
 ۱۴۴۔ جلد ۱۵۳
 ۱۴۵۔ جلد ۱۵۴
 ۱۴۶۔ جلد ۱۵۵
 ۱۴۷۔ جلد ۱۵۶
 ۱۴۸۔ جلد ۱۵۷
 ۱۴۹۔ جلد ۱۵۸
 ۱۵۰۔ جلد ۱۵۹
 ۱۵۱۔ جلد ۱۶۰
 ۱۵۲۔ جلد ۱۶۱
 ۱۵۳۔ جلد ۱۶۲
 ۱۵۴۔ جلد ۱۶۳
 ۱۵۵۔ جلد ۱۶۴
 ۱۵۶۔ جلد ۱۶۵
 ۱۵۷۔ جلد ۱۶۶
 ۱۵۸۔ جلد ۱۶۷
 ۱۵۹۔ جلد ۱۶۸
 ۱۶۰۔ جلد ۱۶۹
 ۱۶۱۔ جلد ۱۷۰
 ۱۶۲۔ جلد ۱۷۱
 ۱۶۳۔ جلد ۱۷۲
 ۱۶۴۔ جلد ۱۷۳
 ۱۶۵۔ جلد ۱۷۴
 ۱۶۶۔ جلد ۱۷۵
 ۱۶۷۔ جلد ۱۷۶
 ۱۶۸۔ جلد ۱۷۷
 ۱۶۹۔ جلد ۱۷۸
 ۱۷۰۔ جلد ۱۷۹
 ۱۷۱۔ جلد ۱۸۰
 ۱۷۲۔ جلد ۱۸۱
 ۱۷۳۔ جلد ۱۸۲
 ۱۷۴۔ جلد ۱۸۳
 ۱۷۵۔ جلد ۱۸۴
 ۱۷۶۔ جلد ۱۸۵
 ۱۷۷۔ جلد ۱۸۶
 ۱۷۸۔ جلد ۱۸۷
 ۱۷۹۔ جلد ۱۸۸
 ۱۸۰۔ جلد ۱۸۹
 ۱۸۱۔ جلد ۱۹۰
 ۱۸۲۔ جلد ۱۹۱
 ۱۸۳۔ جلد ۱۹۲
 ۱۸۴۔ جلد ۱۹۳
 ۱۸۵۔ جلد ۱۹۴
 ۱۸۶۔ جلد ۱۹۵
 ۱۸۷۔ جلد ۱۹۶
 ۱۸۸۔ جلد ۱۹۷
 ۱۸۹۔ جلد ۱۹۸
 ۱۹۰۔ جلد ۱۹۹
 ۱۹۱۔ جلد ۲۰۰
 ۱۹۲۔ جلد ۲۰۱
 ۱۹۳۔ جلد ۲۰۲
 ۱۹۴۔ جلد ۲۰۳
 ۱۹۵۔ جلد ۲۰۴
 ۱۹۶۔ جلد ۲۰۵
 ۱۹۷۔ جلد ۲۰۶
 ۱۹۸۔ جلد ۲۰۷
 ۱۹۹۔ جلد ۲۰۸
 ۲۰۰۔ جلد ۲۰۹
 ۲۰۱۔ جلد ۲۱۰
 ۲۰۲۔ جلد ۲۱۱
 ۲۰۳۔ جلد ۲۱۲
 ۲۰۴۔ جلد ۲۱۳
 ۲۰۵۔ جلد ۲۱۴
 ۲۰۶۔ جلد ۲۱۵
 ۲۰۷۔ جلد ۲۱۶
 ۲۰۸۔ جلد ۲۱۷
 ۲۰۹۔ جلد ۲۱۸
 ۲۱۰۔ جلد ۲۱۹
 ۲۱۱۔ جلد ۲۲۰
 ۲۱۲۔ جلد ۲۲۱
 ۲۱۳۔ جلد ۲۲۲
 ۲۱۴۔ جلد ۲۲

میں نے یہ سب کچھ دیکھ کر بہت ہی غصہ کیا تھا۔

مجلس سیکس پونسی

قرچاہے کل جاچاہے چہ
تجربے کر دل میں ہوا اسکے میل

ترا اب اس طرح در پر پردن کے رہ
مساجد میں جسے مصلی ہے

میرے پیڑھے اور کوئی اوسکو کیا کہے
عاشق سید و صلیب گریوں چھپا تو کیا
فاصلہ مرا تو دیکھتی ہی اوسکو غش ہوا
کوئی اوس کیا کہی چوستا نہ رہ سب
کل جاہر دل نیم سحر سحر کی کی طرح
عاشق کی ساتھ جسے نہ کی ہو کبھی فنا
یا اشتیاق وصل کے یاد دعا کے
ہجرت میں جان لب ہر کوئی اوس جاگو
فرصت نہ پائی اتنی کہ کچھ دعا کے
پیغام دور و والوں کو میری بلا کے
حب شناسی کوئی سخن آشنا کے
اوس آشنا کو کیوں نہ کوئی یوفا کے

اب تو خراب عشق میں اس کے ہوا تراب
چاہے کوئی بُرا کے چاہے بھلا کے

عشق میں اب مجھے کچھ نئی نہیں ہے
ہمیں درد و حسرت کی یہ فقر ہے
قصہ فریاد و مجنون لکھنے میں لوگ خواب
مجھ کو کوئی صوت نظر پڑی نہیں سوا
کیوں نہ ہو عاشق کو زلف بار سوز و تنگی
قتل پر عاشق کو ابرو کا اشارہ ہجرت
جو مقدس ہو ہو گا میں اب تو تھیرے
جو کیسی پیر کھوڑا اوسکو کیسی پیر ہے
یار و میری بھی کہانی لائق تحریر ہے
بس گئی جس نے میرے دل میں تصویر ہے
دار و دیوار آخر حلقہ زنجیر ہے
ہاتھ میں تیرے یہ کیوں سب کمر شمشیر ہے

دوران شاہ تراب
کیا دیکھتے ہیں عشق کے شکار
کلمہ نہ مریا نہ کلمہ نہ مریا
دکھلاؤں ابھی اپنے سینے کی آگ
انکھوں میں ہے پھر اور جگہ جگہ
کتنی میں ہیں پھر اور جگہ جگہ
کتنی میں ہیں پھر اور جگہ جگہ
جگہ گزشتہ مجنون نے جسے گکا جو
دکھلاؤں ابھی اپنے سینے کی آگ
انکھوں میں ہے پھر اور جگہ جگہ
کتنی میں ہیں پھر اور جگہ جگہ
کتنی میں ہیں پھر اور جگہ جگہ
جگہ گزشتہ مجنون نے جسے گکا جو

وہ سب کچھ کہنا
سب

[illegible]

مری شکل تو ہو ہو ہے کسو کی
نری پیر بن بین تو ہو ہے کسو کی
بھلا یہ بھی کچھ آرزو ہے کسو کی
شکایت ہی کو ہو ہے کسو کی
جدا کب ترے روبرو ہے کسو کی
جہان میں جو شکل عدو ہے کسو کی

زبان پر برسی گفتگو ہو کہو کی
عزیز اب تجھے کیوں نہ یوسف کہوین
وہ متناق ویدار سوانحی مٹ کہہ
رقیب اوسکے کو جبین بٹھئے ہیں یہاں
تجھے آئینہ سادہ کیا منہ دکھاوے
رخ دوست آسین بھی مر جیتے ہیں

ترا اب آنکھ سے میری کوئی اوسکو دیکھنے
تجلی عجب چار سو ہے کسو کی

ٹرپ کر مے عاشق کون مر جاے
 غنیمت ہی اگر اکدم ٹھہر جاے
 کہو دواعظ سے یار داپن گھر جاے
 لگی ہے یار پر میری نظر جاے
 ہوے آسین تیری نہ بھر جاے
 ترا عاشق جہان باجشم تر جاے
 خدا کی یاد میں جو دم گذر جاے
 طلب میں یار کی محی تک اگر جاے

وہ طبع کو کہے اور یوں مکر جاے
 عیادت کو جو آیا وہ دم نزع
 نہیں چھوٹے گا مجھ سے کوچ عشق
 جھلا کیونکر او دھرمین چھیند کیھون
 تو اپنے ہاتھ سے ہرگز نہ کر قتل
 ہی دریا و بان طوفان آوے
 سبارک ہے وہی دم زندگی میں
 کہ صرف امی عمر نزدلے تامل

جدھر جاؤں تراب اور دھروہی ہے
کوئی اوس سے کہاں بھاگے کدھر جاے

[illegible]

دولت ان شاه
روغن یا نختا

حسن من پیران اس کا سب سے بڑا دشمن ہے
وہ بہتان ہند کا سر حلقہ و دم خیل ہے
ایسے ایسے کھون قبری بارگاہ ستانین
چشم آریان آدمی بیٹا لو کا سیل ہے
افضل دانا کی کہ در طعن و مبالغہ
ایک جھانی کو کہا یہ سننے لگا

[illegible]

چونکہ یہ شعر و سخن از ان سرگودھا
کا ہے جس نے جو شعر و سخن کہا
وہ سب کچھ ہی اس کا ہوتا ہے
اس لیے اس کا ہونا ہی اس کا ہونا ہے

چونکہ یہ شعر و سخن از ان سرگودھا
کا ہے جس نے جو شعر و سخن کہا
وہ سب کچھ ہی اس کا ہوتا ہے
اس لیے اس کا ہونا ہی اس کا ہونا ہے

روتا ہوں میں دیکھی تھی وصل میں
مارا پڑا جو عشق میں طالی اللسان ہوا
کہتا تھا اک غریب جد اقا غلے سو ہو

کبتک تراب یار سے عاقل ہو گیا تو
غفلت میں عمر تری تو باون برس گئی

نامور عشق میں ہو خلق میں بدنام ہو
یار و تم جن کی زبان سے تھے دعا کی خواہاں
میں غلے اور کے کہاں جائز ہو مجھ سے
رام رام اونکو کو چاہا ہو کر دوا کو سلام
عید کے چاند کا دھو گامہ رمضان میں
ہیزم تر سے نکلتا ہو صبح بخیر تبت

شام سے صبح ہوئی یار نہ آبا اب تک
کون کہتا تھا تراب ادب گایاں شام ہو

کیون اب سست ہو بنفشہ دل بہار چلے
یوں بھی اتنا ہی عبادت کو کیلے کو کوئی
عشق کو غمیں چھینا تھا جو بہت رو رہا
غلبہ عشق و وجاہت تو جینا ہی کٹھن
کبھی ابھر سے نگہ لڑتی ہو اور دھر کبھی

نیمجان چھوڑا او سیر دل از ارچلے
نہ دعا کی نہ دوا اور اسے مار چلے
غم جہان میں اسے کر کے گرفتار چلے
موت دہ تو نکلی آپس میں جہنمیاں چلے
کیا عجیب شق و عشق سے تلوار چلے

حالت یہ میری دیکھ ادا ہو جس گئی
بلبل جو چپ رہی تو با سے نفس گئی
کیا جانے کہاں وہ صد ابرس گئی

در دے کام پڑا عیش سے ناکام ہو
لب غول سے وہی طالب شناس ہو
خال چون بنو سو سیہ دام ہو
دہ بت شوخ کیلے نہ کبھی رام ہو
جلوہ گردی جو سر شام لب بام ہو
آہ کرتے ہیں وہی عشق میں جو خام ہو

دراخت با تنہا یہ
دولان شاہ تراب

چونکہ یہ شعر و سخن از ان سرگودھا
کا ہے جس نے جو شعر و سخن کہا
وہ سب کچھ ہی اس کا ہوتا ہے
اس لیے اس کا ہونا ہی اس کا ہونا ہے

من کو لاجی بر دیا
من تو اسبابی جو خفا ہوں چہاں دینا
غلط سے بھٹکا سمجھتا ہوں بس بیکار
بارہاں عشق میں دیوانہ بناؤ نہ سننے
کسلج عیون اور جسکا اعتبار نہ
پیش ہوا کوئی نہ تھا تو کون
اوسکو کوئی بات بھی سن نہ سکا
مین بھی دلفن ہوں سمجھتا ہوں نہ
خوب آتی رہی دلائی نہ کھیل نہ
کچھ ہنسی میں نہ ہو جسے دلاؤ نہ

گرا ذوق اثنائی کا مزہ پایا جدائی کا
ہوا شوق اب رہائی کا گریہ لہریاں

تراپ اوسکا تپاں دیار ہر سبب ازار
ہم اس کے لطف شہر شہقت شہر شہر ازار

جی خدا پر وہی لگا بیٹھے
پھر نہ کچھ کسکا درد اندہ
ہم دعا گو تھے بار و خنکے سدا
کون اوس سے جا کے کہہ اوسے
انتظار میں تیری برسر راہ
خلق سے جو نہیں کنارہ کش
رہے جو کیلے کام کے کچھ
دیکھ پڑا ہے کچھ تو ادن کو حق

جو دو عالم سے دل دھما بیٹھے
یار کے در پہ جب سے جا بیٹھے
گالی ہکو وہی سنا بیٹھے
خوب ہم تھے منہ چھپا بیٹھے
کبتلاک ملتی ہم تھلا بیٹھے
شہر سے دہ کنارے کیا بیٹھے
شکل زردیش دے بنا بیٹھے
دھیان جو اوسطن لگا بیٹھے

دل سے سب خطری اور مجھ گریہ تیرا
جب سے ہم پاس تیرے آ بیٹھے

برگھڑی بات جدا تکی سناؤ نہ مجھے
وصل میں آج ذرا چین لیند آئے
نئے مل کے بہت سچ او بھائی افسوس
چاہو خط لکھو کہ پیغام زبانی بھیجو
ایک صرا و دھرتی جھکاؤ نہ بہت ہکاؤ

جی جلاؤ نہ مراے کرناؤ نہ مجھے
اتو جی بھر کر میں تارہوں بگاؤ نہ مجھے
اختلاط اب نہ کر مجھ سے سناؤ نہ مجھے
دور سے مہر کر د پاس بلاؤ نہ مجھے
چاہ میں اپنی کنوی میں اور جھکاؤ نہ مجھے

۲۱۵

دل
کلی غم مری عشق میں خراب ہوئی
کلی چاہ مری چاہی عذاب ہوئی
نہاں مری ہر کلی جسے وہ نظر آیا
نہاں مری چہاں چہاں عذاب ہوئی

۲۱۶

کمان و صولت نوری کمان
پری نورات اور دھرتی کمان
تین چو کو کو دھرتی کمان
تین چو کو کو دھرتی کمان

۲۱۷

نجات اب جی ہوا ہی ملا جھکاؤ
جو اگلا تھا خدا سے وہی ملا جھکاؤ

۲۱۸

۲۱۹

جانب چپ سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔
 یہ واقعہ ایک ایسی حالت میں پیش آیا جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔
 یہ واقعہ ایک ایسی حالت میں پیش آیا جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔

ہم اس کے تصدق میں جو ہرگز کمال	بندہ میں اوس کا ہونے کو سہارا دے
کیونکہ تراب اوس کو کے ہادی برحق	جو اندھے کو دکھلا دے اور مجھ کو چنا دے
یار و نئے بات کہتے زبان کشمیر کے ہیں بی طرح یہ شوق طرصار حال کے جو غرق ہوں بنا دین لغو نگر ہال کے جو مرغ اور گوی ہیں بھنسی تیرو حال کے ویدار کے ہیں مجھ کو کیا بوسہ حال کے قرآن میں ہم تمھارے جلال و حال کے	ہم کو نہ بد سنائیے غیر دینہ وصال کے مشتوق اگلے خوب بھلا و بی طرح کے کیا کام اوند کو دے لے بنا دے گارے مکن نہیں کہ چھوڑ دے کیسے اسیر ہوں عاشق بیچارے کیوں نہیں زار و گوارے ست گرم چھپے غصے سے ہوں مثل آفتاب
سمجھے عبت تراب کہ کو کوئی حقیقہ	شاہوں کے چلے ہیں یہ فقیر دنگے بال کے
نیا شباب ہی پارہی نئی جوانی ہے ہمیشہ آپ کو ہم ہی سو بہ گمانی ہے دہی کر دے جو کچھ اپنے جبین تھانی ہے عجیل سے ہم الفت نہانی ہے کوئی لکھے تو ہمارے عجب کہانی ہے کسی سے کیا کہوں بار و جو میں جانی ہے کہ نشان نشان محض بونشانی ہے	کہو جو چاہو یہی وقت لن ترانی ہے کبھی نہ تم کو رقیبوں سے بہ گمان پایا کیسے طرے نہیں ظلم سو تم آدگے باز مرا اور اس کا عجیب قصہ محبت ہے سنا ہر قصہ شیریں و لیلی و مجنون جو چھوڑے حقیقت اور معرفت کو رہا تراب کیا کہو مشتوق کتنے نکاح

جانب چپ سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔
 یہ واقعہ ایک ایسی حالت میں پیش آیا جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔
 یہ واقعہ ایک ایسی حالت میں پیش آیا جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔

جانب چپ سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔
 یہ واقعہ ایک ایسی حالت میں پیش آیا جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔
 یہ واقعہ ایک ایسی حالت میں پیش آیا جس کا کوئی اور نہیں جانتا۔

کتاب ترائے تنین لکھنؤ
جس میں خوشی سے جزا اور رنج سے جزا

کتاب ترائے تنین لکھنؤ
جس میں خوشی سے جزا اور رنج سے جزا

نہ گس کی اکھیں کھل دیکھ اسکی خوبی نہیں
مجنون کا مشتاق لقا دینا اور دین کا سکو کیا
عاشق کو جہنم آرزو دہر گز نہوا کسیر کی
پردانہ جلتا تھا اور دھڑکتی روح تھی تھی

ہمیشہ کوئی اس کے نہیں بار و قسم نہیں کی
ایلی سے دل ایسا لگا پر دانهیں کو نہیں کی
ہاتھ آدھو خال دسکو اگر معشوق کی نعلین کی
سوز و گدازش میں کئی شب سحر طیف کی

۲۲۸ دن بقیہ اسی میں گیارہ انتظاریں میں کٹی
اکدم ترائے آرام سے گزرتی مجھ جبین کی

بارہ سنیھی تیر کیا فراد کو تیشہ میں ہے
عاشقی پیشو کا کوئی گر پر ہم دیکھا نہیں
بزم نغمہ میں نجا اسو منکر و بیہشت
بس گیا جی میں مڑاؤں جو طلعت کا خیال

عشق شیرین چر گیا اس کے رگ و ریشم میں ہے
اک ذکا و شاد شاکر دنگا ہر شے میں ہے
یاں سمجھ کے پاؤں مہرناشیراں میں ہے
دل میں اپنے کیا سایا دہ پر شیشی میں ہے

۲۲۹ میں اسی پر محو ہوں کتاب جو تجھے ترائے
دھیان ہے اسکا کہ صریح کے اندیش میں ہے

اکھونے حرمی بار نہو در اس کے
کیون تر جی نطر سے وہ لگا دیکھو پھر
اک دن بھی عیادت کو نہ آیا وہ دل آزار
ہوتا ہے نہیں خشک مراد بدہ خونبار
ہر گز نہ کہی بار کو دے غیر سے ملنے
زاہد تو سمجھتا ہی نہیں عشق کی باتیں

منا رہے وہ مجھ سے بدستور اتھی
گر چشم نہ سائی نہیں منظور اتھی
بابوس نہو کیون دل رنجور اتھی
چنگا ہو کسی طرح یہ ناسور اتھی
عاشق کا اگر کچھ بھی مندور اتھی
ہو موند کوئی عقل سے معذور اتھی

کتاب ترائے تنین لکھنؤ
جس میں خوشی سے جزا اور رنج سے جزا

کتاب ترائے تنین لکھنؤ
جس میں خوشی سے جزا اور رنج سے جزا

۲۲۸

<p>جسے کہتے ہیں علما ذات یحیون وہی گویا وہی ہے آپ شنوا وہی صولت وہی خود حقیقت وہی موسیٰ وہی فرعون بن تھا</p>	<p>وہی یحیون یہ سب چون و چرا وہی سنے وہی نغمہ سرا وہی سبک اوسبک ماورائے یہ وحدت کا عجائب ماجرا ہے</p>
---	--

۲۳۳	ترا اب اس بات کو سمجھے یہی غیب حقیقت سے خبر ہو کہ ذرا ہے
-----	---

مجمع خاں دیکے پاؤں کی بے بسی پر ماتھے آئی
 کہا عاشق سحر کل اوسنہ مر دیر تو جانا
 مصفا ہو گیا ہر طرح سے مدعا حاصل
 جھمکا تھا دل نغمہ اپنہ زلفوں نے لیا جھپٹ
 غضب سے یار و بارہ اس کی چٹھری ہو نہ مری
 مرا خط پڑھ کر کل اوسنہ کہا کیا خوب لکھا ہے

یقیناً کیا بلو انجھے اکسیر ماتھے آئی
 برسی دلت ملی اوسکو عجب گریہ ماتھے آئی
 حضور دائمی ابو بہر تقدیر ماتھے آئی
 گرا تھا جاہلین لیکن سباز خجیر ماتھے آئی
 محمود ترک چشمہ کا عجب شمشیر ماتھے آئی
 یہی نعام بابا میں یہی سحر مر ماتھے آئی

۲۳۲
دکھاؤ رنگا میں سے خوب اپنا نامہ اعمال
تراپ ادس شوخی محکمہ اگر نصیب ہاتھ آئی

<p> خانمہ باخیر ہو فضل اتنی چاہے آدمی کو معرفت اپنی کہا ہی سے عاشقوں کے قتل پر اک نگاہی چاہے کچھ تو محض ہر شہادت کی گواہی چاہے </p>	<p> بہو کچھ دولت نہ کچھ اسباب شاہی چاہے گاؤں و خرمی و نہین جس کو حقیقت چاہے کیونست جو و جفا ناز و ادا کرنا ہے بار لاش بر عاشق کر کر دی ہے خنجر سرفشا </p>
--	--

۱۔ کیا جو حضرت
 ابن ترائی کی صلاح اور سکونت
 کے لیے چھاپا جو کہ وہ طور کے
 مشرین سے پوچھنے کے لیے
 قیڈانے فیض و تحقیق کے ساتھ
 ۲۔
 ۳۔
 ۴۔
 ۵۔
 ۶۔
 ۷۔
 ۸۔
 ۹۔
 ۱۰۔
 ۱۱۔
 ۱۲۔
 ۱۳۔
 ۱۴۔
 ۱۵۔
 ۱۶۔
 ۱۷۔
 ۱۸۔
 ۱۹۔
 ۲۰۔
 ۲۱۔
 ۲۲۔
 ۲۳۔
 ۲۴۔
 ۲۵۔
 ۲۶۔
 ۲۷۔
 ۲۸۔
 ۲۹۔
 ۳۰۔
 ۳۱۔
 ۳۲۔
 ۳۳۔
 ۳۴۔
 ۳۵۔
 ۳۶۔
 ۳۷۔
 ۳۸۔
 ۳۹۔
 ۴۰۔
 ۴۱۔
 ۴۲۔
 ۴۳۔
 ۴۴۔
 ۴۵۔
 ۴۶۔
 ۴۷۔
 ۴۸۔
 ۴۹۔
 ۵۰۔
 ۵۱۔
 ۵۲۔
 ۵۳۔
 ۵۴۔
 ۵۵۔
 ۵۶۔
 ۵۷۔
 ۵۸۔
 ۵۹۔
 ۶۰۔
 ۶۱۔
 ۶۲۔
 ۶۳۔
 ۶۴۔
 ۶۵۔
 ۶۶۔
 ۶۷۔
 ۶۸۔
 ۶۹۔
 ۷۰۔
 ۷۱۔
 ۷۲۔
 ۷۳۔
 ۷۴۔
 ۷۵۔
 ۷۶۔
 ۷۷۔
 ۷۸۔
 ۷۹۔
 ۸۰۔
 ۸۱۔
 ۸۲۔
 ۸۳۔
 ۸۴۔
 ۸۵۔
 ۸۶۔
 ۸۷۔
 ۸۸۔
 ۸۹۔
 ۹۰۔
 ۹۱۔
 ۹۲۔
 ۹۳۔
 ۹۴۔
 ۹۵۔
 ۹۶۔
 ۹۷۔
 ۹۸۔
 ۹۹۔
 ۱۰۰۔

مجلس شورای اسلامی

تراب اور سب جی خوب ہے
سب زبانی محبت خدا سے ہے

سب زبانی محبت خدا سے ہے
سب زبانی محبت خدا سے ہے

منہ سے کہہ اپنی کہ مر جاؤں تو دیکھوں کرنا تھا قیہو سے وہ اکہن مری غنیت	مر جاے نہ عاشق تری دیدار کی بچھے ق شستا تھا کھڑا میں کین دیوار کی بچھے
جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگا بات بنا کر وان آور لگا آگے جو کیا ہے عمل بد	لگ چلتا بہت بد ہو تمکار کو بچھے و دوزخ ہے لگی ہے گنہگار کے بچھے

ایمان تراب اپنا سلامت رہی کیا ڈر جہاں گے نہ اچھو مختار کے سیتھے	صلی اللہ علیہ وسلم موجود مسلم ۱۲
--	-------------------------------------

وہ گھر میرے آوے ہنسا دی مجھے یہی ہے مری اب خدا سے دعا میں اپنی ہی میں میں ادھی کر رکھوں نہیں اٹھتی ہے دل سے یہ آرزو تراز و رجب جانوں اے یل اشک نہ خط لکھ سکے جو نہ کچھ کہہ سکے مری یاد قاصد دلانا اد سے اوتھا منہ سے برق ذرا ہنسنے بول مرے دل کو ناحق کیا تو نے قتل تجھے کب کہوں گا میسا نفس کل اک در در سے فرستے مجھے کہا ہے دل میں میری ہی درد دہے	جو گھر اپنے جا دی رو لاوے مجھے انہی پھر ادس سے ملا دی مجھے عمل کوئی ایسا سکھا دے مجھے کوئی بر میں ان کے بٹھا دی مجھے کہ اک پل میں اد و مر بنا دی مجھے وہ مقصود اپنی کچھا دے مجھے منا وادہ غافل مجھ لاوے مجھے تھک اپنا جلوہ دکھا دے مجھے خدا کے لیے خوبنا دے مجھے کہ جی مار کے پھر جلا دے مجھے وہ بید رہی جو دوا دے مجھے تو اسی پر ایسی دعا دے مجھے
---	---

دوران شاہ تراب
دوران شاہ تراب
دوران شاہ تراب

اس جہاں میں خوشی کا زمانہ ہے
اس جہاں میں خوشی کا زمانہ ہے

میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔

یہ نام کوئی نہ خواب کا لے	انکھیں مویں روتے روتے سوتے
بریز ہون بن شراب پیالے	جس طرح وہ آنکھ بھر کے دیکھے
ہوں حائر پہ چون سحاب کا لے	کھڑے پہ ہے زلف چھٹکی اس طرح
بلبل کی جگہ غم شراب پالے	کیوں باغ داد جڑی باغبان جب
خشکی سے ہوئے غم شراب لالے	گل پھول کے جھڑ گئے ہزاروں
لے ماتھ میں یہ کباب کھالے	دل غم سے ترے جلا بھٹا ہے

۲۵۰

دل دیکے تجھے مزہ بہ پایا
 جی دیکے بھلا تراب کیا لے

دھل میں چھوٹا نہ داغ اوسکا نشان لگی	یان تلک دلمیں جدائی کی گرانی رہ گئی
سامنے آوے تو جی ورن جانفشانی لگی	دور سے وہ سنہ دکھا کر لیگیا صبر و قرار
مہربانی گھٹ گئی نامہ سدا لگی	دوستو کیا کیئے اوسکا ماجرہ اپنے ہون
ہم سے اب تک دلمیں اوسکے بد گمانی لگی	خط نکل آیا لگی اوڑ سادہ روئی کی ہمار
ناحق اب یار و نسر اوسکوں ترانی لگی	وہ تجلی ہے کہاں مشتاق ہو جسکا کوئی
عاشق و معشوق کی جگہ میں لگی رہ گئی	سٹ گئی لیلی موا مجنون ہوا قصہ نام

۲۵۱

منتظر ساعت کارہ غافل نہ ہوں سر تراب
 آئے دن چلنے کے تھوڑی زندگانی رہ گئی

اگر ادا کوئی ہے دنیا کی باد کی سے	خدا ہنہ فقیر وں کی کبریائی سے
اگر بخیر و بدین ہر نسبت اور نہیں خدا کی سے	خدا کی لوگوں سے دڑتے رہو خدا کے لیے

۲۵۲

میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔

میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔
 میں نے خود اپنے بارے میں یہ سوچا تھا کہ میں نے خدا کو اپنے لیے چھوڑ دیا ہے۔

اس آواز میں کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا کیا دیکھا ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا کیا دیکھا ہے کہ میں نے اپنے دل سے

منہ چھپا لیتے ہو کہ دیکھتے ہی دوسرے	اب بھلا کیا دیکھنے کو آؤں ہم ہری گلی
۲۶۳ کیا کہیں تجھ کو کوئی گلہ دلجھایا ہو تراب غیر سے کہ بے طرح سے آج میری دل گلی	
نت منہ پہ شعلہ رو یونانی اسکندر ایک مصری رخت چھٹکی اودھ چوٹی پر عبد ملی نہ دلوں ہمارے دلاؤ یاد غیر سے ست امید کشائش کوئی رکھے	کاکل نہیں یہ کافران پرست کیا خوب ملک ہند کا بے بندوبست وہ اور ہی خیال میں مست است کیا دیگا وہ کیسے جو خود نگہ سے
۲۶۴ اوس چشم شرمین سے بجاوسی خدا تراب ہتھیار باندھے بے طرح یہ ترک مست ہے	
۲۶۵ لاف خوبی کا دھڑکنے نہیں ملے بہسوں کو ترسٹ کیلے کستہیں بھی ایک لیل کو کیا نہ تاب دیکھے اوسکو اوسنے محبوب ہو برقع میں کھڑا تھا یار وہ قاتل بیدار دہلا ہے کوئی مست ادھما دھم رقیبوں پر مارا دھڑکا	تو اگر اوس پر ذرا گوشہ دامن ملے ہمیں یہ اوس کا فریرم کے جنون ملے حسنے اک جلو میں سو سو گل گلشن ملے رنگے عاشق دیدار کھڑے من ملے جسکے ہاتھوں سے گئی شیخ و برین ملے اپنے ہاتھوں سے اوتھیں بہانہ ملے
۲۶۵ ہجر میں وصل سے اوس کے نوز آس تراب جسکے دروازے پر بیٹھا ہو تو آس ملے	مازدا داسے باندھ کر ہتھیار سو گئے شیخون پو دل کے آگے سمٹا کر سو گئے

اس آواز میں کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا کیا دیکھا ہے کہ میں نے اپنے دل سے
 کیا کیا دیکھا ہے کہ میں نے اپنے دل سے

دل افرا جیست کا جہر اناسیہ
 ہر مال میں اس کا سبب مراحہ
 بلانق سے سوچو پھنسی
 کہیں سے سبب وادی
 ان ہی شخص سے بیان
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی

پیدا کیا خدا نے عبادت کے واسطے
 کون بہت بھر کے کھائے و ذرات
 اعمال اچھے ہیں تو اسید بہشتیہ
 پھل پائے وہاں جو بیان ختم ہوئے

۲۶۵
 جتنے مرے جو یا دملین اس کی چو قراب
 جیکر نہ مارے اور غفلت میں گھو بی

خواب کی پرانی ماری لات کوئی تب جا
 اپنی ہستی سے الگ ہو بیسی کی راہ
 جس طرح کہنے ہیں برحق یحیٰ و شجر
 یوں فقیر کا فرہ پانا بہت دشوار ہے
 عقل لے جانے میں خوب تدبیر جان
 زرد بازی میں جتا دی اور کو خود مار جا
 اول و آخر وہی ہے ظاہر و باطن وہی
 باوجود کار و بار غفلت اس عالم کی تیج
 جان کو نیچے چارے ہات کوئی سیانہ
 مر رہی جینے چارے ساتھ کوئی تباہ
 کلمہ الحق جانی میری بات کوئی تب جانے
 چھوڑ دی دنیا کی سب لذات کوئی تب جانے
 حق سے ملنے کی بناوی گھات کوئی تب جانے
 شرط برکات آپ ہو دانات کوئی تب جانے
 غیر حق کر دی مہین اثبات کوئی تب جانے
 یا دحق کرتا رہو ذرات کوئی تب جانے

۲۶۶
 کیا عبادت خالص اللہ شکل ہی قراب
 بے صفت ہو آشنا ذات کوئی تب جانے

یار و دیکھو کہین وہ شکرت آتا ہے
 چاہوں ہر روز وہاں دین میں کچھ شکرت
 کہ اندھیر میں مجھے چاند نظر آتا ہے
 پر مری دلیں یہ دوسو اس خط آتا ہے
 کہ لڑکا کسین شرا کہ نہ کھینچے
 کیا ترا کام ہریان کیوں تو ادھر آتا ہے
 بند اور جاتی ہی آگے شیش پھل میں آتا ہے
 جس گھڑی دیکھو مری خون سحر آتا ہے

کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی

۲۶۷
 جیسے دی ابا برد و خدا کے کسے
 سراپا جھکا دیو سے تو لڑا کے کسے
 کہہ جانی دل ہی میں وہ دکھائی ہیں آہ
 کچھ کہ نہیں بیان ہوں بن بشارت کا

۲۶۸
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی

۲۶۹
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی
 کہیں سے سبب وادی

دوس سے صحبت برابری کی ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے

ہیں اوسکو دیکھتے ہی یاد ہو گیا یہ خود
 نگاہ پاک پر میرے لحاظ کر کے تو کہہ
 مویکبار کسی سے ملے او پھر نہ ملے

تراپ کا ہیکو درخز کرے امیر دن سے
 ملے وہ اہل دل سے جو کچھ کمال رکھے

جب تلک خط جہاہ باقی ہے
 اوسکو تا تب نہ کہتے کچھ بھی جسے
 پھر لی آنکھ یاد نے سب سے
 ہو گئے سب طرے کرستے بند
 خط کے آتے سب اس سے ہو گئے بد
 یاد سے اور ہم سے آج تلک
 اتنے ہیں دن بہار کے بلب
 کچھ بوجھو تراپ کا احوال

شیخ فانی ہوا ہے جون یعقوب
 تو بھی یوسف کی جہاہ باقی ہے

کیا پریشان وہ زلف مشکین ہے
 جو کرے پیر ناتوان بر رسم
 دل مرا منشر او غمگین ہے
 اوسکو کیا کہتے ناتوان ہیں ہے
 اس زرخندان کا چاہ شیرین ہے

بہشت میں جہاہ باقی ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے

دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے
 دنیا میں مخالفت دین کے ہے
 دوس سے دوستی تو اس کے ہے

شیراز میں چلے گئے تھے
 میری ایک غزل ان پر بھی لکھی گئی ہے

وہ کہ جس نے دل میں تھام لیا
 ہے اس کے دل میں جہان جہاں ہے

جو سیکھا کبھی کس نہ کرے
 یار کی گالیوں سے جو خوش ہو
 پیر بجائی میں اس کو کیسے کہوں
 یار ہی اس سے نہ کیجیو یارو
 آئینہ ٹوڑ کے وہ کہتا ہے
 مجھ کو پروا نہیں تجھ کی
 عاشق بقیہ راز اس کا ہے
 گھر سے لے پڑے وہ ابتلاک نہ پھر
 ہمتو خوبون سے ہو گئے بڑا
 بوسے گل سے کوئی نپاؤے خبر

اوس سے کوئی برگزالتجاء کرے
 حق میں اوس کے وہ کب دعا کرے
 جو مرے درد کی دوا نہ کرے
 ہے وہ بیدار کچھ دعا نہ کرے
 ق سامنے میرے کوئی ہوا نہ کرے
 مجھ کو اللہ خود نہ سنا نہ کرے
 کس طرح عرض دعا نہ کرے
 ہجر میں کیوں جگر جلانہ کرے
 کوئی خوبون سے اسرا نہ کرے
 کچھ بھی ایسا اگر صبا نہ کرے

دل میں جس کے تو بس گیا ہے تراب
 نام تیرا وہ کیوں لیا نہ کرے

صنم کے دیکھنے کو ہاے دل کیا تملتا ہے
 مجھے جو بخا دی کوئی دان لگتا نہیں ہے
 وہ مجھ سے کھلیا تھا میں گھر سے پھڑنگا
 کون کس سے کہا تھا قسم کر کے گیا تھا
 مینے کا وعدہ تھا آیا ہو گھر حسب
 کو انصاف سے پتہ کس طرح صبر آوے

کہا تھا اس کو سمجھاؤں گھر یا رانا
 یہاں کہ کر دین کیا نہیں کچھ مجھ کو بھاتا
 تو کیوں ایسے مڑتا ہر جہت اُس بات ہے
 مرا ہرگز کوئی ایسا نہیں اس طرف جاتا
 کہے کوئی جسے اب بھی آویادہ کیہ تاتا
 خبر آئی کہ میری بھی نہیں کوئی شاتا

کاش اوس سے کوئی خوشگامی ہے
 جو صدمہ دیر پر نہ خوشگامی ہے
 اب تک رخ نہیں ہمارے طرف
 پہنچنے پہنچنے کی آہی ہے
 دل کے پھر نہ کسی دل آسانی
 یہ بھی کہتا ہے کہ کتنا
 دیکھتا تھا تیرا
 اوس کی زلف سے کتنا
 مجھ کو دان تک لگانا
 ادم کتے تو ہو گئے
 عشق میں پھنس گئے
 اپنی ہی بخت کی بڑائی ہے
 کون اس درد کی کس دوا ہے
 یہی کہتا ہے کہ کس دوا ہے
 یہی کہتا ہے کہ کس دوا ہے

خواہ کلام تری دھانی
 لکھا دل تری دھانی
 خواہ کلام تری دھانی
 لکھا دل تری دھانی

دیکھ کر مجھ کو کل کہا اوسنے	کون یہ ناتوان جاتا ہے
بول اوٹھا اک مصاحب و کتاب	یہ وہ اے مہربان جاتا ہے
تو کہہ جانے کے واسطے جسکے	غیر کی بات مان جاتا ہے

کیا تراب اوسکے آگے بولے اب
جی کا مطلب جو جان جاتا ہے

ہیں دیدہ ترین مرے دریا کی تماشے	اے بہرہیں آدیکھ گنگا کے تماشے
کیون گھر سے نہ گھبراؤ کے بونہا بیابان	دکھلاتی ہی وحشت مجھے صحران کی تماشے
انکھ اوسکی چپک جانے پھر لگاؤ	دیکھ جو تری عاشق رسوا کے تماشے
یار وہ مرے گھر میں پڑو کہیں اکدن	دکھلاؤ نہیں اوسکو دل شیدا کی تماشے
عالم وہ کہاں جو قد بالا کا ہے تیرے	دیکھ میں بہت عالم بالا کی تماشے
اؤ لو کہو اوسے مرے ملا دے	بندہ ہوں دکھاؤں تجھے مولیٰ کی تماشے

کہہ اوس سے تراب اپنی تماشے پہ نہ جھوٹے
دیکھ نہیں اوسنے ابھی فقر کے تماشے

سینے سے اگر یار نہ پیکان نکل جائے	قربان ہوں کر تیرے کیون جان نکل جائے
مقام ہوں غم سحرے دکھلاؤ ذرا منہ	مشتاق ہوں تمہارے ارمان نکل جائے
اتاہو تو آدھ نہ کر راہ نہ کھلا	صبر آس کی طرح یہ خلیان نکل جائے
ہیں چال خط و زلف بھی غلام و کافر	ہندو و مسلمان سب کے مسلمان نکل جائے
یو نہ اوسے کرنے کے کہا میلی نے دیکھو	مجنون کہیں جو سر و سامان نکل جائے

۲۹۳
میں نے ہر اک جہان کو دل دیا ہوں
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
عشق میں جو فتنہ ہوئے ہیں
کیا کہ دن الفت فراوان ہوئے
جسکی الفت فراوان ہوئے
وہ تو دیوانہ ہے کہ یہ دنیا
میں نے ہر اک جہان کو دل دیا ہوں
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
عشق میں جو فتنہ ہوئے ہیں
کیا کہ دن الفت فراوان ہوئے
جسکی الفت فراوان ہوئے
وہ تو دیوانہ ہے کہ یہ دنیا
میں نے ہر اک جہان کو دل دیا ہوں
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
عشق میں جو فتنہ ہوئے ہیں
کیا کہ دن الفت فراوان ہوئے
جسکی الفت فراوان ہوئے
وہ تو دیوانہ ہے کہ یہ دنیا

دیوانہ شاعر

۲۹۴
میں نے ہر اک جہان کو دل دیا ہوں
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
عشق میں جو فتنہ ہوئے ہیں
کیا کہ دن الفت فراوان ہوئے
جسکی الفت فراوان ہوئے
وہ تو دیوانہ ہے کہ یہ دنیا
میں نے ہر اک جہان کو دل دیا ہوں
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
یاد دینے کے لئے جسکے سبکے
عشق میں جو فتنہ ہوئے ہیں
کیا کہ دن الفت فراوان ہوئے
جسکی الفت فراوان ہوئے
وہ تو دیوانہ ہے کہ یہ دنیا

اداسی صفت کی تھی کیا خوب
بچے تو بار بار اس کی تعریف کرتے تھے
بہار اب اس کی تعریف کرتے تھے
وہ

یہاں نازل ہی وار رہی ہے
بہار اب اس کی تعریف کرتے تھے
وہ

مریدل میں سوا اسکے نہیں کچھ
کسان طالب کہ صبر منہا ہے مطلوب

جو باز آئے اہل صفت کی دوستی سے
ترا اب اس وقت میں زائد وہی ہے

کیا رویے فراق میں کیا آہ کیجئے
ڈریسے خدا سے مانگئے اللہ سے پناہ
جنس لطف و رخ کی فکر میں گزری ہر آئین
مجھ باور کو تو نے جھکا کی بہت کنوین
کوئی برہمن کر رہی مسلمان کی زہری
جواک نظر میں ہوں کو جا ہی کر فیض

راہ وصول حق تو نہیں دور کچھ تراب
صاحب دلون کے دل سے اگر راہ سے کچھ

نہ دلو کا کل دلگیر بھائی
نہ کر مجھ سے حجاب اسے بلی شوخ
میں دل کو چھوڑ بیٹھا تن بہ تقدیر
وہ کب منتہا ہی ناصح تری باتیں
تو مت دکھلا مجھے شیریں کی تصویر
پر دیال اس کے کب صیاد توڑے

دوانے کے تین بھائی
کہ مجھوں کا ہون شیر پر بھائی
مری جی کو یہی تیرے بھائی
جسے معشوق کی نفس پر بھائی
کہ مجھ کو اور یہی تصویر بھائی
اوسے تو جو دشت پھر بھائی

یاد صنف میں اللہ ہی اللہ کیجئے
عاشق کی آہ پر نہ بہت واہ کیجئے
ذکر اس کا کیوں نہ شام و سحر گاہ کیجئے
مشہور کچھ تو جاگ میں تری چاہ کیجئے
اگر راہ حق سے ہم اسو گاہ سے کیجئے
اوس کا خطاب کیوں نہ شہنشاہ کیجئے

دولت کا کل دلگیر بھائی
نہ کر مجھ سے حجاب اسے بلی شوخ
میں دل کو چھوڑ بیٹھا تن بہ تقدیر
وہ کب منتہا ہی ناصح تری باتیں
تو مت دکھلا مجھے شیریں کی تصویر
پر دیال اس کے کب صیاد توڑے

میں نے تو یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ کون کون سے لوگ کون کون سے باتیں کرتے ہیں
 کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں
 کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں
 کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں

<p>جو گھر گھر چھوئے سیم و زر کیلے نہ بھیجے پاک کیو خیر کے لیے ترستا ہے جو اک نظر کے لیے اگر وہ ملے اک پسر کے لیے کہ مشتاق ہوں شب قدر کے لیے جو ہو کسب علم و ہنر کے لیے ہمیں ساتھ رکھ لے سفر کے لیے یہ ہمارے زیبا لہ قر کے لیے بڑھائے مری چشم تر کے لیے پھرے ساتھ اپنی جوار کے لیے امانت یہی تھی بشر کے لیے ادھر کے لیے یا ادھر کے لیے</p>	<p>مرے کون اوس سیمبر کیلے خبر اوسے میری کسیدن نہ لی او دھروہ کبھی مجھ پر نہیں دیکھتا مجھے عید ہوا ہ رمضان میں کرم وہ کرے تو نہیں کچھ نصیب سقا اوس سفر کو نہیں کہتے میں ہم ایسا نو گار نسبق و ضیق خوش آنی کا کل نو کمرے کے گرد تو اپنی قبا کی ذرا استین وہ بڑے کو سودا ہی کہتے ہیں گ خدا نے ازل سے دیا ہم کو عشق کر د عشق صادق کہ ہے فائدہ</p>
--	--

<p>ہوا عشق میں اب تو بدنام خوب ترا اب اک برہمن پیر کے لیے</p>	<p>جہد ہے ایسا مجھے اوس گلبدن کو بار بن سب مجلس عیش طرب پر نور ہے کد و شائے نہ اونسے پیچ و پل ہے تازہ نندان گر سا جو زلف جانان میں ہے</p>
--	--

میں نے تو یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ کون کون سے لوگ کون کون سے باتیں کرتے ہیں
 کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں
 کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں
 کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں کون کون سے باتیں کرتے ہیں

نہیں اوس کو ہرگز نہ بخلاؤ مجھ کی
 معجزہ کا کل کو کتنا خطا ہے
 تر ادا میں ہو یاں مشک فتن کی
 لطافت کوئی دیکھے اوس گلبدن کی
 سمجھ کر دوانے مجھے کو بھی
 دیوان تراشہ
 ساحت کی ایک جی بے
 یوسفیوں سے کہتا ہے اور سکو
 دل کے لیے اپنے بھگجا سے
 طبیعت سے اپنے سفور میں
 کہے تب حقیقت سزا ہے
 زبانی کہنے کی تو دوس
 کہ وہ سب گریہ تو دوس

کھنکھاتی ہوئی کمان کی آواز
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی

کھنکھاتی ہوئی کمان کی آواز
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی
جس کا دل بھری ہوئی ہوئی

نرگھ تو کھڑی پہاڑی نقاب جانے دے نہ گن کو وعدہ دیدار کر بروز شمار تو ساقی اپنی خط و چشم میگسار کو دیکھ ندی حریفوں کو بھر پور جام میر خلافت وہ اپنی گھر سے پھر آدیکا جلدیے مشاق جو اوسکو خواب میں دیکھا تو کیا ملا تجھ کو وہ ہو وفا کا نہ لے مجھ سے نام لے نادا لگا تو شوق سے بحر محیط میں غوطہ	اوٹھالے منہ برقع حجاب جانے دے مجھے بہشت میں جھپٹ جیسا بجا دے لحاظ نشہ بنگ و شراب جانے دے نہ دلجلا یہ طریق کباب جانے دے تو دل سے پھر کا ابا اضطراب جانے دے خیال خواب نکو ذوق خواب جا دے اوس نہ خوبو نس کر انتخاب جانے دے کمان کی موج کمان کا حباب جا دے
--	---

۳۱۳	نہ التفات اودھر کر ترا جانی دے بتوں کو دعویٰ خدا ئیکہ ہے معاذ اللہ
-----	---

وہ غم مانہ کبھی دیکھ بھال کے روئے یہ کیا عقیدہ ہر یار دیہ کیا محبت ہے شفیق او نکو سمجھ کے وہ باغ باغ ہوا قدیم بابر کا زمانہ اوسکو آیا یاد سہی بیج کی کج خوین کس طرح جبتا	گلے میں غیر کہ جو بانہ ڈال کے روئے کہ پیر سے دم خصت نہ بالکر روئے جو بڑھ چسپانے ایک سر دسا لکر روئے جب اسکی سحر سے ادب باش حال کو روئے بہت ذاق میں دان تندر لال کو روئے
--	---

ہوا نہ دامن مڑگان نر ذرا اپنا تراپ ہجرت میں ابھی سب بھال کر روئے	ہوا نہ دامن مڑگان نر ذرا اپنا تراپ ہجرت میں ابھی سب بھال کر روئے
---	---

یادگار گرم یاد سے اغیار کی ہوئی ارزان سٹھائی حسن کو بازار کی ہوئی	یادگار گرم یاد سے اغیار کی ہوئی ارزان سٹھائی حسن کو بازار کی ہوئی
--	--

دلی کی سائے استغناء سے
کریا تھا وہ دھوکہ دہی کا تہہ
ہو لال اوس کا جلیب کے سائے
بیمین نہ سکا دہ یہ سہر نہ سکا
کریا تھا وہ دھوکہ دہی کا تہہ
ہو لال اوس کا جلیب کے سائے
بیمین نہ سکا دہ یہ سہر نہ سکا

۱۳۳۳

[illegible]

راہ جذبے کی کسطن سر کھلے | دل جواک طرن محیط نرگے

دستگیری قراب او سکی کر
غیر کے ہاتھ جب کہ کر نہ لگے

<p> خوب روئی میں کوئی بشر نہ لگے منہ چھپالے کہیں نظر نہ لگے آپ تک کس طرح خبر نہ لگے ایسے کافر سے کس کو ڈر نہ لگے دم کو او سکے دم عجز نہ لگے دیکھ خرم اور زخم پر نہ لگے کیون ادھر آنسو تنگی چہر نہ لگے دل کسی کا کسی پہ گر نہ لگے </p>	<p> گورے مکے سے ترے قمر نہ لگے بارک اللہ کیا جمال ہے واہ عشق سے میرے اک جہان ہو خبر جسکو ہرگز نہ خود اکا ڈر ابرو خرم کا ہے کچھ اور کئی ٹ ترجیحی جتوں سے بار بار نہ مار عین گرمی میں وہ گیا تمہا اودھر لیفیت ل کی کچھ بخان پڑے </p>
--	---

جسٹری ہووہ چارپنم راب
کب مری آنکھ مجھ اودھن

نہ نہ توں بھٹکا کہیں ایں لطف حیات دے
سیارہ لوح اوش بہن دے کورمت جاکوئی
مار کو عاشق کو کسراہ اپنی گھر کی لی
مش باد تیز چلتی ہے سواری جسکی تیز
غور غور ادا اتنی کی صفت کسے ادا تویری

غور و خجور و بار
 بات ہی بات کیلئے اور
 جنت و نار مجھ پر
 دیران چلے کر
 نقش و نگار
 مت اوٹھئے دیکھ کر
 کچھ لین اور کھو کر
 چرخ عاشقوں میں
 باب خشک و خنجر
 دیکھا اپنی طرف
 کھنجر کمان کہ
 خوش

وہاں ایک بات
میں نے کہی ہے وہ یہ ہے
کہ جس کے گھر میں
وعدہ کرے گا اس کو
کسی چیز سے نہ روکے گا
اور جو دامن تازہ ہو جائے

۱۶۹

باب فی بیان کلمات

منازلہ لکھی مجھ سے کہیں کوئی نہ آئے
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی

منازلہ لکھی مجھ سے کہیں کوئی نہ آئے
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی

لوچ لے رستم عشق مٹا دیگا وہی
 ہاتھ سے جسکے سب نقش فرنگا راکھا

وہ شیخ مری حال کو کیا جانے ہی
 عشق میں ہم نے تو کچھ اپنا بھلا کیا
 دلربا پھر مرے یار نہ کوئی حرف کر کر
 اب ہی لڑکا ہر خیر کیا ہی دوسرے کچھ کہو
 ہلو کہتا ہے بڑا جان کے عاشق
 دوستو بہر خدا حقین کو اد سکے دعا
 کسطح آنکھ ملائی دل مسکین تجھ سے
 ہلو کیا سمجھ گیا وہ ہمتو بھاری میں فقیر

منازلہ لکھی مجھ سے کہیں کوئی نہ آئے
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی

کیون جدائی سے تراب سکتی تو مضطر تھی
 وہ تو ہے مجھ سے ملا جسکو خدا جانے ہے

ایسا ہی درد کوئی دوسرے جل کے
 دیدار کا شوق اپنی جواں لہار کیا میں
 ارنی تو بہان کہی بہت مر گئے عشاق
 کل اسنے مجھے دیکھے جھٹا کیے خرابی
 ہر جج دگرہ میں عجب طر کا پھندا
 پیچانے اسے کون جو آپی بجا دے

منازلہ لکھی مجھ سے کہیں کوئی نہ آئے
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی

منازلہ لکھی مجھ سے کہیں کوئی نہ آئے
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی
 ہندی وہ لگا لکھی تو نہ دیکھی
 حیرت میں رہا تو نہ دیکھی
 منہ نہ لکھی تو نہ دیکھی

[illegible]

گردشین پر چرخ یہ دورہ ہی اول ہے
گسائل نو ہے عاشق لب مشوق قربان
بیلی کی قرۃ صبحہ گئی مجنون کی جگر بین
جو دیدہ و دانستہ کرے سب کے تجاہل

دور ہو کر بارگاہ امان نکالے
بیدم ہو اگر تیر کا پر کیا نکالے
کیا یانوں سے وہ جا بیان نکالے
کیا اوس سے کوئی جان کچھ جان نکالے

کافر کو کہے رام محبت میں ہو بدنام
کوئی جب میں تراب ایسا مسلمان

خدا بچاؤ دہ کافر بچے کی قبول ہے
 بیچ دے کہین زائد کورشتہ زائر
 بہت چھاڑ جھٹکا اسکے خاک دامن
 وہ گھر میں بیٹھ رہا کیوں نہیں نکلتا ہے
 کہاں کی مولیٰ کہاں کا نسبت کیسا
 جو در دیر کیگی نہیں سمجھتا کچھ
 کیلکھ دیکھ بڑی کیا وہ شیخ پر نشین
 لگا ہی دلہ فری گھاؤ جسکے عمرے کا
 چمک فی جسکی کیا یار و چاند فی بہت
 جمن من دیکھ بڑی جسکو چار دن کی بیا

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی بہمن سے
لکا لودا نے سلیمانی اوسکی سر نے
خباہر دل میں نہ رکھ بار پاک دامن سے
نکل نجائیں کہیں عاشقوں کی جی تج سے
یہاں تو آگ لگی ہے اسار مہ سادوں سے
ہمیں تو کام پڑا اوس جان پرین سے
جو چھپ کے سبکے طرف دیکھتا ہے چلوں سے
دہر مانکے اوس نے غم کی سوزن سے
میں خوشیہ چہن تو اپنی ہی ہر دگر میں سے
وہ کیا سمجھ کے دل اپنا لگا دگر میں سے

جو کام ادا کرنے کیلئے دوستی کے پردہ میں
ترا اب کب ہی نہ تو ادا وہ کام دشمن سے

کجانی اس طرح چھوڑ کر گورنر نے
 ترازو اور سکا خضاد و سب سے نکل کر
 گردن کیا پھر اپنے کسی نہیں بنانا چھ
 ورنہ وہ اس اب کسی سے بھی
 نہیں ہی اس سے بھی
 کیا کیا منہ سے نکلتا ہے
 کیا یہ وہ سب سے
 پھر بھڑکنا ہو مگر
 سانی الیہام مگر
 تہ لبہ کہ ہر کس کا
 زلف ہندو سے کیا لکھا
 خط کیا شرف سے
 کیا لب یا منہ سے
 قریب کیا بیان اور
 دھرمین کیا دونوں
 سے کیا تم ہی سے
 ہم سے کیا تم ہی سے
 ہی سے کیا تم ہی سے

و در قیام من به سوی فتنه
 من در کمال این من به سوی فتنه
 صفت از این من به سوی فتنه
 صفت از این من به سوی فتنه
 و در قیام من به سوی فتنه
 و در قیام من به سوی فتنه
 و در قیام من به سوی فتنه
 و در قیام من به سوی فتنه

جس نے تیری کشتی کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا
جس نے تیرے دل کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا
جس نے تیرے دل کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا
جس نے تیرے دل کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا

کون کتا ہے فقیر و غنیم تراب ایک ہے رند	۳۵۳
رند مشرب تو ہوئی صاحب عرفان کتنے	
دل ملا جس سے بہت اس جدائی کی	آشنائی میں تو خوبون کی برائی کی
بندگی میں بت کافر کے خدائی کی	رام رام او سکو بھی کہنے میں اور چوٹیں
ولمیں اونگہ نہ بھی مہنے صفائی کی	منہ سے جو آئینہ رہتی ہویت سادہ و صفا
اوسکو ارمان تری در کی گدائی کی	انسان بوسی کی جو جسکی ہوش بون کو
یار کے دام سے دل کو نہ رہائی کی	اور خیال سے سب عشق میں جھوٹی لیکن
حسنہ بشری میں تری جلوہ نمائی کی	فری فری سو رہ کیونکہ نہ کر لفت و ہر
جگہ اھر سے یں گرمہ پر رکھائی کی	تر ہوئی آنکھ مری خشک ہو خون تمام
اے مشتاق کی سب باد ہوائی کی	بے اثر جان کر لے آہ صنم کہتا ہے

آپ بدنام ہوا یار کو رسوا نہ کیا	۳۵۴
ان ترے ولیم تراب اتنی سائی کی	
پھر صنیہ کی خواہش نہ رہی ہار گیا جی	اس طرح وہ اک جلوہ دکھا ہار گیا جی
دل پہ او پہ ہوا شیفہ لا جا گیا جی	ماصح نہیں کوئی اپس جی اپنا گنوا نا
عاشق کا تو اک آئین سو بار گیا جی	معتوق سے کس طرح کوئی جان بچا د
جب منی او سے کوئی ہار گیا جی	دم و گھر دکھا او سکودا کچھ بھی نہ کہ
ہو گورے کی زلفون میں گرفتار گیا جی	تاریکی کو او کے نصیب نہیں لکھی تھی
کس طرح ترانہ توں یار گیا جی	از بہر خدا مجھے نہ خود تو بچ کہہ

دوران سفر
رہنے کا تختہ
کسی نے تیری کشتی کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا
کسی نے تیرے دل کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا
کسی نے تیرے دل کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا
کسی نے تیرے دل کو دیا وہی ہے جس نے تیرے دل کو دیا

دل سے کس کو انتظار رہی
دل سے کس کو انتظار رہی
دل سے کس کو انتظار رہی
دل سے کس کو انتظار رہی

جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے
 جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے
 جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے

جوسر دلی و سبزی سو غیر کی خفا
 جو ایک جبہ کی کو ندے تجلی سے
 کہی راز کے اہل کیا اپنا
 جو ایک لڑکے کا منہ دیکھ حق کو بھول گیا

نبی سے اپنے خدا نے کہا جولا تہدی
 تراب چاہو تو ایمان کیا کیو دے

کلام واعظ کی نہ کچھ بند بخت آئی
 چھری آنکھ میں تصویر یہ کس ظالم کی
 کس سے کہتے جو سزا دے کا کھینچا چائی
 خواب میں ات جو مشہور ہوا فامت یار
 یار واد خشی او مر پاش اوے کوئی
 جسکی الفت سی میں مبنام ہوا ایسا ہا

قیس نے اپنا دلی عہد کیا تجھ کو تراب
 جذبہ عشق سے تجھے یہ دلایت آئی

عشق میں لگی تفسیر بہت مینے کی
 حاکم عشق نے اکبات بھی مہر مینے کی
 قیس و نر ہاوتھے سکام من گوبانی رکار
 شاہین رخ کی نگہ زلف کا دوسرے سیاہ

خشبک بار کا اوس قول کر کیا کر
 ہو گیا آشتی اباد لہا کر کیا کر

جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے
 جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے
 جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے
 جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے
 جان کے لئے دل مرا جنت سے
 بھر گی جاہ سے جنت سے

دہ تو کہتا ہر چہ ڈونگا تجھے میں جیتے جی گھر سے باہر اک قدم جسکا کہھی پڑنا نہ ہو زخمی برجھی فوجی اپنی کر سکے پر سوسو علاج گل کے آگے بیل پلے شیر سے لا چار ہے ہو کر ہم اغوش اس سے ہنسکے کہتا تھا ز	عاشق بے بھلا اوس کنا را کیا کرے در پہ اس کے رہ کی کوئی اپنا گدا کیا کرے آہ و نالے کو سوا چتون مارا کیا کرے داغ جگر ہی ہو تو پھر لالہ ہزار کیا کرے گر نہ روئی ہجر میں عاشق تمہارا کیا کرے
--	--

چاہ میں اس کے تراب ایسا ہوا ہے اختیار چاہے سو سو لی کرے بندہ بجا را کیا کرے
--

کل مجھ سے جو کہتا تھا کیوں غم تو بکٹا ہو کیا درد کی ہو سوزش کیلئے عشق کی ہو گرمی کیونکر نہ پریشان ہو کا کل طیش دل سے کیا خطرہ سایا ہو کچھ جان نہیں پڑتا بیمار کا حال اس کے کیا کیے کچھ ہو چھو ماہِ فلک خوبی میں ت کو کیا بنے	آج اوسکو وہی غم ہے سرنا پٹکتا ہے سینہ ترے عاشق کا جون لگ دہکتا ہے کرنا ہو فتن جنبش جب صید پھر کتا ہے دل آج مرا بار دہی طرح دھڑکتا ہے مزا ہو پڑتا ہے بدم ہو سکتا ہے وہ دیکھ کے کیا ہلکے جلی سا چھکتا ہے
---	---

کیون سیر پہ چڑھایا تھا کل کئے تراب کو جو خار چھسے کر کے دامن سے چھٹکتا ہے
--

وہ شوخ کمان ابرو دگر تیر سے لڑتا ہے گر آنکھ جراتا ہو کہ جلوہ دکھاتا ہے کیون جنگ جہول مجھ سے کرتا ہر محبت میں	کہ چین بچپن ہو کہ شمشیر سے لڑتا ہے کیا حسن کو میدان میں تدبیر لڑتا ہے ناصر تو دوانا ہو تقدیر سے لڑتا ہے
--	---

دہ تو کہتا ہر چہ ڈونگا تجھے میں جیتے جی
گھر سے باہر اک قدم جسکا کہھی پڑنا نہ ہو
زخمی برجھی فوجی اپنی کر سکے پر سوسو علاج
گل کے آگے بیل پلے شیر سے لا چار ہے
ہو کر ہم اغوش اس سے ہنسکے کہتا تھا ز

عاشق بے بھلا اوس کنا را کیا کرے
در پہ اس کے رہ کی کوئی اپنا گدا کیا کرے
آہ و نالے کو سوا چتون مارا کیا کرے
داغ جگر ہی ہو تو پھر لالہ ہزار کیا کرے
گر نہ روئی ہجر میں عاشق تمہارا کیا کرے

چاہ میں اس کے تراب ایسا ہوا ہے اختیار
چاہے سو سو لی کرے بندہ بجا را کیا کرے

آج اوسکو وہی غم ہے سرنا پٹکتا ہے
سینہ ترے عاشق کا جون لگ دہکتا ہے
کرنا ہو فتن جنبش جب صید پھر کتا ہے
دل آج مرا بار دہی طرح دھڑکتا ہے
مزا ہو پڑتا ہے بدم ہو سکتا ہے
وہ دیکھ کے کیا ہلکے جلی سا چھکتا ہے

کیون سیر پہ چڑھایا تھا کل کئے تراب کو
جو خار چھسے کر کے دامن سے چھٹکتا ہے

کہ چین بچپن ہو کہ شمشیر سے لڑتا ہے
کیا حسن کو میدان میں تدبیر لڑتا ہے
ناصر تو دوانا ہو تقدیر سے لڑتا ہے

دل شکستہ ہزاروں گمراہوں کی
دلی خیر و شر سے ہر ایک کی
دلی غم و غصہ سے ہر ایک کی
دلی امید و ہمت سے ہر ایک کی
دلی غم و غصہ سے ہر ایک کی
دلی امید و ہمت سے ہر ایک کی

دہ تو کہتا ہر چہ ڈونگا تجھے میں جیتے جی
گھر سے باہر اک قدم جسکا کہھی پڑنا نہ ہو
زخمی برجھی فوجی اپنی کر سکے پر سوسو علاج
گل کے آگے بیل پلے شیر سے لا چار ہے
ہو کر ہم اغوش اس سے ہنسکے کہتا تھا ز

عاشق بے بھلا اوس کنا را کیا کرے
در پہ اس کے رہ کی کوئی اپنا گدا کیا کرے
آہ و نالے کو سوا چتون مارا کیا کرے
داغ جگر ہی ہو تو پھر لالہ ہزار کیا کرے
گر نہ روئی ہجر میں عاشق تمہارا کیا کرے

چاہ میں اس کے تراب ایسا ہوا ہے اختیار
چاہے سو سو لی کرے بندہ بجا را کیا کرے

آج اوسکو وہی غم ہے سرنا پٹکتا ہے
سینہ ترے عاشق کا جون لگ دہکتا ہے
کرنا ہو فتن جنبش جب صید پھر کتا ہے
دل آج مرا بار دہی طرح دھڑکتا ہے
مزا ہو پڑتا ہے بدم ہو سکتا ہے
وہ دیکھ کے کیا ہلکے جلی سا چھکتا ہے

کیون سیر پہ چڑھایا تھا کل کئے تراب کو
جو خار چھسے کر کے دامن سے چھٹکتا ہے

کہ چین بچپن ہو کہ شمشیر سے لڑتا ہے
کیا حسن کو میدان میں تدبیر لڑتا ہے
ناصر تو دوانا ہو تقدیر سے لڑتا ہے

دل شکستہ ہزاروں گمراہوں کی
دلی خیر و شر سے ہر ایک کی
دلی غم و غصہ سے ہر ایک کی
دلی امید و ہمت سے ہر ایک کی
دلی غم و غصہ سے ہر ایک کی
دلی امید و ہمت سے ہر ایک کی

وہ تو سلطان

२३

عاشقی کان نامرادی ہے
 کون اس راہ میں قدم رکھے
 اوسکی بے الفتی اور استغنا
 اور سے حکم ہے کہ ناگ مراد
 لٹٹھ اور ٹھٹھانیں دیو کیوں دعا ہم
 یار کو عمر بھر ہمارے ساتھ
 نامرادی کی بھی طلب نہ رہی
 ازل فقر و فنا میں جو ناپسند

دست و دامان نامراد می ہے

جسکو میلان نامراد ہی ہے
 ہوئے ہم کیلے دست نگر
 وہ ہی رہتا ہے نامراد سدا
 کشتی آرزو گئی سب ڈوب
 دلے گراہ نار سا ہے دراز
 خطرہ نار ہونہ خواہش خلد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

الکاد جانتو کادل کبریا داجی
خدا دکن عشق میں خشت گرانج
چرخ خورشید زلف لایان
چرخ دلی کیے دل بجا جان

ولے
کے نام نہ دیکھو حالات باریک
کے نام نہ دیکھو حالات باریک
کے نام نہ دیکھو حالات باریک

ولے
کے نام نہ دیکھو حالات باریک
کے نام نہ دیکھو حالات باریک
کے نام نہ دیکھو حالات باریک

کئے تھے یہاں سے قرار کر کے چند کامیاب
مجھے مقرر کیا ہو یوں بہتوار کر کو کیا تھا
اوش چوں بھال میں لگائے اور لاگ سن
کو اس کی ظلم کو کیا کسی غرض چھوڑ کر
وہ جو میرا کھسکے دوسرے مجھے غم ہو اسکو سرور

ہو دینے بدلی نہیں اجدا بی کی تاب
نچلے کوئی میں جھوٹوں میں دل غم سے کیا ہے
میں جھوٹوں کی یاد میں کہ فراق بارگاہ سے
میں ملک ہوں تو وہ خوش رہو تو قتل کا گواہ
اوس کی فرنگ غور رہی کسی درہ حجاب

کہو اس سے پیر گئی درد کر نہیں کیا فقیر سے بھگوار
نہ نو قدم پر جسے رکھے غما سر وہی فقیر تراب

تو بہت آدہ خراب تری چاہ میں خراب
تو ہزار سب کر جو حاکمین عشق پر چھا
تریفوں نگاہ کی ہوا محو لگ گئی لٹکلی
تو سہ کر لگا جاتا ملک میں کہو لگا جاتا ملک

کہ حشر میں ہو گا باخدا مجھے خوف و خراب
تو میری نظر میں خوبیاں ترس رہے ہیں کیا تھا
گئی نیند ورنہ پلک جھکی وہ ہمیشہ بوز خراب
تو اور لگا مجھے کہنا تک کہ مانتہ ترس رہا

نہیں خبر دیو نہیں کچھ وفاء تراب
کوئی دل کسی سے لگائے کیا یہ جہان شجرا

موج قبضے میں اس کے کامل جانان ہوئی
مصر میں جا کر عزیز کیا نہ لینا کے نصیب
کسل گئی قلعی اور تو نار کلبی سب کھنٹ
کس طرح جھوٹے دل صحرا میں لگتا یارین
ہجر میں ادیش کر کہنے ہو گو دراصل بحق

خوب مشاہد سو اقلیم ہستان ہوئی
خواب میں ظاہر ہو شکل یوسف کنعان ہوئی
سادہ رو کوئی صفائی دکھ دھیران ہوئی
وسعت میدان تو ادب پر نگری زندان ہوئی
ست کہ کوئی ناقہ اوپر شدت چھان ہوئی

ولے
جان سے آشنا نہ ہو
دولت یا تختیا
لگاؤ دھن نظر کی درد سینچ
چو چار دھن سوز مشوق کا رخ
دہ اندھ میں جس کا جلوہ حق
تراب اور پرستی بھوکا
وہ بے ہو گناہ گور سیک

ولے
اسا دین بے جان باقی
بہا بے جان باقی
کیا تو نہ جان باقی
اسا دین بے جان باقی
بہا بے جان باقی
کیا تو نہ جان باقی

تراب ادسکو کاسے آباد وہ
نہیں ہوٹا اور جہاں گنج ہے

الفن میں بھونکے کوئی ساز
بھونکے نام نہ کوئی ساز
نہیں بھونکے کوئی ساز
نہیں بھونکے کوئی ساز

بہن علقہ کو جس میں جہاں
بہن علقہ کو جس میں جہاں
بہن علقہ کو جس میں جہاں
بہن علقہ کو جس میں جہاں

ہوا گو غصے میں جل چھین کے چاک
نچاے کیوں او دھڑا دھڑا کے مری رو
وے غمخوار کا ہے دھیان باقی
نہیں او دھڑا دھڑا کے میلان باقی

تراب ادس کوئی ساز
رہا اک دین اور ایمان باقی

نہ بلبیل نے نظر گلشن پہ ڈالی
رقیب اوس کی لیتا ہی ملائین
ایا ہے اوسے ستیا راگ دل
وہ بھرو پی نے کیا بہر گری کی
بھلا کیسے رہوں میں یا سے منا
نہ کرے اوس کا شیخ کیوں نہ کر
کہ آنکھ اوس سرور سیمین تن پہ ڈالی
خدا نے کیا بلا دشمن پہ ڈالی
اوس نے سوہنی موہن پہ ڈالی
کہ میری خاک جسا کندن پہ ڈالی
کہ گرد اوسے مزد امان پہ ڈالی
کہ چھٹی اوس کے پیراہن پہ ڈالی

تراب ادس کو توکل کر آئسوں سے
جواگ اوسے ترے خرمن پہ ڈالے

جس کو سب سے تھے دار گنج ہے
ہو جہاں پیارے کی میری بود و باش
کیوں نہ جو گھٹ وہاں عشاق کا
شہر سے ترے کہ صحر جاؤں نکل
تم جہاں جا ہو وہاں تمہا نہ کرو
عشق میں کیوں نہ کروں کورج ہو
یار کہتا ہے ہمارا گنج ہے
وہ تو ب گنجوئی ہمارا گنج ہے
حسن کا پورا وہ ہمارا گنج ہے
ہر طرف تو نے ہمارا گنج ہے
ویدہ و دل سب تمہارا گنج ہے
انج کا تو وہ ہمارا گنج ہے

دوران ہزار
انت میں یہ وہ ہے پکار
بلیں کی میں جلی پستان
کھانم پہ چھویدو میں جب
عاشق کو جو جو میں خجلے
کون دیکھو اس کی نشانی
کہ پاس تراب کے حواس
دل سے نکلا زہر ہے

بہن علقہ کو جس میں جہاں
بہن علقہ کو جس میں جہاں
بہن علقہ کو جس میں جہاں
بہن علقہ کو جس میں جہاں

قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح

قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح

کاش اسکو خواب میں بھی پر تپہ کھی
رنگِ حنا بہتے نہ کھینچ باغِ قصہ میں
ہر چند تجھ کو یار مرا کہتے ہیں سبھی
تجھے جو کوئی قصاص نہ مانگے نہ خواہا
بوس و کنار کرے خوابِ امان پر ہیں
حالِ نچر دل کا تجھے چھپاؤ نہیں طرح

عاشق کا بخت کچھ بھی قیام چاہیے
کچھ قتل دل کو واسطے ہتھیار چاہیے
لیکن تری زبان سے اقرار چاہیے
کاہیکو اوسکے خون سے انکار چاہیے
ہلکو تو پیارے صرف تر پیار چاہیے
درمان کو اگے درکار اظہار چاہیے

ناحق کو یار باشی کسی سے کرے تراب
مولیٰ سے اپنے اسکو سر و کار چاہیے

صورتِ مارِ شکلِ عقرب ہے
جو پہنتا ہے اوس پہ پھبتا ہے
عشق سے میرے ہو گیا وہ شوخ
مجھ کو اپنا سمجھ کے کتا ہے
ساقیا جلد آئے کر دیری
دور سے زلف کی تو کینچ اوسے
عشق میں گر چہ قیس ہے استاد
عشق ہی راہِ عقل سے ہو دور
ہلکو یکسان ہے وصل اور حیران
ہر فن میں ہے رویداد بقا

زلف کا بیخِ خوشم بہید رہا ہے
واہ کیا خوب یار کی چھب ہے
ورنہ سزا قدم مودب ہے
یہ فقیر وں میں زند مشرب ہے
ساغر شوق یان لبالب ہے
دل اگر غرق چاہے غیب ہے
میرے نزدیک طفلِ مکتب ہے
عاشقوں کا کچھ ادوری مذہب ہے
حال میرا جوتب تھا سواب ہے
ترکِ مطلب حصولِ مطلب ہے

قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح
قرب پر بار کے دل میں صبح

عشق میں صبح
عشق میں صبح
عشق میں صبح
عشق میں صبح

مگر کیا ہے نہ کہ نہ سے جی دھکا
میں عشق میں دل سے جی دھکا
میں عشق میں دل سے جی دھکا
میں عشق میں دل سے جی دھکا

سر نہ دیدہ جان خاک در جانان
بید بونہ کوئی لیتا ہی تماشائی دل کی

کب مٹے عشق میں وہ تیغ ملاست تراب
دلہ رکھتا ہے جو داغوں سے سلطنت کی

دام ہے دل کا رخ و زلف سا کیا کہیے
چو کی طرح مرے دل کو صنم نے بوجہ
آخر زلف سے عارض کا ہوا نیلا رنگ
وہ تو صیاد کا تھا خوابکہ اسی مرغ چین
لے گل اندام پسینا ہی تر عطر گلاب
بوم کی طرح سحر جو اوجاڑی بستی

جس سے غمخوار سی کی رکھتا تھا میں تراب
دو ہی رو دینے پر عاشق کے ہنسا کیا کہیے

ہجر میں حال، ہر عاشق کا برا کیا کہیے
کس طرح اوسکی ادوائی سجاؤں دل کو
اوس کی ان برد کی جوتو نہ خدا حافظ
نہیں جاتا ہوا و مٹا صفت بن آہ کیے
نہ سونگھائی کبھی بائیں کو قفس خنجر
کبھی آئینہ نظر میرے نہ دیکھا اوسنے

ایسے جدی سے تو مرنہ ہی بھلا کیا کہیے
دشمن جان ہے ہزاروں داکہ کہیے
دل میں چہر چہر گئی چون قضا کیا کہیے
ہو گئی آہ توہری کی عصا کیا کہیے
بیرے انصاف کو اسی باد صبا کیا کہیے
چھا گئی آنکھ میں از بسکہ حیا کیا کہیے

اگرچہ کہ وہ زلف پریشان
اگرچہ کہ وہ زلف پریشان
اگرچہ کہ وہ زلف پریشان
اگرچہ کہ وہ زلف پریشان

دل
دل
دل
دل

ہنر کا کل میں مرغ دل گردانہ سبکے
 شہنشاہی دستہ شہنشاہی پر شہنشاہی
 کجاں بیٹھا میں اور سکو در شہنشاہی
 حیا کے واسطے میں شہنشاہی

دل عاشق کو تجاں میں
 تراب اسے صغیر کا حال
 عین کہتا ہے بجاں

دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی
 دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی
 دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی

دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی
 دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی
 دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی

دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی
 دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی
 دل و کبریا میں جو سر نکالے کرتی

نظر آیا جمال بار جب سے
 کما لیلیٰ نے صورت قیس کی دیکھ
 وہ بت کرنا ہے خلق اللہ ز ظلم
 مری فریاد سن کتاہر خاموش

۲۷۱
 تراب الفت میں اوس کا فریاد کے
 ہوا میری طرح رسوا نہ کوئی

ہم نگہبان اون کو در کرتے
 مر گئے غنیمت خانہ جنگی کر
 دیکھ کر اوس سنہری روپ کی رنگ
 قطرے انسو کو ہن مرے اسے
 وہ کب اتے ہن مجھ گدا کے گھر
 کس طرح کوئی سچا ہے خوبون کو
 پیر ہدم سے کہہ نہ اے لڑکے
 بڑھے اور بالے کا فراج ہو ایک

۲۷۲
 جس طرح بن گیا لڑکے کے تراب
 کون یوں عشق میں لڑکے کے بنے

میں ادب پرش ہوں جانا نہ سمجھکے
 بھری مجلس میں گل ادب شمع نے

لڑکے کا لہجہ میں فوج کا سرخ و خضر
 لڑکے کا لہجہ میں فوج کا سرخ و خضر
 لڑکے کا لہجہ میں فوج کا سرخ و خضر

کین گلزار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین رخسار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے

ہو ترش روی میں شیریں بک چاشنی
کو کین حیران کر گئے سر شیک کے گیا
چاہ سحریت پھیر سنا میزا ہمارا دھراج
کھرنخ و ترش او کا شکر آمیز ہے
وصل میں شیریں شادان خسرو پر ہے
عشق ہر تیری دو اذو بوسہ کیا پرہیز ہے

جز شکست دل نہیں مضمون متوب قراب
خط میں اوسکے جو رقم ہر سو شکست آمیز ہے

نہیں نرگس کو کوئی بیماری
گل بہنا غنچہ ہو گیا خاموش
رات اک پر جلا سینگے کا
دیکھے کس طرح چنگا ہو
اشک سے میر کر کے شیخ وضو
وہ دل آزار لے کے دل سبکا
مجھ کو غم دیکے گھر چلے گیا
راہ دور سم و فادہ کیا جانے
وہ تو ہے تیری آنکھ کی ماری
سکے بلبل کا نالہ دزاری
شیعہ رو رو کے بہ گئی ساری
عشق کا دل پہ زخم ہو کاری
یہ تو ہے آب چشمہ جباری
نہیں کرتا کسی کی دل داری
کیا کرے گا وہ میری غمخواری
جس میں ہوشیروہ ستمگاری

حسن کا اوسکے شور کیا ہوتا
گر نہ توتی قراب سے یاری

شیشہ بغل میں تھہ میں جام شراب ہے
قاصد ابتلاک نہیں آیا سبب ہو گیا
نالان میں اوسکے شوق میں بلبل ک طرح میں
اس دور میں نہیں کوئی مجھ سے خراب ہے
لا دمی خبر تو اوسکی مجھ سے اضطراب ہے
خائف غصہ ہے اوسکے قیہ غراب ہے

سب کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے
کین دھار کا تماشا ہے

دوران شادان
دین یا تھانی
گوشت کا تماشا ہے
دشت نزار کا تماشا ہے
نزد سے نوار کا تماشا ہے
سین جنبش ہو یا بونین لغزش
خوشنما کا تماشا ہے
بار بہ شوق و شرم کا تماشا ہے
بلکی رفت کا تماشا ہے
زخمہ یاد کی سب کی ہونے کا تماشا ہے
سنت ہشتاد کا تماشا ہے
کوئی کشتہ چنوں کوئی آریب
کے آزار کا تماشا ہے
بیکشون بیکشون کا تماشا ہے
دیر بخود عشق میں سوز کا تماشا ہے
اوسکے بار بار بقی کا آریب
زخمہ یاد کا وہ سبب کا تماشا ہے

کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا

گزائین کلام کسی سودہ چنچلب جھپکی نہ او سکی آگہ نظر باز سے کبھی یار و برادر حسن وہ کرتا ہے دلبری	گالی جو مچھو دی تو نہایت پیار ہے بدست عین نشہ میں یوں ہو پیار ہے دل کس طرح بچاؤں میں کیا اختیار ہے
---	--

چھپ کے تراب بیٹھ رہی عشق میں کہان
 وہ تھمرہ تمام حواریوں کا ہے

نہوئی ایک آرزو پوری عشق اگر دے خدا تو اپنا دے دل ادھر لگ چلو تو ہوا اصل کو کہن ہو کے مر گیا نہ راد جل کے پروانہ جب لگن میں گرا میں نے سو بات اس سے جل کر کہی قاصد اس سے یہ بات کہی نہ سرور خوب دارا نگر میں جھولا ہے اب ہٹا کہاں جو پہونچوں ہان نہیں دیتی ہر گھر سے ادھٹنے لگے تو ہی پھر ایمان خدا کر لے شوق سے در پے خرابی ہے دیکھ کیا رنگ و روپ لانا ہے	کھل گئی عاسفی میں مجھ پوری کچھ نہیں عشق باز سے صوری دل لگی ہے ادھر کی مہجوری نہ ملی ادھو کچھ بھی مزدوری روئی پردے میں شمع کا فوری نہ سنی ایک بھی نہ مفسروری کیون خوش آئی تجھے مری دوری نہیں کرتا ہے یاد کا کوری ایک پسری ہزار معذوری تن کی سستی دل کی رہجوری لیکے مونس سے اپنی دستوری محتسب تجھ سے کیا کروں چوری مے گلگون سے جام بلوری
---	--

کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا

کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا
 کلمہ نہی میں کہیں اب نور نہ ہو جیسا کہ پہلے تھا

یہ صفا اور حسن و جمال و جلال و کبریا کی ایک تصویر ہے جس نے ہر دل کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔
وہ ہر دلی کی بات کہہ دیتی ہے، وہ ہر غم کو مٹا دیتی ہے، وہ ہر شوق کو پورا کر دیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے گھر میں بلا لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے دل میں رکھ لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے گلوں میں لپیٹ لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے چہرے میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے دھڑکنے والے دل میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے سانس میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر ذرے میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہر لمحے میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے۔

جو ابھی دیکھتا ہے روپ اپنا وہ بہرہ دہی کی کچھ ادھی کلا ہے

تراپ آیا وہ تیرے بس میں کیسا
۲۵۳ بھلا افسون ترا او سپر چلا ہے

ملون اوس باجو غیر سے جھٹ پٹ جھٹا
مباردا و ہم کی موجودگی کشتی دلی کا دوب
میریدق و اسخ ہے وہ کیا بات ہو اوسکی
نہ گردن کھینچا اپنی اگر تلوار وہ کھینچے
کہاں سلطان محمود اور کہاں بندہ ابازا و سکا
کڑبی کی صفت سکر یقین آیا مری دلو

گردن خود بندگی اوسکی جو مجھ کو با خدا
قتابی مجھ کو اوس یاسو پار انا خدا کرد
جو اپنے پیر پر پٹبان مال اپنا نذا کرد
کہ گردن تیری حق بندگی کا پلو کرد
محبت وہ بلا ہو شاہ کوچا ہر گدا کرد
گناہوں کو مری بخشے کرم مجھ پر خدا کرے

تراپ سکی قد موسی کی خواہش کہوں بسکو
۲۵۴ خدا کے تیرے دنیا میں شیخ مقتدا کرے

سینہ جلتا ہو نہ کیوں سحر علی تو بیکلے
میں تو سوائی سوں اوس زلف یہ کیا رو
چشم خیر ہوئی سمجھ نہ کون کوئی دیکھ سکا
ہے وہ تلوار اسیل اوسکا نہ بیکلے کا
رخ کیا یار فی صحر اکیطرت ہر شکار
ہائے قیمت سے کہتے تھے میعاد مہ
نہ گئے اور کے کمین اوچین سے باہر

سوز دل دیکھ مرا شمع کو آنسو نکلے
کسطحے لسم مرے خواہش گیسو نکلے
بے حجابا دجو گھر سے وہ پرورد نکلے
دشت شانے سے بھلا کب ہم آرو نکلے
کیسے میدان سحر و حشت زدہ آہو نکلے
حق میں عاشق کو وہ ہر حرم ملا کو نکلے
جب مرغان چین کر پر بازو نکلے

یہ صفا اور حسن و جمال و جلال و کبریا کی ایک تصویر ہے جس نے ہر دل کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔
وہ ہر دلی کی بات کہہ دیتی ہے، وہ ہر غم کو مٹا دیتی ہے، وہ ہر شوق کو پورا کر دیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے گھر میں بلا لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے دل میں رکھ لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے گلوں میں لپیٹ لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے چہرے میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے دھڑکنے والے دل میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے سانس میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر ذرے میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہر لمحے میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے۔

یہ صفا اور حسن و جمال و جلال و کبریا کی ایک تصویر ہے جس نے ہر دل کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔
وہ ہر دلی کی بات کہہ دیتی ہے، وہ ہر غم کو مٹا دیتی ہے، وہ ہر شوق کو پورا کر دیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے گھر میں بلا لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے دل میں رکھ لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے گلوں میں لپیٹ لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے چہرے میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے دھڑکنے والے دل میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے سانس میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر ذرے میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہر لمحے میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے۔
وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے، وہ ہر انسان کو اپنے ہر آنکھ میں ڈال لیتی ہے۔

کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں

تراب جسکی طاقات بسکوا ہمیش ہے
وہ اپنے لطف و عنایت سے یار میرا ہے

ولیم میری اوس پریر کو گائی اگے
رقص بسمل دیکھے بلبل کا فتنہ سکے یار
دوستو نسو دشمنی ہرگز نہیں کرتا کوئی
عشق پر حال پریشان دیکھے میرا نگہ
زلف کالی جسکے رخسار سے یہ کالا ناگ
منسکے کتنا ہی یہ کیسا ناخ کیسا راگ ہے
عاشقوں کے ساتھ مشغول کو ناخ لاگ ہے
اندھوں صورت پر تیری واہ کیسا پرک ہے

جسے خلوت میں حضوری کا مزا یا تراب
خلوت سے دشت ہی اوسکو سب بھاگا بھاگ ہے

میں تو اوسکے ہواؤں میں مولا مجھے کر کے
رک ویشی میں سے کیفیت منھو کی کر کے
سقا ہم رہیم ہر جگہ شرب کو مری کر کے
مجھے فرزند اپنا جا کر ساقی کو تر کر کے
بڑی میں عقل پر تیری تو ناصح چل کر کے
مرے بھی نالہ و شبنم میں بن کر کے
خدا ایسا کسی کو دل ایسا دیدہ تر کر کے
کہ چھاتی سے لہون تک آئین سکا دم تر کر کے
میں صحت کو کوئی مجھ کو با لب ایک سا کر کے
پلا ساقی مجھے وہ موجود ذوق بخود ہی بخشے
تو شیخ جام کو مجھ کو قسم ہی بیخ تھکوا
عد نہیں بسکوشک آؤ جو پہل جام کو تر کا
مذمت عشق کی کرتا ہی خوبی سے نہیں جڑا
جس میں شوق گلشنی بلبل چھپاتی ہے
وہ میرے اشتیاق کو گریزاری سے پرکتا ہے
ہوا عاشق بجا رنج و غم سونا تو اپنا

ملاست عشق بازی کی اوٹھائے کون سخی میں
تراب اس کام کو تو کر کہ ہر کاری و ہر مرد

کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں

دیوان تراب
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں

کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں
کون ہاتھ از سناوت کا ہر دہر میں
محبوب عاشق کا ہر دہر میں

15

من عرف نفسه فقد عرف ربه
جو جو اپنے آپ کو جانے لگا
وہ اپنے رب کو جاننے لگا

664.

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عاقبت کو اور ایسی غلطی نہ کرنا چاہیے
 غم نہ کلا حال نہی غصے خلیق
 سے مراد دل کو سکودریا میں
 صدقہ و زکوٰۃ کی سبب سے
 جانتے ہو کہ اگر شاہ کدوا سے
 فقہ کے داد و دین کو نہ
 دیں کیا مستعدانیش کو غم
 اور آرا کو نصیب نہ ہو

کبھی وہ لطف نہ محمود سے آیا نہ ہو
 یہاں تو مجھے بہت یاد میں رہے کہ
 قریب شک سو میرے ہر کما کے ہوا
 قرار آنے کا اوسنے کیا ناکہ قاصد
 ہوا کی چاہ اگر دل میں چھپائی ہوئی
 کبھی وہ لطف نہ محمود سے آیا نہ ہو
 یہاں تو مجھے بہت یاد میں رہے کہ
 قریب شک سو میرے ہر کما کے ہوا
 قرار آنے کا اوسنے کیا ناکہ قاصد

ہو اپنے بند و نسی پر در دگار کرتا ہے
 تو اپنے جی سے بہت کسکو بار کرتا ہے
 اوسے شہید و غنیمت ناحق شمار کرتا ہے
 کہ اوسکا وعدہ مجھے بھرا کرتا ہے

خدا کرے وہ شباب آدمی کون اوس سے کم
 تراب کب سے ترا انتظار کرتا ہے

اگر ترس نہ کی چک اوسن بچا ہی ہوئی
 تخت طاؤس کیشا جہان صرا ہوئی
 اسی صبا کستی کی کیا باغ میں بھرائی بہار
 باز صنا تھا مجھے ناگن کو اگر افسون سے
 ترک خو خوار بھی کہتی ہیں اکھو کو ترے
 یار و دیوال بجا صرف نہ کرتے کیونکر
 آرسی میں نہ جلایہ نہ صفائی ہوئی
 حاصل دسکو جو پردہ کی گدائی ہوئی
 اوسکے آنے کی خبر تو نے سنائی ہوئی
 تار میٹھ سے چوٹی نہ گندھائی ہوئی
 اپنے عاشق کو کبھی آنکھ لڑائی ہوئی
 اہل دنیا کی اگر پاک کسائی ہوئی

گر نہ تو تامل گرفتار محبت کا تراب
 کب مجھے قید شجنت سے رہائی ہو تی

زلف پر بارے کنگھی جو لگائی ہوئی
 نیند آتی مجھے بھر آنکھ ذرا لگ جاتی
 زور و بل اپنا دکھاتی نہ مجھے زلف رسا
 دردمند دل وہ بیدار می نکرتا ہرگز
 سو مجھ و لکی مرے عقدہ کشائی ہوئی
 اوسے گروا بہن شکل اپنی دکھائی ہوئی
 گر کر تک زری اوسکی نرسائی ہوئی
 دلمین اوسکے جو ذرا پیر برائی ہوئی

کب عبادت تری امانت تری ہوتی
 یہاں تو مجھے بہت یاد میں رہے کہ
 قریب شک سو میرے ہر کما کے ہوا
 قرار آنے کا اوسنے کیا ناکہ قاصد
 ہوا کی چاہ اگر دل میں چھپائی ہوئی
 کبھی وہ لطف نہ محمود سے آیا نہ ہو
 یہاں تو مجھے بہت یاد میں رہے کہ
 قریب شک سو میرے ہر کما کے ہوا
 قرار آنے کا اوسنے کیا ناکہ قاصد
 ہوا کی چاہ اگر دل میں چھپائی ہوئی
 کبھی وہ لطف نہ محمود سے آیا نہ ہو
 یہاں تو مجھے بہت یاد میں رہے کہ
 قریب شک سو میرے ہر کما کے ہوا
 قرار آنے کا اوسنے کیا ناکہ قاصد

خدا کرے وہ شباب آدمی کون اوس سے کم
 تراب کب سے ترا انتظار کرتا ہے

میں نے کہا کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے
 وہ عارف ہے جس نے خدا کو پہچان لیا ہے
 میں نے کہا کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے
 وہ عارف ہے جس نے خدا کو پہچان لیا ہے

جیسے ہر گدگد کدن لگی بیشک موت آگلی بجایک ہا ارے یقینی

دیکھے تراب کتنے دنیا کے یار تھے
 یار می اور سب کی مہاٹی ہووے جو یار دینی

یار بن لطف اچھن کیا ہے
 جسم بجان خاک ہے ناپاک ہے
 سو حکا چاہیے بناؤ سنگار
 عشق نے نامور کیا اور نہ
 دیکھ کر چشم تر کو میری نہ کہہ
 کیوں تو مجھ سے حجاب کرنا ہے

حق و باطل سمجھ کے کدے تراب
 شیخ کیا ہے اور برمن کیا ہے

کیون تب غم سے جلے اور مرے
 کتب تک ترے ہجر میں ساتی
 سرود گلبدن ہے یار مرا
 گلر خون سے خدا ڈالے کام
 وہ تو جوتن سے مارنے ہیں سیر
 من نے مجبور کو کسا مختار
 یہ سب کچھ تراب جہان

میں نے کہا کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے
 وہ عارف ہے جس نے خدا کو پہچان لیا ہے
 میں نے کہا کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے
 وہ عارف ہے جس نے خدا کو پہچان لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے
 وہ عارف ہے جس نے خدا کو پہچان لیا ہے
 میں نے کہا کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے
 وہ عارف ہے جس نے خدا کو پہچان لیا ہے

میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا سمجھتا ہے وہ اس کو دوسرا ہی سمجھتا ہے۔
 اور جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا سمجھتا ہے وہ اس کو دوسرا ہی سمجھتا ہے۔
 اور جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا سمجھتا ہے وہ اس کو دوسرا ہی سمجھتا ہے۔

جہاں میں جنت کی بات کیا ہے ہمیں غیوروں کو کیا امید ہے محبت میں کسی کو کیا کہیں ہم اچھے خوبرویوں سے بچنا رقیبوں کو براہم کیوں نہ کیے کمان ہم اور کمان فرما دو جنوں جنوں وحشت و رنج و ملامت جب اس کے گھر گیا بولا کہ چلے کبھی اک دن اس کے منہ سے نکلا	جو قرب میں سو عجب ہیں ہمارے وہ اتنے آشنا کب ہیں ہمارے جو کچھ اعمال و کرتب ہیں ہمارے وہ دشمن دل کے بیڈھب ہیں ہمارے وہ برہم کار مطلب ہیں ہمارے یہ دونوں طفل مکتب ہیں ہمارے یہ چاروں خاص منصب ہیں ہمارے بہت ایسے مقرب ہیں ہمارے یہ ہمدہم ہیں مصاحب ہیں ہمارے
---	---

اور جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا سمجھتا ہے وہ اس کو دوسرا ہی سمجھتا ہے۔
 اور جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا سمجھتا ہے وہ اس کو دوسرا ہی سمجھتا ہے۔
 اور جو شخص اپنے دل سے کسی اور کو دوسرا سمجھتا ہے وہ اس کو دوسرا ہی سمجھتا ہے۔

۱۰

تراپ اسکی طلب ہے فرض ہمارے
 ہزاروں جس سے مطلب ہیں ہمارے

۲۹۵

میں کہتا ہوں خدا سے پانی برے یقین ہے آخری برسات ہو خوب خدا بندوں پر اپنے جسم کرے یہاں برے وہاں بھرے لگے جھڑ بھرے پھر اس قدر رسون میں پائے جو کرتے ہوں ہمیشہ سیر دریا تلے پانی اوپر پانی جو دیکھیں	کرے آمین کہو اس سیمبر سے خبر دیتا ہوں میں یہ پیشتر سے نہ کوئی پھر کہیں پانی کو تر سے خبر آئے یہی ایدہ مراد دھرتے کہ دو بھر منہ نکلتا سب کو گھرتے وہ گھر میں چھپے ہیں پانی کو ڈرتے سافر کیوں نہ باز آئیں سفر سے
---	--

دورانِ شہزاد
 بلیغ ہوگی ادنیٰ طمان
 کٹ گئی غفلت میں جبکہ
 وہ غبت بندہ نوازی کی
 جس سے سولی کی نوخیز
 تانہ اعمال کھینچے
 خیرین ہوگی عمل کی
 کیونکہ ہوساک باران
 چوڑا انجام غل میں
 خاموشی و ناسمجہی
 اور میں چوڑا ہو گیا
 با خدا کرنا جو کچھ
 کیا گناہوں سے بھری
 نگاہ اسوقت کی
 نہج پیرا پسین
 سرسبز عمارت
 کے

ماہنامہ شریعتیہ
پیشکش کی گئی ہے
میں سے گواہوں کے لئے
میں سے گواہوں کے لئے
میں سے گواہوں کے لئے
میں سے گواہوں کے لئے
میں سے گواہوں کے لئے
میں سے گواہوں کے لئے

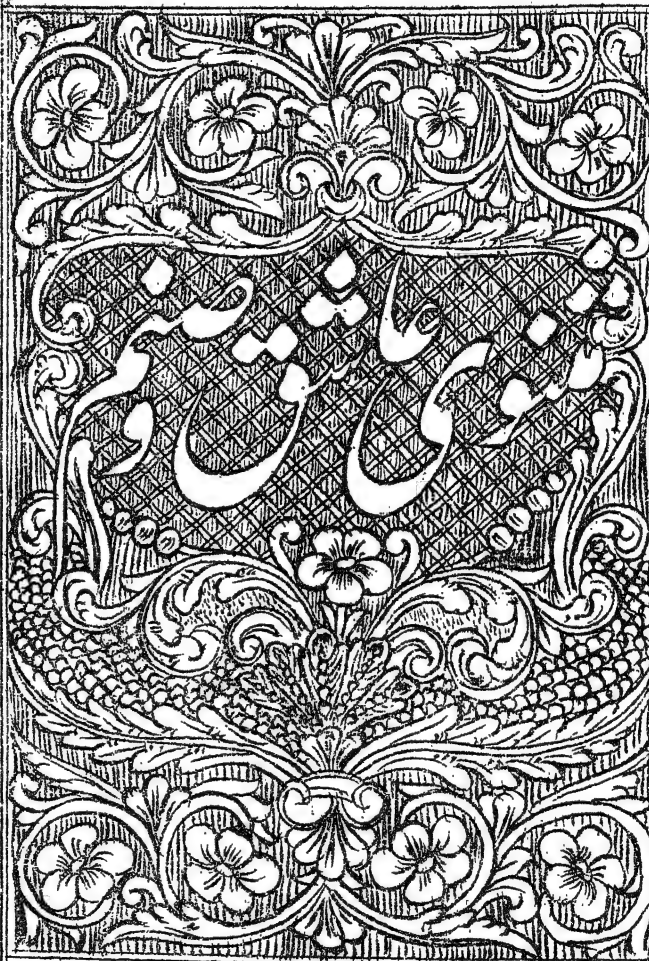
انجا جس سے کروں تیرے سوا
بالاتی کر مری حاجت رہیں
خدا دے میری تجھے کچھ نہیں
خدا دے میری تجھے کچھ نہیں
خدا دے میری تجھے کچھ نہیں
خدا دے میری تجھے کچھ نہیں
خدا دے میری تجھے کچھ نہیں
خدا دے میری تجھے کچھ نہیں

ہو گئی برباد جھٹ بھونکی رہی ہا ہے
کیون شور و غل کر رہی ہیں چارہ ہی ہا ہے
مجھ کو مارو دالتی ہی انتظار ہی ہا ہے
آشتابی دیکھ میری بیقراری ہا ہے
وہ دکھلاتا ہو مجھ کو جیو ہی کٹا رہی ہا ہے
دل پہ لگتا ہر ادسی کا گھاؤ کا رہی ہا ہے
کسلے آگے مین کروں باد و زاری ہا ہے
مجھ دعا گو سو یہ کہہ دے مبارک ہو تجھے
عید میں دید کی فہمید مبارک ہو تجھے
عیش و عشرت کی یہ فہمید مبارک ہو تجھے
کر تو میخوار وں بہ تہید مبارک ہو تجھے
غل خیر بتقلید مبارک ہو تجھے
ثرہ سجود توحید مبارک ہو تجھے
شان شجرید او تفرید مبارک ہو تجھے
دکھلائی ہملی آن مسیحا کی کسو نے
مر سمر نکھار خم کو سلوا کے کسو نے
جو جیہ حقیت کبھی شیدا کی کسو نے
چھوڑا کہیں سچا بھی مڑا پا کر کسو نے

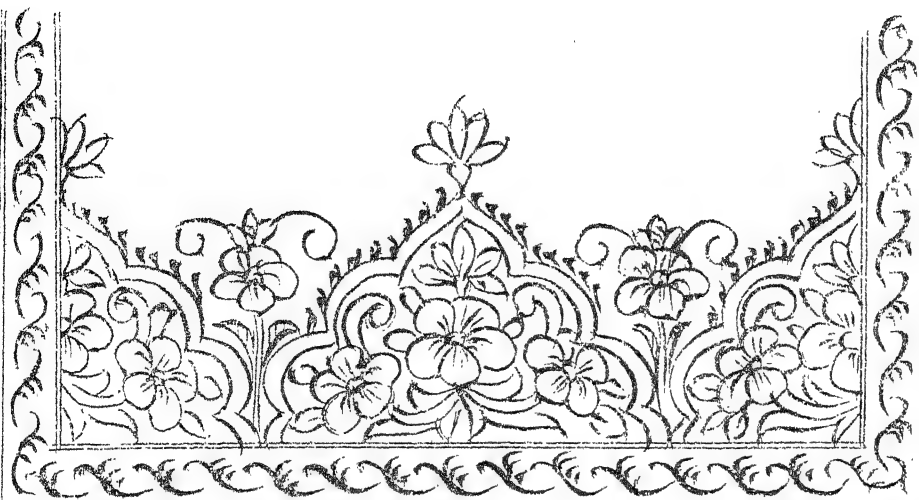
اے خزان تو نے کیسی چھوٹا کیا ہے
اک ہوا میں اور گئی سب چھوٹ گئی بہا ہے
فاصلہ دے کیتو تو دینا ہو اپنے گھر میں
بیروفا تو کر گیا تھا مجھے کیا قول قرار
اوس ہو کیا کہتے تری گان تین تین
اوس بت کا فرکی چتو نسو خدا داد انعام
عشق میں ہو گئی ناع مری ستم تیرا
عید کا چاند ہے تو عید مبارک ہو تجھے
نذر لایا ہوں دل اٹھ کر بنگلہ نیول
واہ کیا ساز و طرب سو ہی تری محفل گرم
مختب میں ہوں اک نر گسٹ مخمور کا
زاہد ارا حقیقت سو نہیں تجھ کو علم
کیون منصور سے حق کہے تو سولی پر چڑھا
تو تو آزاد قلندر رہ مشائخ میں تیرا
سو تو سے جگایا مجھے بھر کے کسو نے
ہر جا کہ پہ سینے کے نکال رہی چھڑکا
دلو ان مجھے کہنے ہیں عشق میں تیرے
منہ پھر تری بوسہ کی سطح سے عشق

ابو جہان قاسم
میں نے تجھ کو
میں نے تجھ کو
میں نے تجھ کو
میں نے تجھ کو
میں نے تجھ کو
میں نے تجھ کو
میں نے تجھ کو
میں نے تجھ کو

بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله الرحمن الرحيم
بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم

نه کوئی اگر عشق کو پیدا نہ کرتا نه لکھتا میں صدم کا تازہ مضنون نه کرتا کو کین کا عشق اگر زور منو تا عشق اگر حاکم کو نہیں نه روز و چود لہر شاق ہوتا سہو تا کوئی کسی چشموں کا پیار نه باہر ملکو کوئی غلامت کستا نه کوئی کٹر نہ کو کستا حسرت کھی نه کوئی حسن کی گرمی سہو جلتا نه کوئی آنکھ کو کستا کہ آسہو نه میرے کو کوئی شمشیر کستا نه قد کو کوئی بٹلا تا قیامت نه غمان و غصہ کو کوئی لگنوا تا نه نہ کو کوئی کستا خط و گلزار نه کوئی خوشبو کو کستا اعلیٰ تہا نه کوئی کوئی اپنا نہ کو کستا	منو تیرے حسن پر کا ہیکہ مروتا اگر عاشق منو تا او سیفتون تو شیرین کا نہ چیتا استہ شہو تو کسب ہوتا کوئی مانع کو نہیں نه کوئی وصل کا مستحق ہوتا نه سہو تا زلف میں کوئی گداز نه کوئی اند کو انہ میری ات کستا نه کوئی لہو کو کستا شکر ہنس نه کوئی شمع کو کستا کہ کھاتا نه کوئی او سکھو کستا عین جاو نه بہر کوئی نگہ کو تیر کستا نه فتنہ کوئی کستا او نہ آفت نه سب کو کوئی عیسیٰ دم نہاتا نه کستا برگ و جان کوئی فخر نه آہ کو کوئی کستا سیر و جہا نه کوئی بیاشت نہ و تیا جی صہم نه کستا یون کوئی خون کوئی پڑ	منو تیرا کوئی گرم مشق تو کئی بازار اگر مجنون منو تا او سپشید منو تیرا شہرہ و امق کی گرجا نه غمزدہ بانٹا کوئی نہ عشو کوئی انداز پر سہو تا نہ قربان نه کستا زلف کو کوئی معنی نه کوئی رخ کو کستا شکر مستاب نه کوئی عار من کو کستا طلعت نه کوئی ترنگان کو کستا خونخو نه کوئی او سکھو کوئی خوشخو کستا نه کوئی تو ترن کا نام و معرہ نه کوئی او سکھو کستا سر و آواز نه کہ اتار کو کوئی و اندوام نه آہ کو کوئی کستا سیر و جہا نه کوئی بیاشت نہ و تیا جی صہم نه کستا یون کوئی خون کوئی پڑ	منو تیرا کوئی ہاشق و مزید تو لہا کو کھلا کوئی بانٹا کیا منو تیرا کوئی بھی عذر اس کا نه صدم و دیکھتا کوئی نہ جلو نه کوئی ناز پر دیا و لی جان نه کستا قید سہو تا کئی ڈر کوئی سہو تا نہ او سکھو کستا تیا نه کوئی کستا یہ ہر آئینہ صورت نه کستا کوئی او سکھو مثل جہر نه کوئی مردم سہا ر کستا نه باہر نو کو کوئی تمشیل کرتا نه کستا کوئی ہر رخ شمشاد نه حیر الا سود و فتنہ شام نه کوئی سیر و تیا جی صہم نه کستا یون کوئی خون کوئی پڑ
---	--	---	---

<p>غضب است عشق امیر یار و غضب است کونی یا نه این در عشق بازی کیا عشق حق بر مصطفی کو اگر اسکو نین باور کرو گ پاسا قی محبه اک جرمه مشابلی گرم کره طبع بار و</p>	<p>اسی که هر طرف شور و شوب حقیقی سحر عاشق با مجاری نه کی که طبع عاشق خدا کو آتماز و استان عشق جوانی عاشق لقب و</p>	<p>کسین بل کسین بر زبان عشق معنی هر عشق سوزنیاد آدم کما میز و عیبت عشق کارنگ بیان حالات آن از طفلی که چنین لقب یافت</p>	<p>کسین بل کسین بر زبان عشق معنی هر با عشق اسجاد آدم می سحر و جویو برین بزرگ تو اک مقدمه بین کتاب سونو</p>
<p>جوار کله نین اک جوان تھا نه جسم او سکا بنا تھا آب گل سحر و سحر بانون تک صوره در نگاه او سکی رکھ تھی حسن پرل پیدا کی او سحر محبوب صورت سنا کر آتھانت خودی ہی کی با مشام او سکا تھا خون و سحر جید و دہ دیکھتا تھا صورت گل نظر باز و نین تو استاد تھا و او طما عاشقین من جتنا بیاد</p>	<p>بنو کھو کھو کھو کھو کھو جسم تھا وہ گویا جان و سحر نخان گرم کیسے یاد مہر سحر تھا آنکھ سحر و نجات کھیل نمایت او سکو کھاتا نو بصورت گذرتی تھی اسی بلی سکی اوقات بچہ و تھا و خون و تھا و کھو کھو او دھر ہی جا کر کھوتا تھا بلبل کسین مجنون کسین فریاد تھا و او تھا سکتا مجنون از زناد</p>	<p>عجب ایجاد او کی حق زکی تھی سحر سحر عشق سحر تھی او سکی بنیاد سدا آنکھ او سکی رہتی دید طاب نظر پر تھا آنکھ او سکو کھو کھو کھو لبیز اس کے رستا تا بقدر طریق عشق یاد کے قدم تھے نظر او سکو سحر و نجات کھیل نظر پر تھا کھو کھو کھو کھو کھو اداعشہ کر شمع ناز و زبان یہی باعث یہی شاید سبب تھا</p>	<p>عجب ایجاد او کی حق زکی تھی سحر سحر عشق سحر تھی او سکی بنیاد نظر بازی عاشق او سپر تھا تو نور او سکا سحر و نجات کھو کھو ہمیشہ گل خون کا ذکر و مذکور روان او سحر و نجات کھو کھو نقد او سکو سحر و نجات کھو کھو تو پر واز سحر و نجات کھو کھو سجھتا تھا وہ جب ناز و زبان کے عاشق او سکا طفلی سحر و نجات کھو</p>
<p>کون کیا کیفیت او سکی زبانی او سحر و نجات کھو کھو کھو مکملہ سے محکوم عام مجر و جوشہ کھو کھو کھو کھو کھو کیا اک روز آصف کھو کھو کھو بظاہر کھو کھو کھو کھو کھو ہو این و وہ دیکھ او سکی طلسمات بلاحت سحر تھی پر او سکی سباحت</p>	<p>کسین مجنون کسین فریاد تھا و او تھا سکتا مجنون از زناد فریقتہ شدن عاشق بر مہند و پس کہ نامزد و معروف لب نم بود</p>	<p>گذرتی تھی عین زات او سکی نظر او سکی پر تھی ان لب نم پر سہ بازار تھی و ان و سکی و کسین کیا حال اک شک پر کھو نہ کیسے جانند کسین او سکی تھو</p>	<p>کھو کھو کھو کھو کھو کھو کے کھو کھو کھو کھو کھو کھو کے کھو کھو کھو کھو کھو کھو کے کھو کھو کھو کھو کھو کھو کے کھو کھو کھو کھو کھو کھو کے کھو کھو کھو کھو کھو کھو کے کھو کھو کھو کھو کھو کھو کے کھو کھو کھو کھو کھو کھو</p>
<p>کیفیت خوبی صنم و دل رفیق عاشق بران لر باسی عالم و مبتلا شد نش بہ بقیر ارمی و غم</p>			

و گفتگوی دلجوئی صنم با عاشق در اریش خویش و کیفیت دکاند اریش

برو کچھ اور سو د اور عالم
دکانی کی جاتا تھا قابل
عزم کی اور نہ جو کچھ کیے گا
کہوں کیا میں تم کی اجازت انکی
دو باطن میں تھا عشق اور سکا ناب
میری لہجہ بنا سودا او می م
سخن کرتا رہا اس سے موافق
ہوا عاشق کا دل اس پر گرفتار
چھڑانا اس سے ہر پختہ شکل
کوئی جان نہ سوائی ہر عاشق
لگا کئے وہ سودا کی سادھنات
کبھی مرد زبان پر نہ کہتا تھا
گیارہ ہاتھ میری گیارہ دل
اگر ہر تو اس کا دیدہ یاد دل
نہیں ہر کسی کا اشتاد دل
کیا قابو سے میری کیا مار دل
کبھی پڑھتا تھا رو رو یہ طرار
وہاں رہتا ہوا کشف دل آرا
زبان خشن مگر کوئی نہ غرار
وہ دوست کہ ہزاروں میں ہر
خدا جا کہ ہر کس کا طلبگار
کبھی نہ ہوتا کبھی دتا تھا سہیت
بیعت کچھ میری ہر کیفیت
کوئی سوط علی باتیں نہ کئے
اگر دل اس کا کسی پر دوا

تھیں نہ ہر کوئی کا ہر مقصود
غرض اک چیز اور جس کے چکانی
ہوا اسکو بے راضی و طالب
مزید ار دل حور و پری تھا
پشت عاشق کو وہ مشرق بھایا
خیال اس کا وہ دانتے نہ اٹھا
کہ لکھنے دیتا عشق اسکو ہونے
کیا الفت اسکو دے لکھ پال
لگی ہر ہر اک کو کونے حوشت

رسمیت

سنوئیوں کی کا بتلا دل
تو ہر اس لیے مجھے جدا دل
جو سچ ہو چھو تو ہر خود بیوفلا

غزل

ہوا دل کی بدولت میں گرفتار
جو مجھے کہ تو کو کون ہر تیار
کہ نیم ہم مری غم سوہ دلدار
نہوں میں نیست کیل اپنی بزار
کہ آوی خود بخود میری طرف یار
تو کین بیدل ہر چھو گیا ہوا ہر
بیان کرتا نہ کچھ خیال دل کا
کو عشق و مشک کا عنوان ہنفتن

دین آنکھیں اور نہ تو کی باہم
خزیری کی سیلے سوہ بیدل
صنم نے تب کہا کیا مجھے گا
کہا اور نہ بیان سب کچھ ہر جو
سچی جنس کی تھی عاشق کو بجا
صنم نے اس کی قیمت کی مناسب
اوسے باہر نہ کیے شستری تھا
وہ لڑکی نے تو دل اس کا کھایا
اوغا عاشق تو دل سے لیکے سوا
اوغا کی گردن اٹھ اسکو کھائے
جدا ہوا سو اس کا مرا حال
ہوا دل میں اسے ہوش محبت
عزیز و عزیز میں کھینچا دل
اٹھی چل مارا دل بتلا ہے
وہ دلیکر جدا مجھے نہوتا
کے ہر جو فنا ہو کونو تاق
کبھی بتلا تھا میری کو کل وہ
کیا دل تو مجھے رسوا با دار
طیبو مجھ کو صحت ہر کس و نیم
عزیز و دلو میری غم سہی ہے
میری صورت سوہ ہر ارباب
تراپا لہجہ جانکو پڑھا دی
جو کوئی پوچھے تیرا حال کیا ہے
نہ کہتا اور کچھ احوال دل کا
سمجھتا ہوں ہر دانا کو کون

وہ اپنے غم سے ہرگز نہ کتنا	کہ دل میرا فلاں پر ہر شیدا	نہ کھلتا تھا کسی پر راز و سکا	وہاں کوئی تھا وہاں ساز و سکا
دل رہتا جہاں کہ تھو دل تھا	مکانشے اوس منم کہ مستقل تھا	پڑا تھا وہ کجاں واقعہ سیرا	کہ تھا اک شمع خوب کجاں گدازا
نہ تھا اور رونے کچھ اوسکو نہ	اوسو بجایا تھا وہ طفل نہ	وہ اکثر بیٹھتا باہر محل کے	سنو گد حال اوسکا اگر میل کے
خیال اوسکا ہی رہتا تھا اکثر	کہ شاید اوس کوئی اور ہر شے	جو آکھلے تھا کوئی دان اوس گلی کا	تو واقعہ ہوتا اوسکی پہلی کا
بہت ہوتا تھا شادان ملکا اوس	ستنی ہوتی اوس محل کی اوس	زیادہ دلوں کو ہوتا شوق حبس	تو خود اوسکی طرف جاتا دہیم
بظاہر کے حیلہ سیر بازار	وہ باطن میں ہوتا شوق دیدار	فقط اس گشت سحر یہ مدعا تھا	جسم چاہے تھا اوسکو دیکھتا تھا
اوسے بازار میں لوگ مکان بچا	کہ اوسکا دوست اک تھا وہاں تھا	وہاں جاتا تھا وہ نہ خواہ ناخواہ	کیا کرتا تھا آمد شد اسی راہ
وہاں جانیکی یہ باعث بڑی تھی	کہ رستمین کان اوسکی طرح تھی	کرمی تھا عمید اک مین و بار	کہ آتے پاؤں ہوتا تھا انداز
منم بھی خوب اوسکو جانتا تھا	کہ جہوں چاہ کی پہچانتا تھا	خریداری کو حیلہ سے کسی روز	دکان پر اوسکے جاتا تھا وہ پڑ
دو جاہاں اسکے دو گنا ہوتا تھا	نہ تھا عاشق سہوہ راضی کسی	اوسے جب کہتے تھے آتے جاتے	صنم کی طرف نہ کہ مسکراتے
صنم دیکھ کر ہنسنا اوسکو	نظر عاشق پر کہ ہوتا تھا خوب	نہ عاشق کو پڑے تھی اتنی جرات	کہ بیخبرہ کرمی اک خطہ صحبت
نہ وہ شیریں لب و شکرین تبسم	کرمی تھا شرم کر مار سے کلم	فقط ہوتی تھی دید اوسکو شیر	یہی تھی روز عید اوسکو شیر
مقابل اوسکی جب بڑی تھی انکھیں	پنہ جو کسٹے لڑتی تھی آنکھیں	مگر آنت تھی اوچترن تھی قاتل	دل عاشق فرمن ہوتا تھا اسل
کئی عاشق کی اک مدت اسی طور	صنم کا لطف تھا او شیر نگہ جو	جو عاشق کو کبھی ملتی تھی فرصت	تو کہہ جاتا صنم سے اپنی حالت
صنم حوال اوسکا سن تو لیتا	حیا سے پر جاہل اوسکو نہ شیا	بہت آتی تھیں پر عاشق کو گناہین	اشعار و نین وہ کہ لیتا تھا بایں
حریف اوسے ضرب بھی کچھ نہ ہوتے	ہوں جیسے جاگنے کے اگر ہوتے	جو یا ہم یار کرتے ہیں اشک	اوسے اعذار کیا سمجھیں بجا کر
میان عاشق و معشوق رز نسبت	گرام کا تبین اہم ضرب نسبت	خدا جسکو کسی کی جاہ دی ہے	تو اوسکے دوسرا اوسکو راہ دی
جو اوسکے دل میں آتی ہیں خواہ	سوا اسکے دل میں ہو جاہین ہر	محبت کی نہایت ہو جو تمکیل	تو پھر لیلی و مجنون کی ہے تشیل
عزیز تر زن لیلی کا لیا خون	شنا ہو گا جو کہ راحل مجنون	کرمی ہر تیغ آہن ایک کو دو	محبت ایک کو دیتی ہر دو کو
محبت کا عجیب ماجرا ہے	وہی جانے جو اس فن میں بڑا	غرض عاشق صنم سے خود جو ملتا	ہوا تھا ربط کچھ باطن میں پیدا
بظاہر محض وہ نا آشنا تھا	کبھی از خود نہ اوس بولتا تھا	فقط کرتا تھا وہ صاحب سلامت	جو جاتا تھا وہاں وہ پڑ سلامت
کرمی تھا خوب درخور امتداین	ہو جیسے طور یا ہم آشنا میں	کہ پہلے اوری کچھ جانتا تھا اوسکو	خریدار نہ پہچانتے تھا اوسکو
ہوا یہ رفتہ رفتہ اوسکو معلوم	خریداری کا ہر اہم مرغی موم	کچھ اوری نفع کا ہر یہ خریدار	نہیں کوئی غرض سے اوسکو مکار
یہ میرے واسطے آتا ہے ہر روز	یہ اپنی دلیں رکھتا ہر سرور	یہ جانی اوسنے جب اوسکی حقیقت	اورد خور کی ہوئی کچھ اوری شور
بکھلا عاشق پر جب معشوق کا رنگ	تھا اوسنے پنہ اور ہٹی تنگ	لگا کر نہ ملاقات اوسکی گھر	لگا چلنے اور صحرے راہ ہٹ کر

<p>او در خطر تها غریب و از تبا سد انکتی تھی اندیشہ میں اوقات خلش لکھتے تھے وہ عاشق و معشوق وہاں عاشق کا کہہ جاتا تھا کہ خدا سہ وہ یہی مانگے تھا درخت صنم کی بے تکلف دید ہوگی تن تہا وہ مجھے کب ملے گا غرض عاشق یہی رکھتا تھا</p>	<p>بغا ہر میلہ تھا شرم و حیا کا سنوئی ایک دن اچھی ملاقات کو اس کو حق میں تھوچون نہیں غریب ڈرو تھا او نس جو کتن ال ہو چو صنم سہی سو کبھی تنہا ملاقات مری گھر کون دن یہ عید ہوگی مرا یہ غنچہ دل کب ملے گا یہی جی میں بسا تھا او سکے سوا</p>	<p>اسی اعینار کار رہتا تھا وہ نظر میں دسکو رکھتے تھے وہ غیا صنم کو گھیر کر رہتے تھے جو درخت یہی جی تھی او سکے معین پیش انہی کون سا وہ روز ہوگا اوہر آو گیا وہ کس دن انہی میسر ہوگی کیونکر محکوم یہ اسی پریشان وہ ماننا تھا</p>
<p>وہ رہتا تھا اسی نکتہ میں ہوا مجھے آسائی غارتگر ہوش کروں خود ہوس میں بھی سیریل وہاں تھا اک محب عاشق کا ہدم صنم کی کیفیت خوب آگاہ کہا عاشق نے تبا او سکے شناسے</p>	<p>رسیدن ایام میلہ آٹھون و خون شدن عاشق باین خیال کہ درین میلہ با صنم ملاقات خواہد شد و گفتن عاشق با آشناسے واقف کار خود و در جواب تقریر آن آشنا با عشق بیخود</p>	<p>وصال او سکا ہر خاطرہ ممکن اسی میلے سہی ہم او سکے یلگے صنم سہی ابھی چل پوچھ لے صنم نے کروڑوں کا خود بتایا پہر دن گزرو جاو گا وہاں میں</p>
<p>بر آتی ہر مراد اپنی کسید کہا او سنے بہت بہتر چلین گے کہا عاشق نے فکر اسکی نہ کیجے سخن آٹھون کیلے کا جو آیا کہا اگر کمون کیا داستان میں</p>	<p>اضطراب عاشق برد میلہ یا نظایر یک پاس و ز موافق وعدہ صنم و تسلی کردن آن شناسا ہر خود آخر الامر رفتن عاشق و آشنا و میلہ و کیفیت اجتماع آنجا و جستن صنم و نیافتن مقصود</p>	<p>فریب تا ہر آب آٹھون کا میلہ مگر حبیب ہو یقینی او سکا جانا اوٹھو دانسو دکان پر او سکے آئے کہا عاشق نے تم کس دم چلو گے یہ سکر عاشق شیدا اوٹھا</p>
<p>گلابی بھر کے لاسانی کلفام سنو یا سرجو میلے کا دن آیا دل او سکا تھا زلیں پر مشتاق</p>	<p>کہ آپہونجا ہر وہ عشرت کا ہنگام خدا نے نعت خفتہ کو بگایا پیر کی اغیار لی و سپہ شوق</p>	<p>مجھے شہر کر دے جیے تماشا ہوئی جب صبح عاشق پر ہزار کہوں کیا او سکے روز تھا</p>

کوئی دیکھتا ہے وہ بیعتا تھا	کے تو یہ گیا ہوا سکھو نہ	ہر اک سواران ہی ہو جو جیتا تھا	کوئی یاروں آیا ہوگا کتنا
جو کتنا تھا کہ آیا ہو گھر ہی	تو دے رہا ہو تھا نہ پناہ دینا	جو کوئی دیکھو کہ زیادہ ہوتا	تو اس کے پانوں پر جاہ چھٹا
وہ بیدل پر عیب شکل پڑی تھی	گھر ہی اس کو دیکھتا تھا کنگری	محبوب کے خیمہ دیکھ لیا جان	کہا کیوں کہ ہر ستر کا کنگری
کے کٹ اتروں سختی میں تیرے	پہر شکل ہو چھپر پار میرے	نیکر علی ہی کھسک کر ذرا تو	نہو بیتاب از ہر شہدا تو
شمالی کیا لگے گا ہاتھ تیرے	چلنے کے ہم بھی ہر ستر کا تیرے	سہا سہا سہا لو سکی گفتگو سے	کہ واقف تھا وہ اس کی آواز سے
غرم گدرا پہر آیا وہ ہنگام	کیا دونوں نے چلنے کا سہرا تھا	شمالی بیچو جان وہ دیکھ لیا	جہاں ہوتا تھا لوگوں کا اجتماع
وہ بھی تھا جوتا لالہ مبارک	دین مکان اس کی خدمت میں	کون تو نہیں دیکھتا تھا	کوئی بی سب پر غلام ہوتا تھا
عجب باغ و عجب تالاب تھا وہ	بہند خاطر فو اب تھا وہ	برائے سیر اک عالم جان تھا	عجب سیکر کن عالم وہاں تھا
وہاں تو ہر ستر و شہر دلے	ہر اک اپنی ہی سچ تھکا لے	داؤنی تاجا علی سب ہاں تھے	وزیر الملک ہر سب ہاں تھے
ہزاروں اہل حرفہ اہل بازار	وہاں بیٹھے تھے کہہ سنا تھو	نکھتا باہر وہاں سے کوئی فرقہ	سبھی تھی ان فقیر و اہل حرفہ
خلائق کا زہر اسنوہ تھا وہاں	کے تو اس کے تھکا شہر پہا	ہر اک اپنی صدائیں بولتے تھے	کوئی کچھ سچے کچھ تو لے تھے
کوئی کتنا تھا لوجی حلوا سوہن	صد اس کی کر تھی دلچسپ	چکا تھا کوئی حلوائی کچاں	کوئی کٹے مٹھائی کر دھو جان
کوئی بانی میں غرض ہاں تھے	کوئی باہر گریبان پر لڑتے تھے	کوئی کرتے تھی جوار پر پشتر	کوئی ہاتھ تھے اور کسی کو کاوش
کوئی دان اپنا تھا کوئی گانا	کوئی ادبی سوانح اپنا کھاتا	کوئی انکھیلیاں کرتا کسی سے	کوئی ناحق کو تھا لڑنا کسی سے
کوئی کرتا تھا کسودید بازی	کوئی کرتا تھا اک سوڑا لڑا	کوئی پورا تھا جوان کوڑا لڑا	کوئی اپنی شہسوار ہی دھاتا
کوئی لکھی کوئی رشتہ پر پڑھا تھا	کوئی ہندو لکھتا اس کا لڑا تھا	کوئی ہاتھ لڑا لڑا لڑا لڑا	کوئی ہاتھ لڑا لڑا لڑا لڑا
کوئی بیٹھا کسی کی تاک میں تھا	منا نقش قدم سا تھا کہ میں تھا	کوئی کٹے کوئی لگے میں ہاتھ لڑا	کوئی کٹے کوئی لگے میں ہاتھ لڑا
کوئی کرتا کسی سے عشق و ناز	دکھتا اپنی معشوقہ کے انداز	کوئی کٹے کوئی لگے میں ہاتھ لڑا	کوئی کٹے کوئی لگے میں ہاتھ لڑا
کوئی بیٹھا کہیں بند بچا لے	سر سر مدگی کی سچ بنائے	کوئی بھرتا تھا بیتا بانہ ہر سر	کوئی بھرتا تھا بیتا بانہ ہر سر
کوئی تو ایک جابر ہو کے فیکم	سخن کرتا تھا یاروں ہوا فیکم	کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھاتا	کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھاتا
کوئی ہندو پنچ پران پر ہندو	کوئی کافر سنگر شوق ہندو	دکھتا کوئی عالم لڑا لڑا	دکھتا کوئی عالم لڑا لڑا
کسی کا کوئی کھرا منہ نہ تھا تھا	کسی کا کوئی پردہ عجب تھا تھا	کسی سے ہوتا تھا کوئی بھنگیر	کسی سے ہوتا تھا کوئی بھنگیر
کہیں تھا کوئی کسی سے عذر کرتا	قدم پاؤں کیا چاہتا تھا تھا	کوئی تالاب پر کرتا تھا نشان	کوئی تالاب پر کرتا تھا نشان
کوئی تھا کافر سچ بنائے	جہاں پر ہندو بیٹھا لگا لگا	کوئی جاتا کوئی آتا تھا بیہم	کوئی جاتا کوئی آتا تھا بیہم
کوئی پرواہ کوئی شہ نہ تھا	نہا شانی ہزاروں جہ نہ تھا	نہ تھا قصہ کوئی ایک بیکار	نہ تھا قصہ کوئی ایک بیکار

چہرا اس واسطے وال چار سو وہ	لگا کرے صنم کی جستجو وہ	نظر آیا اس دوران اور بھی گنگ	چہرا عاشق یہ عالم دیکھ کر گنگ
کہ شاید یہو بیان شان کر تا	کبھی جا کر سر تالاب تریا	طلب میں اوسکے گوہر پیریا	صنم کس کچھ نشان لے سنی نہ پایا
کبھی رستمین جا بیٹھے تھابتاب	کبھی پھر تاسوا دو گز تالاب	کہ شاید یہ کسی جاگہ وہ بیٹھا	ہر اک سیر ہی پہ جا جا رہو نہ تھا
گر آکر کو تھک اک جگہ پر وہ	رہا دوڑاتا ہر جانب نظر وہ	رہا ہر چند وہ عاشق طلب گار	کہاں ملتا تھا اس انوہ میں یا
قیامت کا وہی عاشق بچہ تھا	صنم اپنی سکودان چلنا کھن تھا	رہا غور شد کی تلاش میں چلتا	تھا پھر اوس جگہ کسی آگے ملتا
خضر نے آگے اوسکی ہر ہی کی	منع کر دین شخصی عاشق ترا از شستن آنجا	منع کر دین شخصی عاشق ترا از شستن آنجا	یکایک بخت از خود یادری کی
کہ جلاوین خرد کسب پر وہاں	کہ در تابش خورشید بود در رہنمائی آن	کہ در تابش خورشید بود در رہنمائی آن	پلا ساقی شراب شعله نشان
وصال یار و سیر باغ خرم	بسیوی کوستان خرم کہ آنجا اجتماع میلہ تمام	بسیوی کوستان خرم کہ آنجا اجتماع میلہ تمام	کردن بخود بیان میلہ کا عالم
کہ کیوں بیٹھا ہر کوئی انکھل مضطر	خوبان و مہاجران شہر بود و رفتن عاشق	خوبان و مہاجران شہر بود و رفتن عاشق	کہاں اک شخص نے عاشق سہی کر
تو کسے غم غن کسے نشین ہے	وران بلغ و دیدن کیفیت آنجا و بلو تلاش	وران بلغ و دیدن کیفیت آنجا و بلو تلاش	تجھے کیا دھوپ یان لگتی نہیں ہے
تو ہر اک باغ خرم بالسی کچھ دور	بسیار دیدن صنم رانشتہ در مجلس وہاں	بسیار دیدن صنم رانشتہ در مجلس وہاں	تجھے گریہ ہی میلے کی منظور
بہان کیوں دھوپ کھاتا ہر اچھی ہے	سیر اک مجلس و روداد صنم و خوبی و پوشاک	سیر اک مجلس و روداد صنم و خوبی و پوشاک	وہاں جا بیٹھ سانی میں خوشی ہے
تجھے بالسی وہاں جانا ہر موقع	و روداد عاشق بیچارہ در ان مجلس	و روداد عاشق بیچارہ در ان مجلس	پریر و یو کاوان ہوتا ہر جمع
نہی دینا اسوئی نظرو ان	و ہجوم میلہ	و ہجوم میلہ	گیا عاشق جو قصہ مختصر وہاں
نہاں سبز و میوہ دار کا وصف	کہوں کیا میں اس گنگ اور کو صفت	کہوں کیا میں اس گنگ اور کو صفت	وہ گلشن دیکھ کر ہوا قسم ہے
وہاں آگے بیٹھے تھے باہم	تامی شہر کے ہندو مہاجن	تامی شہر کے ہندو مہاجن	وہ سارا باغ تھا شاہانہ خرم
موافق تھا اوسکے نیمہ خرگاہ	تھی کسی لعلی جوڑی شوکت چاہ	تھی کسی لعلی جوڑی شوکت چاہ	جدا ہر ایک کو اپنے کھڑی تھے
نمایان ہر طرف عالم عجب تھا	ہر اک مجلس میں ماناں طرح تھا	ہر اک مجلس میں ماناں طرح تھا	موافق ہر کسے ساز و سامان
وہاں بیٹھے تھے کس صورت سے تیار	وکان اگر کھے ہر اک کا نڈار	وکان اگر کھے ہر اک کا نڈار	نہا کچھ اور ان تھا لگ ہی گنگ
عجب نگین باغ و بوستان تھا	عزم جو چاہیے سو سب مان تھا	عزم جو چاہیے سو سب مان تھا	جسے کوئی چیز وہاں ہوتی تھی قصود
کہ اوسکا اور ہی سہی دل لگا تھا	وہاں کچھ بھی نہیں ہرگز مرا تھا	وہاں کچھ بھی نہیں ہرگز مرا تھا	وہاں خوب کھاتا تھا انوہ سارا
ہر اک سہی چھتا اوسکا بہت تھا	وہ ہر شے میں جا جا کھاتا تھا	وہ ہر شے میں جا جا کھاتا تھا	کری تھا جستجو اپنے صنم کی
تو بیٹھا اک جگہ مایوس ہو کر	نہ آیا جب نظر اوسکے وہ دلبر	نہ آیا جب نظر وہ عزیزت حور	بہت دھوپ لٹھا اور نہاں تانہ بقد
نہایت اوسپہ گزری تیر لری	لگا کرے وہاں فریاد و زاری	لگا کھننے نظریں اوسکے جوئی ر	وہ رنگارنگ باغیچہ وہ گلزار
تو کب ہوو لگو جوئے لکے لکے	نہ پیش نظر تک کہ لیلی	اصلی اوسکی کرتا تھا ہر کس	اگر چاہا کچھ پر سہم اوسکا

وہ کتا تھا لے گا یا رتیرا	جو ہو گاجنت ملک بیدار تیرا	کیا تھا وعدہ آئیکہ منم نے	اوسے پر تو کیا تھا قصہ پہنچے
منو تا اگر اوسے منظور آنا	تو کا ہیکو مہین کر تار وانا	تو قضا کر سٹو دھونڈھینگاں ہم	کر نیکی چھ بھی گشتہ بہستان ہم
ہم بیٹھے تھے دو وزن اسلم میں	کوئی ڈور باہو جیسے بحر غم میں	نظر آیا وہاں اک آشنا اور	کہ رکتا تھا کبھی وہ بھی کوئی طور
وہ اوٹھ کر وان سر اوٹکے پاس	بہت اخلاق کر باتوں لگایا	کہا کیوں آپ ہمیں بہت بیدل	میان جو سیر جاہو سب حاصل
اتنا شکیوں نہیں تم دیکھتے ہو	کہو سچ تمکو ہوا بکسی تکدر	کہا عاشق ڈاوس فریستہ	یہ سید میں عجایب کیفیت ہے
مجھے لاحق ہوئی ہر ایک غم و غم	ہوئی دیکو مری یہ فکر پیش	کہ اک ہر اسی میرا گم ہو ایاں	میں اس نکتہ سے ہوں غم و غم
گھر دی دو تین اوس جیسے میں بیٹھا	پھر آخر انس دل عاشق کا اٹھا	کیا ہدم نہ تباہ دس اشارہ	اوٹھو پھر دھونڈو ڈاوس کو دوبارہ
اوٹھا والنے یہ میلہ کر کے عاشق	پھر آؤٹکے مہان امیہ صاف	غرض والنے اٹھے وہ دونوں اک	لگے پھر دھونڈو تھے محفل محفل
پھر اوس بارغ میں ہو جاہو	بہم کرتے رہو بسن تجھ کو	ہوئی بصل سودا و سادہ نوید	تو بدلی سے کل آیا وہ غور شد
ہوئی نو میدی عین امید اوسکو	کھلایہ بفضل حق سو بید اوسکو	کہ بعد از رنج و محنت ہوئی رست	خدا قادر ہر سب سے اوسکو قدرت
بہت غم پڑتے ہیں اسباب دی	بہت دی ہیں مادیں نامرادی	دلیل اثبات پر لا تقطعوا ہے	عبث نو میدیوں کی گفتگو ہے
منو پھر خدا کا ستر کشوف	کر دی چون و چرا اپنی دھونڈ	وہ جو جاہو کر کر بندہ ہو مجبور	نہیں حجت اوس دھول کو پور
ہوا عاشق کو یکجا بگزدان	جیسے تھا دھونڈتا آیا نظردان	کھلا کیا رہ اوپر پہلے تھا شا	وہ جی سن طلبنی کا تا شا
صنم بیٹھا تھا اپنی مجلس میں ان	کہ تھو سب اک جگہ کراہل و کان	عجب تھا اوس جگہ انوہ یار و	کوئی سنتا نہ تھا جسکو کار و
جد گانہ تھا سب ادھکا جمع	بنا جیسے بسا ہو کوئی موضع	نہایت غور و نگین تھی وہ مجلس	بہت پر غور و نگین تھی وہ مجلس
وہ مجلس کی کروں توقع کیا میں	کہ اوسکو شکے سکے میں کیا میں	صنم اوس میں ہوا سطح مشن	ستار و نین ہو جیسے باز و جوب
مباردہ اوسکے ہاتھ ہی خبردار	لگا خود دیکھنے اوسکی طرف نہ	کہا ہدم ڈاوس شاد ہو کر	صنم بیٹھا ہر تیرا دیکھ ایدھر
کہا عاشق نے دیکھا میں فدو کیا	برائی ہو مری دل کی تمنا	جیسے میں دھونڈھتا تھا اوسکو پنا	مجھے حق نہ صنم کا منہ دکھایا
ہوئی کوشش مری بہر مقصود	لا قسمت سے مجھ کو وصل محود	برایا بطرح مطلب ہمارا	تر و دل کا بھی بہر مقصود
رفاقت تھنے میری خوب کی واہ	یہی ہر یار حق دوستی واہ	مثل ہم تنق ہو دیو چن و دل	تو پھر ہوئی ہر آسان فل شکل
کیا مر کو بہن کہا جیتا بی	نہ شیریں سر ہوئی کو کاسیا بی	کیا صحر کو دیوانہ ہو مجنون	رہا نہت ہو مجھ میں لیلی کی محزون
سلف سے آجک عاشق ہو کر سو	کہ کچھ کچھ آئی کام تکدر	کہ رہن کیا عاشق سچا فتد	اکیلے سے نہیں کچھ کام بنتا
ملا تیری بدولت میں صنم سے	یہ دولت پائی تیری تیری دم سے	کہا ننگ میں کروں شکر از تیرا	خدا روشن کر دے کا شانہ تیرا
منم کے پاس اک لڑکا تھا بیٹھا	کہ عاشق کو تین جہ جاتا تھا	کہا اوسنے صنم سے توبہ بایسا	کہ عاشق دیکھنے میں بھن پر بونا
سمجھ کر وہ بھولا سکرایا	یہ راز عشق مجالس میں چھپایا	صنم عاشق سے تھکا گور و بیٹھا	ولیکن تھا باہن کہ ستر و بیٹھا

کرم عشق جسکے مخفی کھڑا تھا	وہی مد نظر اوسکے پڑا تھا	نظر عاشق کی اودھ لگ گئی تھی	نظر نرس کی صورت ٹانگی تھی
منہم بھی اوسکے بابت غلامانہ	نظر کرتا تھا چھپ چھپ کا بگاہ	بہم لڑتی تھیں آنکھیں چمکی رہی	لگی تھی ہر طرف نظر دہلی ڈوری
وہاں عاشق کی کچھ بوجھنا تھا	کھڑا تھا دم بخود جو نکل آزاد	نہ حرکت تھی نہ کچھ جنبش تھی	فقط دیدار کی کوشش تھی سکھ
کہوں کیا جو منہم کا تھا وہاں تک	سوا تھا عاشق اوسکو بھیکاروں	تھی اوسکی بریں ٹھیکاریں چمکین	ہیٹ باریک تیار کی چمکین
بنت سوسار تھی چمکین ہی تھی	وہ نک کیا خوشنما اوسین کی تھی	وہ کھڑا چاند سا وہ رنگ گورا	برہن چاند تاروں کا وہ جورا
نظر کرتا تھا جو اوس نا زمین پر	کسے تھا چاند اود تراہ زمین پر	تھی اوسکے نور ہو وہ بزم روشن	وہ مجلس تک تھی اوسکے گلشن
عجب نگین دویشا تھا کرین	کہ رنگ اوسکا نہ آتا تھا نظر میں	کہ نہات اوسیل لکڑی کا تھا	اور گرد اوسکے بنت کھم دگ تھا
بندھی تھی سر لہکے سر سنا	سہو جیسے شعلہ آتش نمودار	وہاں عاشق کھڑا پایہ مجلس	کر د تھا سب ہی نا اہل مجلس
وہ بزم آراستہ ترکیب تھی	فقط بیٹھ ہی کی تقریب تھی	نہ بنتی کسطح تبریر مجلس	کراؤ کا جو دھری تھا مجلس
منیا تھا اوسواں لوگوں کی تھی	نکالی یہ طرح اوسنے ہی تھی	کچھ تھا آپ بھر بھر دوا دریاں	ہر اک کی آگے شیرینی دیکوان
وہ پیران اور شیرینی کاشام	بیان کچھ تو پہر کسج شام	غرض سب کو وہ تو نفیس قسم	اصی صورت سہی مجلس میں قسم
کھڑی و چار سین اوسکی کڑی	بحربی و منیا تھا سب کو پہی	کھڑا تھا عاشق اوجا اک لکڑ	تا شاد دیکھتا کر تا نظار سے
منہم اود و فراغت پاکے آیا	کسینے ہاتھ نہ اوسکا دھلا	جہاں آیا تھا نہ جو وہ تیار	اوسی جانب کھڑا تھا وہ گرفتار
نظر اوسپر ٹپتی نزدیک آکر	پھر کھڑا اوس لڑھی نزدیک کر	ہنم بھر کھڑا گیا مجلس میں	لا کر آنکھ اپنے نیم جان سے
ہوا جی چشم اوس وہ بیدل	کیا جیون اوسکے نیم بیل	تراب کر گیا شہتہ سبحان	ہوا تیر نگہ کا اوسکے قربان
اوسے اوسوقت ہر دم نہ سنا	وگر نہ کچھ تھا شور و نالا	نہ لیتا اگر کرب اوسکو دھانم	تو ہو جا بہت رسوا و بدنام
اگر ہدم نہ اوسکو ضبط کرتا	تو یہ احوال وہاں شہر پکرتا	ہر اک اس از سہی ہوتا خبر	ہیٹ ہوتا وہاں رسوا باز
خفا ہوتا ہوا اوسے بیاجانی	کہ جانا غیر نے راز نہانی	جراحت کسے نو گروں جاری	تو کجی نے کوئی ہو زخم کاری
ہو اس از کو و نون گسبان	رہی سب قتل و خون بہان	منہم نے ولین انہر ہو گانا	کہ مارا تیر نے میرے نشان
جو کوئی ہو تو ہین تیرا ذکاں	اوسین تیرا جو انا علم حاصل	جو تیرا ذکاں تیرا پر چلے ہے	تو جیگی سے خبر اوسکو ملے ہے
نشان اوسے گورو و نہان	خبر ہوتی ہو اوسکے زہو انکو	منہم کے پاس نزدیک برابر	تھا بیٹھا اور لگا اوسکا بار
وہ عاشق کے تین بھی تھا	غیر تھا اوس صورت آشنا تھا	پڑی اوسکی نظر اودھر جگہ	کھڑا دیکھا اوسو ان صورت آ
ہوا اوسکے مخاطبہ بتکریم	سلام اوسکو گیا اوسنے تعلیم	ہوا صاحب لامت کا جو چلا	منہم تو وہین چھو بھر کے دیکھا
ہوا تب جھکے وہ اوسکا سنا	دیا عاشق نے لکھ خط علامی	سلام اوسکو منہم نے کیا کیا	حقیقت میں سلام اوسکا نیا تھا
نہ کچھ ہزار عرض بندگی تھی	شہادت کی دیت عاشق کو تھی	وہاں عاشق کو رہا بھلا	لنیم بیل سے جو نہ خیر بھلا

صنم نے کی جراتی دلنوازی دہی سمجھے گاتدر مہربانی گھڑی دوچار اس حوال سون جلو جی بس کرو اب گھر کی لورہ کوئی ساعت میں ہو جا کا اغیر یہ سنکر تب تو ہوا چار عاشق وہاں سے تھا مکان اسکا بہت کئی تھی پہلے اسکو شوقین راہ ہوا تھا کوہن فریاد اسی سے نہی ناراضگانی اسکو شکل عرض عشق چاہے سکر ہی بنا چلا آیا مزہ میں وصل کجیا نمائت بخود مخمور تھا وہ کئی رستے میں بس شکل سو اور تھا	ہوئی عاشق کو کسی ہر نوازی ستکر ہو گا جب کیا جانی رہا عاشق کھرا شاؤنغ مان رہو گو کہ تکاب نچو دیان اوٹھا وعلدیانے اپنا ویرا اوٹھا والسنے جگر انکا عاشق چلا آیا ولے بے برج مخمور نہا چلنے میں کچھ بچ اسکو والد اٹھا تا تھا وہ سبب اسی سے کہ رکھتا تھا وہ ازبش کمال بیان اہل خرمین رہی جان نہی قطع مسافت اسچہ شوق ہنٹ اسدم نسو میں چرچلہ پڑا تھا ست اور شیا کا سا	ہوا تھا عاشق اسدم کیا ہنشاہ قدر مشوق کی عاشق ہی جان جو دن تھوڑا رہا باقی تو لاجا شب تاریک وسیلے کا جو شکل تھیں یہ صلیت ہو آگے چلنا صنم کی بزم سے مجبور ہو کر پیادہ او سے کی قطع منت کر دے شوق شکل کو اسان نہو تا وصل شیرین کر مقرر فلک پر عشق سے ہو چو ہمیں اوسروان لیگیا تھا اور شوق شراب شوق سے تھا کہ شوق عنن لایا مجب اسکو دیانے نچو چھو اسکا گرا نا چھلنا	مجھے وہ حالت اوسکی آتی ہو یاد جو عاشق ہو وہی یہ بات کہا ساقی زبناوش باہر نکل چلیے شہابی تو ہے بہتر کہ سیکے ساتھ مشکل ہو کلنا جلا گھر کی طرف مجبور ہو کر پڑی کچھ بھی تار شد کی محنت کر دے عشق میں کیا کیا نہ ان تو چھوڑا تا فریاد دیکھو نہ کر نہی دشوار قطع ارض اوینر بھرا تو بھی تھا وہ خالی ازوق نہا کچھ شوقین اوسر ہوش دیا ہو چکا گیا تھا لے جانے کہ وہ چھوڑی ستوا لیک چلنا
--	--	---	--

باز گشتن عاشق مخمور از میلہ ہمراہ رفیق مذکور و مشرماندش تمام شب دران کیفیت و
صبح بیدار شدن و ندیدن رو صنم و حیران شدنش کہ آیا این ماجرا غلط بود یا فی حقیقت
و تسلی کردن آشنا و ملاکہ واقعی چنین بود اضطراب مکن فرسیدن از صنم حکمت

ادھر آساقی بر ہمن عقل جو میلادیکھ عاشق آیا گھر میں رہا بنچو دفر میں رات بھر وہ سحر ہوتے ہو افقالت سے بیدار نہو مجلس نظر آئے نہ میلاد کہاں وہ کیفیت ہوا وہ عالم صنم مجھ کو نہیں پوچھو پڑتا	عدوی ہوشیار می نہیں عقل نہا کچھ ہوش باقی اسکو زمین چھکا تھا کیفیت میں اسقدر ہو جیسے صبح کو ستوا لا ہوشیار پڑا ہوں کیوں بیان میں کیلا کیا ایک ہو گئی مجلس ہی برہم مراد دل ہوا سی حیرت میں پڑتا	فراسن لوفسانہ بخود می کا وہ اپنی پائیدری کی سب آتا وہ یوں شرارتھا جیسے شرابی جو ہو میں آیا اوسر تو لیک میں جا کہاں وہ بلوغ وہ سیر حرج ہے کہ ہر جوہر پریزا دکھانہو مگر یہ خواب کا سبب ماجرا تھا	کہاں کہو بنچا زمانہ بخود می کا میلاد کا سبب تھا کہ گزرتا سنو کے آگے اوسکی اور خرابی کہ ہر جگہ یہ کیسا ماجرا تھا کہاں وہ مجلس درہ انجمن ہے مردی دکھو سی آتا ہے اندر جو بیدار می میں تھا گل میں دیکھا
---	---	--	---

کمون یہ خواب یارب کس عجب کار	کری تو بغیر کسی کون بہتر	جو ہو تا کوئی معبر مثل یوسف	تو خواب دوست میں کہ کتاب تو تعف
کمون اس خواب کا کسے فشا	کے نیکی کے سب عجبہ در اندر	غرض عاشق اسی فکر تھی تو	ہوا تھا شکل حیرت پای تازق
عجب دسکا کہ تھا ہر اوہدم	تاجی خوی بوسہ او سکے محرم	جو دیکھا اسے ایسا اسکا احوال	کھا ای عاشق مسکین و پامال
تو کیوں ہوا اس کھڑی منتظر ایسا	تباہ تحقیق تیرا حال ہے کیا	نبی ہو کیوں تری تصویر حیران	تو ہر کسٹے خاطر پریشان
پڑی ہے کون ایسی نگر تجھ پر	خدا کے واسطے تجھے خبر کر	ذرا تجھ سے تو کر احوال ظاہر	کہ ہوں میں بھی ترا ہر از آخر
کہا عاشق تو تباہ و سست یہ رو کر	اوٹھا ہوں یار میں بدست سر	عجب کر و عجب حیرت ہو مجھ کو	سب سے جسکے یہ حالت ہو چکے
عجایب یار و ات و ماجرا ہے	کہ جسکی شمع میں دل سوچتا ہو	نجانوں راستہ وہ یا غلط	یہی حیرت مرو دیکھو فقط ہے
ہوا تھا کھجے عشق کا وصال	خدا جانے کہ سچ ہو یا کیے اصل	سمان پڑتا ہو اسکا عجب کار	کری ہر دل مراد آہنگ زیاد
کیا تھا سیر کو سیلے کی کل میں	کسی تالاب پر پانی تل میں	وہاں اک باغ میں لہریں تھیں	صنم میرا نظر آیا تھا عجب کو
وہاں تھا تو بھی میری ساتھ تھیں	تماشا دیکھتے تھے اسکا باہم	ہوا تھا جو غرض عاشق کو تو تر	کہا ہدم سو او سنی و کم و بیش
سنی یہ واردات او سنی چوری	کہا میں کیوں ہو تجھ کو بیتیاری	عبث ہو نکرت و حیرانی تجھ کو	کمون کیونکر نہ غم غم ثانی تجھ کو
ترا یہ ماجرا سب واقعی ہے	صنم کی دید کل یوں ہی ہوئی کر	ہوا تھا جلوہ گر سیلے میں بہت	نہیں کچھ دید میں تیری وفات
تماشا باغ میں دیکھا تھا تھیں	کرم تجھ پر کیا تھا کل صنم نے	کے تھے ہر اویسکے واسطوں	دو اڑکی طرح اتمان و فیرات
اویسکی جاہ میں ہم پایا وہ	کے تھے بیخبر چون سست باوہ	وہاں کیا کیا نہ سیر میری تھی	مگر تجھ پر نہایت پیو دی تھی
اسی سو تجھ کو اب شب بیدار ہو	مثال خواب کل کا ماجرا ہے	تو اپنے دل سے کرے ہر سہ در	بیان انہی ہے یہ تو مذکور
اگر اس پر بھی یہ جاتی نہیں شک	صنم سوچو پھر سوچو جا کے یک یک	خدا کر واسطے تلک ہوش میں آ	ذرا تو دیکھ عین تو اپنے سمجھا
سنی عاشق فرج بے بان ساری	گئی تب لے اس کے بقیراری	ہوئی تحقیق او سنی اخبار راضی	ہوا او س مجھ صادق سنی راضی
یقین آئی گئی شک نہ لے لو کے	کھلے یہ عقدہ کش کل سہو کے	صنم سوچ کر کیا تھا اسنی حیرا	جو دیکھا تھا وہاں سیر تماشا
عجب کے فرج او س سے کہا تھا	صنم زبھی نشان نہ دینی یا تھا	غرض ہر آن عاشق کو ہوا خرم	وہ سیر میلہ اوڑھو بلوغ وہ جرم
پلا ساقی مجھے اک جام لبریز	بیان در خور عاشق با صنم نامہ بانس	کہ سو در فلک بس فتنہ انگیز	بھرا اگر دیکھیں کس محنت کیلے
غنیمت ہو جرم راحت میں ہو	و دوستی پیدا کر دیش آن بچارہ باہم سایا کاش	صنم کو دیکھ آہا تھا از دور	صنم کو عشق میں تھا بسکھات
وہ تر با محبت لینے عاشق	صنم کو دیکھ آہا تھا از دور	کئی اسطرح او سکی ایک بیت	کبھی پایا نہ ایسا وقت و محنت
وکان یہ او س کے جاتا تھا بہت	کری اکدم بھی بیخبر ملاقات	دو عاشق تھا اپنی فانی کا ستار	پڑا او وقت میں یہ انوار و سمیاد
کہا بونجی کی کچھ او س کے کہ بت	سرسختہ دوستی کا ہو مکمل	پھر اس کے بعد کچھ نہ ہو سکا	خلل من بعد اک ذرہ نہیں ہے

منین معلوم کیا اوس پر بھارت
 موافق جب ہو گیا ایں راوس
 جدائی کی سنی جب کوئی قصو
 خدا مالک ہو چاہو سو کر میں
 سوا حق کو جو پوچھو وہ گمراہ
 کہ ہو یہ شرح میں آداب یارو
 ستواب داستان چہ عاشق
 پلا ساقی مجھے جام لبالب
 ہوا اور می کوئی نہیں چلیگی
 وہ بیدل تھا مکانین این پوچھا
 نہ مانی کی نہ استقبال کی فکر
 وہ چاہو تھا کہ ہو وصل و لغو
 حیران ممکن تھا ملنا ملاوان
 وہ حیران ہو کر تب بولا صہنم
 ارادہ ہے مگر تمکو کہیں کا
 میں فیض آباؤ کو اس دم ہو گیا
 وہ کیا کہیے جو کہ ایسی صورت
 کہا دو اک مہینے کی ہے تعداد
 کہا یکبارہ عاشق سو احوال
 لگا کر نے غمان آہ و زاری
 قلم کی چھائی بھٹی ہر دم میں
 سنو عاشق بچا را کیوں فغانی
 لگا دہر جو اس کے زخم ہجرت
 نکر تا تھا کسی سے گفتگو وہ
 تڑپتے ہی گزر تی صبح تا شام

موافق ہو گیا اوس سے وہاں
 لگا مر بو ط ہو ذرا دوس
 نہ کو سطل سے قائل ہر تقدیر
 فلک پر ہمتیں کر زمین نادان
 سخن حق ہو ہی والدہ بالہ
 ہر ایسے لوگ ہیں کیا ببار
 رسید حرف جدائی صہنم از زبان ہمد
 کہ امرو ز صہنم ازینجا سفر کرد و نہ فیض آباد رفت
 و بعد از دو سو ماہ مراجعت خواہد نمود و
 باستماع این خبر بتلاشش برنج و درود
 بچائے تھا کہ ہو گا ہجر نگاہ
 ہوا ہمد نظر کراہ سپہ حیران
 کہاں جا تو ہوتا اب و رہے
 او داسی پر ہو جہر فادین کا
 پڑیگی آہ عاشق پر تباہی
 کہ جانا ہوں یکا یک بانہ ورت
 روان آخر ہوا یہ کیسے شمشاد
 وہ سنتے ہی ہوا حیرت کا بال
 ہوئی اوسکو نہایت بیزاری
 منین تحریر کی طاقت قلم میں
 پڑی او سپر بلا سے ناگمانی
 گیا صبر و قرار و تاب و طاقت
 سنو تا تھا کسی کے رو برو
 نہ دن کو چین تھی نہ شب کو آرام

ہو موافق ہوا دیکھا نہ موافق
 ہوا ناگہ مخالفت جبرج کبر و
 جدائی کا عجیب جابر اسے
 غلط ہو کر کمون مختار ہو خلق
 وہ لایق ہو یہ جن و بشر کو
 سنی تھے حکایت یان تلک کی
 رسید حرف جدائی صہنم از زبان ہمد
 کہ امرو ز صہنم ازینجا سفر کرد و نہ فیض آباد رفت
 و بعد از دو سو ماہ مراجعت خواہد نمود و
 باستماع این خبر بتلاشش برنج و درود
 چلا آتا تھا وہ ہمد کہیں سے
 صہنم ز جھک کی اوسکو نہنگ کی
 کہ ہر باندھو کر جا تو ہوت تل
 کیا اوس صہنم زب یار شاہ
 سلام اوسکو تو میرا من کرنا
 کہا ہمد نے تباہ دس کہ جاو
 محب دس کہ محض ہو جو آیا
 پڑی کا نو نہیں اوسکو جو میں بیت
 کردن کیا حال اوسدم کی بیانیہ
 سیاہی کو نہیں آتی ہر وقت
 ہوئی معشوق سے عاشق کو دور
 پڑا بستر یہ وہ بیمار ہو کر
 نہ خواب خور سے تھا اوسکو مگر
 بھر تھا دوسر جان تن اوسکا

لگو سب پوچھنے عاشق کو مصداق
 لگا کر نے جدائی کی تکرار دو
 منین بیان قدرت چون چراہ
 خدا ہی قادر اور لاچار ہو خلق
 کہ نسبت دیوین اپنی طرف مگر کو
 ہنو چھوٹے نیرنگی فلک کی
 کہ کرتا ہوں بیان چہ عاشق
 کہ دور کیا نظر پڑتا ہر دور
 منین پھر عیش کی فرصت ملیگی
 خیال داستان میں اپنے بیٹھا
 فقط تھی اوسکو اپنے حال کی فکر
 کہ رستے میں ملا اوس نازنین
 طریق و بیری و دوستی کی
 خراب احوالی عاشق سے غافل
 کہ اس عاشق کو ہمد خانہ برباد
 یہ سنکر گرچہ ہو گا اوسکا فرما
 بھر گئے کتنے دن میں یہ تباہ
 مکان پر عاشق مسکین کو بیا
 نظر آنے لگی مرگ مفاہات
 لکھن کس طرح سو یہ داستان میں
 منین بنتی ہو اس غم کی کتابت
 کہ مردل اوسکا پھر کو نہ کھو بی
 نہایت زلیست بیزار ہو کر
 ہوئی تھی شکل اوسکی جیسے ہما
 عجب حشر فرا تھا شہنوی اوسکا

<p>کبھی کہتا تھا وہ دیوانہ پرین دو از جا نکر محکوم نہ مارو زیادہ گفتگو یا رور کروست</p>	<p>رخیت مین اپنی جان کو تار موٹ رو نہ کھاؤ سر اجاؤ سدا رو سدا کس پر ہی ہر مشکل ہجر</p>	<p>نہ میرا رنجستہ ہر محبت میں خدا کے واسطے اسکو بجا رو دل و دین ہوش اور سکین بجا رو</p>
<p>کبھی ہجر کردہ سینے سے دم سرد کبھی یہ اس پر اپنا بھارتا تھا کبھی کرتا تھا ایسی شکبازی جبرائی کا کبھی جبر جابو پڑتا یہ ہر قسمت کی اپنی کج ادائی مصلحت ہجر کی کبھی پیڑتی نہو کیون مجھ پر پیڑتی کا عالم</p>	<p>کہ تھا آف رویا لہر می پیکر کبھی تھپ تھپ سے سردی مارتا تھا گو یا چشمہ ہوا ہر تازہ جاری کہ دل لگی ہوئی اوس بلبل منہ سے گری ہوئی آشنائی خبر تک نہیں کہچہ اوس کی بائی ترا اب لیا تو مجھ پر کر تو</p>	<p>کہ تھا باؤ قیس و دام مجنون زبان پر لاگو کچھ مذکور فرما دو کہ ہجر جاتی تھی خاک تر چین تو فوراً یہ غزل سو رو کو پڑھتا لگے سب سے کرنے بوفائی کے ملتی ہوا اوس در کی گدائی بجائون کیا صنم جبین گائی</p>
<p>کبھی چون غنچہ ہوا تھا خاموش جو گلشن میں کوئی لیجا تا اوسکو نظر پڑتا جو اوسکو سرو آزاد جہ ہر وہ دیکھتا سنبل کی صورت جو بلبل دیکھتا نہ کہنان ہے صنم کو غم نہیں اوس کی کوکھ یا نہ کہنا وہ کیسا مانتا تھا مجھے از بس تھی اوس سے آشنائی موافق اوس کے میں کہتا تھا</p>	<p>کبھی کرتا تھا بلبل کی طرح جوش تماشا میں جن دکھاتا اوسکو تو کرتا تھا صنم کو قد کو تین پاؤ کہ تھا ہر وہ اوس کا کل کی صورت تو کہتا یہ مرا ہر دیان ہے غزلیوں کی اوس کا ہر دھوا نہ اپنا وہ کیسا مانتا تھا نہ تھی کچھ مجھے اوس سے آشنائی مری ہر از ہی تھی خواب سیٹھا</p>	<p>کہ اس لاکھ ہو پڑ داغ دل کا کسی صورت میں نہ ہوتا تھا خندان صنم کے رخ کو کر جاتا قصور صنم کی اپنی آنکھیں دھیان کرتا زیادہ بلکہ وہ ان ہوتا تھا انگین لگے تھے غور سے اوس کے سہجے کہ نہ بن آئی کسی سے ایک تب سیر تو کہتا تھا وہ سب اپنا غم سوز جو حسب الحال اوس کے میں یہ پڑھتا</p>
<p>نہ جاہ و نہ چشم کی آرزو ہر قرار و صل پہ نہ ہر تھارے کہو یہ صنم کو در پہ جاوے</p>	<p>فقط اوس کے کرم کی آرزو ہے مہین جھوٹی قسم کی آرزو ہر جسے بیت المرم کی آرزو ہر</p>	<p>محبے حق سے صنم کی آرزو ہر جہ ہر اوس کے قدم کی آرزو ہر محبے تب سے صنم کی آرزو ہر</p>

پسند آیا اوسته یه رنگه خوب	تراک سکی گلی بین منیر ده جاک	اگر باغ ارم کی آرزو ہو	پسند او سکوم مر اشعار آری
صنم کا نام ہو تا حسین مذکور	یہ مضمون تھا اشارت اور مذکور	نہض او سکوم سن میری ہی بھارت	سروکار او سکوتھا یا و منم سے
نکھتا تھا کسی سے وہ محبت	وہی اشعار پڑتے او سکوم منظور	وہ اکثر دم بخود رہتا تھا منم سے	کرسے تھا صرف غم اوقات اپنی
جو کہ تاوان کوئی کچھ ذکر یاری	سو امیر و تھی او سکوم سب خوش	کسی سے کچھ نہ کہتا بات اپنی	کہ ہوتی ہر میری خاطر پریشان
پڑھو تھا وہ ہنر غلگین بدیل	تو کتا رو رو با صبر و قاری	دھر چرا او سکوا یا ر دم کرویان	یہ میرا ر سیتہ او سکے مقابل
مجھے یاد آتی ہر یاری صنم کی	وہ دلدار علی و غمخوار منم کی	نہیں معلوم کس قصص پر باب	ہوئی یون مجھے ہر یاری منم کی
نہ سنا تھا اپنے مجھے وہ لیکیا آہ	کہوں کیا میں مل آناری غم کی	مرا دل لیکے پھر چھپے نہ دیکھا	نہ سنیو یا رو عیاری صنم کی
پڑا ہوسابقہ ہسکودہ جانے	جھا جوی شنگاری منم کی	ترا پسا ہال میر کچھ نہ دیکھو	کروں ہوں ناز برداری منم کی
کبھی ہوتا تھا چپکا مثل بجان	لبون پر بھی او سکے گفتگو کی	وہ حدوت گوری آگھو ہو دو	کبھی ہوتا کیا یک یون غمخوار
برل جیسی مجھے اب جستو ہے	کہ او سکوا و رہی کچھ رنگے نور	ربانی دنگو میری ہو گئی نور	خیال او سکوا تو میری رو بہ ہے
اوس کیو نکو کہو نہیں چلی رنگ	جوان ہر شمع ہو وہ تند خو ہو	نہ آسنو کو میری پامال کر تو	پھنسا زلفن میں او سکے ہو ہو ہے
سجھ کر بات کیا اوس سے یارو	منم آئے کسین پاس لکھ	ترا پنی ہی اب گفتگو ہے	یہ میری چشم ترکی آبرو ہے
منم کا نبی بھی میں ذکر کرتا	تو کا ہیکو ہمارا دم رہیگا	ہو اعظم اروہ اب او رہی کا	تو روکے رنگتہ یہ مجھے پڑھتا
وہ غیر منے جنت ہر دم رہیگا	صنم کا گریہی عالم رہیگا	تبھی تک غیر کی بازار ہر گم	ہمیں تازہ سستا سکام منم رہیگا
نہ چھپو عاشق سسکد کا عالم	ترا پ فریگ کا وہ تجھی سے	کہا تک غیر سے ہر دم رہیگا	وہ مجھے جب تک ہر دم رہیگا
کہوں کیا یا ر و او سکے چچا سی	رہی تھی رات و دن او سکے اوسی	کسی جا کہ نہ لگتا تھا دل او سکے	نظر آتا تھا چپا شکل او سکے
روانہ سا پھر چھتا شہر و بازار	صنم کی پوچھتا ہر اک سوا خیا	نظر پڑتا جو کوئی قاصد کی صورت	تو اوس جا کہ لگتا بالضرورت
کہ اہر قاصد تو آیا جو کہتا ہے	غیر ہی چھو کچھ اوس مہر ہائے	تجسس میں جھکے ہو گنگا نام	منم کی کیا ویا ہر جھکے بی نام
ششانی مجھے پتہ نہ لگتا کہان سے	کہا دے اندرون جلوہ کتنا ہے	تری باتوں مجھ کوئی خط لکھا ہے	تیس کیا بھی کچھ کیا ہے
بھلا ہر وقت آیا ہر تہا ہر تہا	صنم کا نامہ لایا ہر تہا ہر تہا	اگر آنر میں تیری جوگی دیری	تو اک دن آپی جاگی جان میری
وہ قاصد سنا او سکے گفتگو یہ	بیان کرتا تھا او سکے ہر دور	تو کسکو پوچھتا ہر کون ہی تو	سجھتا ہر تہا میں صنم نہ مجھ
میں کیا جانوں منم ہر نام او سکے	کہا دے ہر تہا ہر تہا ہر تہا	کسی کا کیا ہے شہید پڑا ہے	میں ہر تہا میں ہوں کیا ہر تہا

کرم تھا تو جس کو ہر چیز کا کوئی تو ادب کر تا تھا تاحق	قدم پڑا تو وہ گرتا تھا ہر بار کوئی گرتا تھا بخون و زرق	یہ عالم دیکھ سب تو تھم حیران جو قاصد بوجھتا لوگوں کو دل حال	کوئی ہوتا تھا خندان کوئی اکران کہ ناحق کیوں پڑا میری زینال
یہ دامنگیر میرا کیوں ہو گیا یہ آشفستہ ہوا ہے اک صنم پر	عزیز واد سکا سینہ کیا لیا ہر کھلی ہر ساری حالت کی ہیر	تو قاصد سی ہی کتنی تھم دردم نہایت پیچہ ہیوش ہے یہ	نہ خطرہ لاؤا پیچہ میں کچھ تم صنم کے عشق میں ہیوش ہو یہ
صنم اسکا ہوا جیسے بد اسے کرم میں رحم اسکے حال پر سب	یہ عالم تب سہرا سکا ہو گیا ہر کوئی ایسا نہ تو دیا نہ یار یہ	یہاں دیوانگی میں ہیوش ہو یہ فکرت شک تپہ ترس کھایا	خفا اس سے نہ ہوتا ہے یہ مجبور کسی حیا سے اپنے تئیں چھڑایا
نہتا پھر وہ اس سے بار دیگر کوئی کرتا تھا پھر اس کی یہ ہیر	ردان ہوتا کہ ہر کوئی چھپا کر کراٹھو کیسے اب پابز بخیر	غرض مردم تھا وہ کون حال سہنگ کوئی کتا تھا زندان میں بٹھاؤ	وہ فارغبال تھا بڑا نام پر تنگ کوئی کتا تھا قصد کی کھلاؤ
سہرا کہتے تھے تیرا سب لایق یہاں رسوائی از ستارہ تہا	تیر میں تھو سب حکما و حاذق صنم کی یاد اسکو دہم ہر	مجھے یوں سوچی و سکتی میں تیر کما تب سب مجھے ہو جی طلب	کہ گھر چلیے اسکو تن بہ تقدیر کہ ہر دیوانگی تو اسے غالب
چلیا کسے کہنے سے یہ لگو اگر تیرے جس سے ہو تو بہتر	اسے بجا لگا کون اباد ہو کر شانی کر جو کچھ ہو درست کر	سب شکل ہر گھر کمال سکا جانا کما بینے کہ بار و تم ہونا دان	کیسے ہو کہنے میں درانا سیر فرزدیک شکیل ہر آسان
جنون کی اسکو بیماری نہیں ہے اسے محبوس کرنا فایده کیا	یہ سودا کی کچھ آزاری نہیں ہے کر دگے پابز بخیر اسکو جیسا	لگاؤا شپتر جیتے چاہو اسے سببت زنا لگی ہر	نہیں بائیں شورش اس کی باز اسے کچھ اور ہی دیوانگی ہے
اسے ہر سبب ہوش محبت گرتا رہی سہر دلی ہو یہ مجبور	محبت نے یہ ہو چائی ہو نوبت ہوا ہے یہ بدولت و کلمہ معذور	اسے تم اور کچھ بار و کومت اسی اب میں ہی جاتا ہوں کو	نہیں یہ لایق طعن و ملامت نہ آئے دو گنا پھر ہر گراہ کو
یہ کیسے پاس عاشق کر گیا وہ تیرے کہنے سے میں باہر نہیں ہوں	کیا آخر وہی جو کہہ دیا تھا وہ صنم کی یاد ہو چکے کسین ہوں	سناؤن کا نہیں کیا اسکو کچھ مجھے اب شہر کر سنہر کی کام	کہ راضی ہو کر وہ بولا کہ اچھا صنم بن ہو مجھے یان کون کلام
دکان پڑا سکے جاتا ہوں بہتوں اگر جیاد سکے سبغیش و بلدر	نہیں ہوتا ہوں لیکن کچھ بھی کر رہیں مجھے خلق اسکو برابر	وہاں ان روزوں کچھ زنی دلا وہ خلق وہ خوبی کمان ہے	مکانی زینت زینت بالیکس بڑا فرق زمین و آسمان ہے
صنم بن دیکھ کر وہ کان سونی رہا قایم جو لوگوں سے تھا در غور	مجھے ہوتی ہر دشت اور وونی مبادا یہ سنو انکو قصور	نہ لا جا رہی شتات و بخود کہ آخر یہ تو گھر معشوق کا تھا	کر رہی ہر اسیلہ وان آمد و شد اگر عاشق تھا تو پھر کیوں نہ آیا
نرمی تھی نہ پھر جھانکا کبھی یان سوا اسے بڑا اک یہ ہر مطلب	کہ کبہ بیٹھے نہ اس سے کوئی کافر بجلا ایسا بھی کوئی ہونا ہر انسان	نہیں کچھ اعتباری کی لفت یہ عاشق ہر تر آئینہ ضلعت	یہ عاشق ہر تر اس پر موت کہ رکھتا ہیکل نہ دیکھی لفت
	کہ ملتی ہر خضر اس کی بیان سب	کہا تب ہر اسکا ہون میں ضامن	ہر آنا کام بند رہی سبھی حکم

میر کا ادیکے میں جو بار ہوگا
تیری حق میں یہی اب جلتی ہے
نہیں ہے ساتی اپنے صفت سخن کی
لب لباب کر مرے سانگہ کو جلدی
ہو اقصا عشق کھ کھ کھ کھ
وطن میں دوسکو پہنچا یا کھ
ہو اتھار چنگ دسکا غفرانی
کسی کو علم یہ ہرگز نہ آیا
معیشت کا بھی غم موتا ہر ایسا
فقط دو ایک کس تجھ کو کسی مرنے
اگر چہ او سکھو تھی یا نہ صفت
صنم کی میں جو کچھ باتا تھا خبا
سو اس کے تھا کام اسکو کچھ
مہینے دو کا وعدہ تھا ہو چار
ہو عاشق کو دل میں غم دو چار
کہا تبا کیوں مجھ کو بل کر
کہا نیک لگو سمجھاؤں کہ تبا
نہیں دلتی پھر اوہ اب تلک آہ
مجھے بتا ہر اب تو زہر کھانا
کہا او نے بھلا فرمایے تو
تجھ میں دوست ایتنا جانتا ہوں
جواب دسکا وہ دیکھ کیا کہی
کہا عاشق روکے تاتھ لکھو
کہا تیرے تو خط تو رسم کر

جو کچھ دریافت ہو گی سو کہو گا
تجھ پہنچا یا کھ کھ کھ کھ
بنیاد رسا نہیں آشنا عاشق راویان
روداد او اپنے برودر صبر صنم گذشت
نتھاجس سے واقف کوئی نہ
بدن پر چھا گئی تھی نالوانی
کہ اس کے دل کو کس کا غم کھایا
ہر دنیا کوئی روتا ہے ایسا
اویض معلوم تھا اس کے کھانا
وایا ظن میں تھی ہر کشت
سنا آتا او سکھو چار و ناچار
مہینے کٹ گئے دو تین ایسی طور
سنو بیتاب کیوں وخت لاجار
کہ کیوں بڑھنے لگا ایام جوان
کہ میں مر جاؤ گا اب نہ بھلا کر
کمی چون تون مرے گایا نیک
کہ رو میں انتظار کی کت تلک
یہی ہو موت کا میری بہانا
میں حاضر ہوں مجھ سمجھا کر تو
سو تیرے کسی میں نانتا ہوں
اتلی تیری کس کس کھ کر ہو
کسی کو یا میں سطر بھیجوں
کوئی خط تو تر الیجا گا اور

تو او سکی نکرست کر گھر کی دلا
کہا تبا دینے لب لباب
بنیاد رسا نہیں آشنا عاشق راویان
روداد او اپنے برودر صبر صنم گذشت
پنچھو اب بان عاشق کا احوال
جو کوئی دیکھتا تھا اس کی حالت
ہو اس پر نکل سا کسطح زرد
کسی پر تھا آزار او سکھانا
سو اڑنے نہ تھا کوئی ایک غم
کسی دین جو اس کے پاس جاتا
کبھی وہ خود بھی جاتا کھینچو
ہو جب چکر کون حد افزوں
او دھڑ بڑھنے لگا ایام جوان
مہر کی غالب ہو و ستر زرد
زیادہ اب نہیں ہو کھو کھو
ابا گے ہو نہیں سکتا تحمل
خدا جانو صنم کیا ہو چھتا ہو
کہا تبا میرا عاشق رو آ
کبھی تیرا کہا میں نہ مانا
بیان کی تبا یہی ہے اس سے تیر
وہاں کچھ تو او سو ایسا لگا کا
نہیں کوئی راز میرے میرے
کیا عاشق زتب یا نہ میرے

میں تیرے ساتھ ہو اللہ بخت
یہ بندہ ہر تیری ہمراہ چلیے
کہ عاشق کو ہوئی مرفی سن
کیا جان و سہم کھ کو جلدی
رفعت میری بھی اتنا کنبہا
صنم کو غم میرا تھا اسکا برا حال
کے تھا ہا وری فکر ہمیشہ
کلیجے ہر اس کے کونسا درد
کہ تھا شخص سے حکما کی باہر
بغاہر گو بہت تھی یا روہم
تو البتہ وہ کچھ ہی لگاتا
اسی خاطر اسی ہی جستجو میں
ہو تبا توبہ بیدل سخت مجھ میں
اوہ اندازہ دغامت عبت
نڈا الحق کسی پر ایسی شکل
بہت کی صبر فرمیری رفعت
ہو دشمن ہر اس کا قاتل
مجھے تو ایسا نہ سو چھتا ہے
میں اک تدبیر کتا ہوں جو
عبت کتا ہو تو بکا و نا
کہ او سکھو کچھ اک خط تو تحریر
کہ متوقف ہو اس حودہ و لالام
نہیں بتا مجھے کوئی نام ہے
کہ تیرا ہو تلبند او سکی تقریر

نامہ کاشتن عاشق صنم را تجویز آن ہدم و اظہار درد و شکوہ تغافل صنم

صنم عاشق فریاد عیاں پرورد مری آنکھوں سے توبہ کے مولود ہوا جس بدن کو مجھ سے جدا کیا ہے آہ تو جب سے سفر کو نہ دیکھو سحر میں بقیاب کیسے تف غم سوز تیرا اینٹوں کشر نہیں بجھتی ہو یہ آتش بھلا جی کہ کونہ میرے سوز سے بلیغ کچھ ہیں لوگ مجھ کو دیکھ کر یان نہیں غم میں تر کوئی میر غم کو عجب حیرت لالہ پیر غزل سے اکہی روسیہ ہر شام حیرت سوز کیوں جان بلب جو تین عاشق کہوں کس سے خدایا جاتا ہر	جفا جو سنگدل ظالم سنگ ہوئی ہیں سو تو زو قہین سو مصیبت سے مرئی آفت خدای کیا جو غم سے صد بارہ جگر کو بلا شک بارہ سیلاب کیسے نہ دل ہر جگہ تیرا ہر آتش تو سر میں جتناک میری نہ کی کہ ہیں سینے میں سیر غلغلہ دل اکہی یہ کہاں سے آیا طوفان مری آزار سے ہیں لوگ نیراز	دل نغمہ من و نیاز شوق و دل ہوا غامیب جو تو میری نظر سے ہوئی جس سے مرئی تم سے بیخ جدائی میں لکھوں کیا حالت دل کہوں کیا جو میں سکی زبانی جگر سوزان نہیں ہر غم سے تیر خدا کیوں اسے ملک رحم کر تو مری گرمی سو اک عالم طبع ہے نہیں بھائی کیسکو میری خوش جو کوئی دوست دیکھ کر مجھ کو	یہ اپنا دنا کر ہوں اظہار بہا کی سیل غن اس چشم تر سے کنا رہ کر گئی دل سے صوفی تو چاہا ہر مثال مرغ بسمل نیٹ رہتی ہو او سکھو جیتا بی دل و جان میں لگی ہو اگر کیسے جلاتا ہے عبت میری جگر کو جہاں ہاتا ہوں ان آتش کو بے مری نالہ سے ہو ہر اک کو تابش کے ہر اسے خدایہ جلد مر جا کہ یاد آئی مجھے یان بر محل ہے نہ لیتا کوئی مسلمان نام حیرت بیان ہیں در شمار ایام حیرت نہ دو ہر خداوند شنام حیرت
مرا احوال ہر جا تر غم تو کیوں لیتا نہیں میری خزاہ تجہ اپنے زندگی سے میری کہاں سوز کیوں آتش میں میری کیا مر سحر میں پیارا مہنون منا و جو تجھے کچھ نہیں در نہیں دیا ہوں کچھ حلیف کو	نہیں معلوم کیوں میرے ہر غم کیا ہر غم دل تیرا کہ حراہ کبھی بھجانے تو نے مجھ کو پیام کہیں معشوق ہو تو میں کیسے ہوئی اک روز بھی لیلی نہ جھون کہ خود کو کا ہی ہر رسم و دور بھر دے کہ با دھر میری تو کھم	کسین میں مسکوا عاشق جام جو تجھے کیوں تجھ سے آتی ہو نہیں تجھے مرینے میری کیا پروا تجھے میں بانٹا تھا مہربانی جہاں میں سم غم ہوئی میری محبت میں دیا فریاد نے جی تجھے میں او کچھ کہتا نہیں بخوبی حق رکھے تجھ کو سلاست	کیا ہر جگہ تیری مجھی گرد کبھی اک پرہ خط بھی نہ لکھا غلط ہو مجھ کو تجھ سے گمان کسینے مجھی ناناو کی کمی ہے کبھی شیریں نے او کی یاد مجھی سوز نا جان میری مجھے نیراز رہی حسن تیرا قیامت
سپردن نامہ عاشق بدست ہمد محبت کیش و فرستادش پیش صنم معرفت خویش			
دیا مجھ کو خط لکھو سنو فی الغر کہا بل اس قدر یا نہ یادہ کچھ اور کہا میں نے کفایت اس قدر سخن بہتر ہی جو شوق سے			

سو اسکے نہیں کچھ اور معشوم	جو مسئلہ چاہے سو سب سو مرقوم	نہیں کچھ فائدہ ملو مار کر نا	فقط اجمال سے اظہار کر نا
بڑھیکا کب صنم عاشق کا ملو نا	جو سمجھ گا تو یہ اندک ہر بسا	غرض ملفون کرینو وہ خط کو	یہ سمجھا کر ادھار اور غلط کو
ابھی کرتا ہوں اس خط کو روانہ	مجھے کیا دیکھا اسکا معتانہ	کما عاشق نے حاضر ہر امی	ابھی لیجا اگر چاہے تراجمی
جواب اسکا ملے لیکن شتابی	کہا میں نے کہ ہر ممکن شتابی	ریا خط میں آخرا نامہ بر کو	ہوا فوراً روانہ وہ اودھ کو
نہ تھا قاصد وہ تھا یک خیالی	چلے تھا جلد جوں باد شمالی	وہ بیک باد تھا یا ہوا تھا	صنم کو پاس کہ جلد سے پہنچا
صنم نے بھی جواب دے کا لکھا جلد	وہ اپنے الزم قاصد بھی جلد	صنم جو لکھا تھا اسکو کہ تو سب	ذرا سنیو اور سنو نہ ہر کیا تو

نامہ صنم در جواب عاشق متضمن بر تشفی و مژدہ آمدن خود از انجا

سراسر عشق سر تا پا محبت	ہلاک دوری و پامال حیرت	محبت نامہ تیرا سکو پہنچا	بڑھانے جو کچھ دوسرین لکھا
رقم تھا گر پہ او سین مال عمل	ہوا کشوف پر ہر مفصل	جو کچھ تو نے لکھا ہر واقعی ہے	یہ لیکن حصول عاشقی ہو
نہیں ہوت سی کیا تجکو خبر ہے	دوانی عقل تیری مان کہد خبر	سوا تھا کس لیے تو مجھ پیشتون	کہا تھا کسے تجھے ہو تو بخون
بھلا میں نے کیا تھا کب تجھے صید	تو اپنے ہاتھ سے آتے ہو صید	مجھے گردن نہ کر تا مبتلا یوں	تو میری عشق میں پڑا بھلا یوں
تو اپنے دل میں آؤ سمجھ بیا	یہ سچ کہتا ہوں نہیں تجھے کہ بیا	کر رہی ہر بحر میں میری خوشکوی	نہایت دور سے افسان ہو لیے
میں تجھے روٹھ کر آیا نہیں بایں	کیا تھا نہ اپنے طبع بجران	تجھے یہ ہجر تھا مقسوم تقدیر	مستم اپنی نہیں کچھ میری نصیر
ترود اسکا اپنے دل سے کر دو	ہنسی تو نہیں ہے کا مجبور	بہت عاشق کو غم کھانا پڑوے	کہ جیتے جی ہی مر جانا پڑوے
نہیں پڑتا ہر عاشق دروغ	صنم کہ جو رو پیدا و مستم ہے	سدا جو عاشقی میں چاہا آرام	اوسم عاشق نہ کہے ہر غم کام
جیسے ہرگز نہ توبا جدائی	کر رہی وہ کیوں کسی سے آشنائی	جو مشق تو نکو کہتا بیوفا ہے	غلط ہے جو غلط ہے ادا کی خطا ہے
کسیکے ہوں اگر وہ واقعی یار	نہیں دے زیادہ کوئی دھار	جہاں پروا نہ کا کہ برے ہو	وہاں تو شمع بھی کبیر جلے ہو
اور ہر مہر تا ہر گر پڑا نہ بریان	ادھر بھی شمع ہے سوزاں گر یا	پتنگا جل رہی ہو ایک م میں	زیادہ نہیں ہوتا ہر غم میں
رہے ہر شمع ساری ات جلتی	وفا میں اوس سے ہر آنکے نکلتی	اگر جو عشق میں عاشق بجا	بہت انواع سے پڑا نہ ہر کار
اوٹھا تو میں ہزار دن جو رہا یوں	ہمیشہ رہتی ہیں نگین و ناشار	گد رتی ہو جو مشق تو نہیں لیکن	نہیں عاشق سے ہرگز نہ ممکن
کر رہی ہیں کیا کیا اونکی پاسداری	کر رہی ہیں کیا کیا اونکی غساری	زاد نے تابا علی ہر کسی پر	کر رہی ہیں وہ کیساں بلبر
اور نہیں ہر شمع ہر گز نہیں	نہیں اوت کوئی محتاج انسان	وہی جاؤ کسی پر ہو جو مستون	کہ اہل غرض کیسے ہو میں بخون
میں محتاج وہی ظاہر نہیں	وہاں نہیں چھین ہر عین غرض	غرض میں اپنی دہشت ہے کیا کیا	خود اپنے ہاتھ سے موتی بن سوا
یہ باد صفت غم و فتنہ نازی	کر رہی ہیں کیا کیا اونکی لغو نازی	اگر وہ اپنے متوجہ نہ ہو دین	تو اور نہ کیا ہو ناجی کی خون

کسی عاشق نے عشوقی جو کی ہو	تو اوپر کیفیت کی کھلی ہو	وہی سمجھ گیا او کی غم جو ہو	وہی جان گیا اس محبوب کو
تو اپنے دل میں بہت یہ سمجھنا	کہ میں کچھ اپنی ہون تعریف کرتا	یہ نفس الہام سے بنے کی بات	جو دن ہو تو اوس کی تیر کر کمون بات
جو تیر و ساتھ بند کرنے کیا ہو	زبان پر لاؤں کیا شاہ خدا	منو گامین تر و شکوہ سے ہزار	کہ مضطر آدمی ہوتا ہو لاچار
تو انہی میں مست لانا نہ دیت	کرے ہر یار کی یا ہر شگایت	خدا و پیغام کا شکوہ بجا ہے	گلہ یہ راقی تو نے لکھا ہے
نہیں کرتا ہوں اس کی گفتگو میں	کہ عذر اوس کا کردگار و بر میں	ارادہ ہو اب گھر کا صلی	مجھے مان غم سے ہو دھڑکا ہوا
تو خاطر جمع ہو رہ یا میرے	میں آہو پناہ شتابی پاس تیر	میرے کو نہیں اب دیر کی ہوگی	تجھے بن دیکھ گویا سیر ہوگی
نظر میں اپنے خطر کھائی و نہرت	کہ ہر کتاب بھی نصف اللہ کا	خدا نہت تجھ کو شادان شاد رکھے	یہ دل میں تیر ہی اپنی یاد رکھے

رفتن آشنایں مع خط پیش عاشق شیدا و بوسل خط شاد شدن عاشق و گردن دعا

جو خط لیک گیا میں اوس کے آگے	نصیب سے گویا سو تیر سے جاگے	وہ مجھ کو دیکھتے ہی ہو گیا چاق	وصال یا میں ہو عشق شاق
کہا اے مر جا خوب آؤ وقت	سمتاری یا میں کرتا تھا ہر وقت	مجھے تھی انتھاری ہی تھا ہی	کہو کچھ کہہ اسید واری
صنم کی میرے خوشخبری سناؤ	جواب خط جو آیا ہو دکھاؤ	ترا آنا ہوا بقال و بشارت	کر و بر خدا کچھ تو اشارت
زیادہ مجھ کو اب تشنہ کر موت	کہ ہوں شتاق میں اس کا بند	کہا میں نے کرے ہو کیون شتابی	عبث کھاتا ہوا تیری پیچھا بی
دکھاؤ مگامین خط یا ر حاکم	کہ روٹکا طالع بیدار حاکم	تو وقت کر مجھے ملک بیٹھنے دے	منو چین اتنا اپنا خط لے
وہ خط اوس کو تیر ہی مٹھ کرے	جواب نامہ پایا دوسرے کرے	صنم کا خط جو اوس کے ہاتھ آیا	کر اوس کو آنکھوں نے لگا یا
ہوا اوس دم نہ پڑا شادان	کہا مجھے کیا یہ تو نے احسان	مجھے کیا دولت نامی لگی ہاتھ	تقرت سے تیری او قبلہ حاجات
جہان میں جہانک جیتا ہو مگا	ترا احسان یہ سب کون کا	کہا میں نے تحلف جانے دوجی	صنم کا انہو خط تو پڑھو جی
پڑھتا ہوا دسے خط اوس کھلا	کہ آئیکہ صنم کے مراد پایا	وہ سارا خط سنا یا مجھے جی	سنی میں عبارت جو لکھی تھی
اوٹھا داسے پھر اپنے گھر کو آیا	غم اوس کا اس بہانی سے بھلایا	صنم کی اوس نے خوشخبری بانی	گئی یا اس اوس کی اور اسید آئی
ہو استوق و صلت شتابی	لگی بڑھنے امید کا سیابی	بہت تھیں تین عاشق زمانہ	کہ جلدی ہو کہ میں پھر وصل جانی

قریب رسیدن ایام وصل صنم و بقراری عاشق و رفتن او یو وطن صنم و بعد
چند ہی آمدن عاشق صنم و یکایک بردگان شستہ و ملاقات باہم

ادھر آسانی آتا ہوا زار	موصلت سے مجھ کو کر دی سرشار	مجھے نشے میں ہو کر جو کر دی	کہ درت سار جی لسم و کر دی
جو وعدہ کر تو میرا نہ لگے دن	ہو مٹا ہر محبت سہرا باطن	ہوا عاشق کو دل میں یہ ارادہ	کہ چلیے فکھو میں پایا وہ

کسی سو پر خبر بھی کچھ نہ کیجھے	تن تنہا آدھری راہ لیجھے	نہیں تو جس مری مارو کر م	بجائو دیکھے ہووے کچھ مرام
گیا جون توں غرض بچ لکھوین	رہا یک چنداوسکی مستجوین	جہاں رہتا تھا شمع شبانہ	اودھر کرتا تھا آدھرت ہر روز
دکان پر سکی اکثر بیٹھا ب	پیرے اوسکی خبریں پوچھتا جا	کسے تھا وہ یہی امر زردا	تووقت کچھ نہیں لگن ہو پوچھا
ہوا اک روز اسکا بخت بدید	نظر آیا یکایک وہ ستمگار	کسین جاتا تھا عاشق اوسطرح	نتھی اوسکو جزا شینے اوسکے
جوان نکلا وہ دوکان کے برابر	پڑی آنکھ اوسکی ناگد و صنم	ہوا عاشق کاتب کچھ اور بھی	نظر پڑی اوسکے ہو گیا رنگ
گیا اک بارہ اوسکے پیش وقت	ہوئی اتنی بھی بکھو سکونہ بزار	کر و صاحب سلامت اوسکے جا کر	گر مشتاق ساسکے قدم پر
نظر آئی جو شکل اوسکی یکایک	پڑا پر لکھیں اوسکے شبہ شک	سہا د اہو یہ کوئی شمع ہی اوس	کروں اکبار درخو اوسکے گلوں
جہاں منظور تھا عاشق کو جانا	گیا تو اوسطرح لیکن روانا	کہو کیا اشتیاق اوسکا عالم	پھر اواسے شتابی بعد اکدم
صنم کی طرے عاشق بھرا یا	دکان اپنی پایا اوسکو تنہا	دوچار آنکھیں میں رونو کی حبس	ہوئی صاحب سلامت انہو باہم
پہنچو چھووس گھر کی حالت اوسکی	بیان میں کیا کرکھنیت اوسکی	خوشی سہوہ نہ تھا بھوسہ سہا	کبھی ہنستا کبھی تھا کھلکھلاتا
صنم کہتا تھا اوسکو دیکھ کر داک	کسین نہ کو نہ شادی مرگ ہر جا	گیا غم اوسکا سبب سلامت ملاقات	ہوئی اکدم میں سو ذکی کھاتا
دل عاشق پہ جو جو رنج و غم تھے	صنم کے ملتے فوراً کالعدم تھے	بظاہر خوشی کا اوسکو تھا ضبط	درا بلن میں تھا ہر رخ و ریل
کسے تھا عشق اب ہو جا تصدق	جیسا کہتی تھی ہر طرہ ہر عشق	کہو تھا دل کہ بان گڑبہ قدم یہ	کسے تھی عقل میں اٹھارت کر
سر بازار گردا گردا عینا	کوئی کرتا ہوا ایسا کام نہ نما	نہ خوش آئی گنا یہ ہرگز صنم کو	کہ بوسہ ہی کوئی اوسکے قدم کو
غرض عاشق ڈا پیڑی کو روکا	وگرتے ہو چکا تھا خوب سوا	اکیلا گر کبھی ملتی یہ صحبت	تو پھر عاشق کی ہوجاتی یہ حالت
صنم کو وصل میں جی نذر کرتا	خدا ہو تا قدم اوسکے پکڑتا	شناکتا دو عا میں اوسکو دیتا	تصدق ہو بلا میں اوسکی لیتا
ہوئی لوگوں کو آگے شرم غالب	فرکی بھی پھر تو یہ صورت مناسب	نیازا اوسکا صنم کو کتب بھاتا	کہ اپنا ناز تھا وہ بھی چھپاتا
غرض بیٹھا رہا و ان جھدر وہ	فری میں وصل کو تھا پیچہ وہ	کسوں کی کیفیت کی کیا بڑائی	مزا ہو وصل کا بلور جدائی
صنم نے بعد مدت سندھ دکھایا	یہ وصل سانہیں عشق ڈوبا یا	قدراں وصل کی عاشق جی جانتے	کوئی بن بیکھو یہ کس طرح مانے
کوئی جب تک تلخ و ترش کھائے	ستھائی کا مزہ کس طرح پائے	اوٹھائی ہونے بنے کچھ بھی محنت	اوسکی کہتی بے قدر عیش و رست
و شہید اوسکے نظر میں شہول	رہا بیٹھا و بات بے وقت بھول	رہا عاشق مقابل اوسکی تک	رہا اوسیر صنم متوجہ تب تک
اوشٹا جب آکر لا اوسکان سے	گیا اپنہ مکان پر پھر و بان سے	ہوا تھا پھر تو یہ عاشق کا تو	کیا تھا لطیفین نے پوچھی منظور
کہ جب تک لکھو میں ہوا محنت	بلا ناغہ رہو صاحب سلامت	رہا جب تک بان وہ حیرت انداز	صنم کی پاس ہوا اتا تھا ہر روز
ملاقات اس سے کرتا کرتا دیر	کبھی برچی نہوتا وصل سے دیر	نہ تھا عاشق کو وصل بار جانی	پیا س کو تھا جوں ریا کا پانی
اگر دیر یا کا پانی پیسے تشنہ	پیا س اوسکی نہو کم بل زیادہ	اسی صورت تھا عاشق کا احوال	گیا اس کیفیت میں سکو اک سال

اور تو وصل میں تھی مٹتی رہی	اسی وقت کہو جا چھوٹوئی	صنم کو گودہ ملتا تھا ہمیشہ	وہ تھا اوسکا یہ آئین پوشہ
کہ اوجھانے میں ہر دم تھمت	کر دیتا تھا اوسکے خود صاحب مستی	سوا اسکے نکرتا اھلکلا اور	یہ استغنا کو یا رو کیجو غور
جان نون کیا صنم کو دل نشین تھا	کہ عاشق سے سخن کرنا نہیں تھا	جو عاشق آپسے کوئی بات کہتا	صنم شکر اوس کو خاموش رہتا
جواب نہ سکے جو دیتا تو یہ تنگی	کہ کھلتی ہنسنیوں پر دوزخی	خدا باز پیشہ اوسکا کیا تھا	جہا تھا جو رہتا ناروا رہتا
یہی ہر شان استغنا وغیرت	یہی ہر عشق میں ہادی ہیرت	اس میں غشوق کی ہر ملاکی	اسی سے ہو میں عاشق شاک
بلا ہر بار و شان بزمیاری	بیان ستر تا قدم پہ جا کلازی	جو اس اوی میں دیار و بزمی	کیسے بھی اوس کو جیتا سنا ہے
یہی تو عشق میں غلام و بزمی	ہزاروں لوگ بیان مارے بزمی	صنم رکھتا تھا شان لا بانی	سہو عاشق کی کیونکر خستہ عالی
کیسے مری جینے سے اوس کیسا	کیسی وہ نہیں کھتا ہر پردا	نہو بجان کیون عاشق بچار	تھانے صنم کو اوسکو مارا
دکھاتا تھا صنم ایسی کھائی	نہ تھی گویا کہ اوس سے آشنائی	زبں تھی بزمیاری غلاب	نہو تھا کبھی اوس سے مطالب
نہو بزمی تو جب کہ چھ صنم کا	بنو چھو مرد و بایان اوسکے کام	کر دے جو اسطرح ذلت غلامی	تو محبت اوس کی ہر کلام قی
عبدالی میں اگر وہ مہربان ہو	تو دوری اوس کی کچھ کہنے کر لائی	دکھاتا تھا وہ نہت اپنی ہی غلامی	بھلا عاشق نہو کس طرح حیرن
کوئی معشوق پر کیا مقدمہ ہو	کوئی کس بات پر دوسے کی ہو	کیسے بس میں ہو میں کہیں نہ	خدا شاہر کیسے میں نہیں نہ
غرض احوال عاشق کیا کہیں	جو اوس پر وصل میں کہہ دیتا تھا	سنیں معلوم استغنا تھا یا نار	کہ عاشق سے نہو تھا وہ دہ ساز
جیادہ صنم تھی یہ وغیرت	کہ اوسکو جانتا تھا اپنا غلاب	کر دیتا تھا جان بوجھ اسے تنہا	دکھاتا تھا اوس کو شان تجاہل
سیر جلس اوسکو منہ لگاتا	نہو تا وہ مرد و آنکھیں خیر اتا	نکرتا اوس کے کچھ چرت و حکم	نہو غمہ اور نہ عشرہ نہ تبسم
اودھر رہتا تھا وہ کجا صورت	اودھر جلتا تھا یہ بزمی صورت	نظر پڑتا تھا وہ نا آشنا شخص	نہایت شریکین شکل و جہان
صنم وہاں اسطرح کرتا بناوٹ	نہو عاشق سے گویا کہہ لگاوٹ	صنم کو سانسے عاشق دورانہ	بے تھا آپ بھی گویا بکا نہ
مجھے ہوا سن گھلا کہ بات نہوئی	نہو کی کیسی عاشق نے بوجھی	جو کوئی جا ہی کہہ معشوق سے کیا	نہو معشوق اوسکا اس سے بیزار
تو وہ اپنی تئیں ایسا بناوٹ	کہ اوس سے یا کو فخر نہاوی	نہو معشوق اوسکو دیکھ مجھ کو	کر دے وہ طرح جو ہلو سکے مجھ کو
کبھی نہ تھی اس کے بر میں زینار	کھڑا ہو دور کر لے دینار	بہت کرتے ہیں معشوق اپنی آفتاب	نہو عاشق سے جو جاتا زمین شراب
کر دے یہ گدہ عاشق اپنا اٹھا	حضور صاحب علم ہون جمع دنیا	کبھی عاشق کر دے ایسا نہا سلو	کہہو معشوق اوسکا اس سے محبوب
مجھے عاشق کا شکل ہے ہر جنبہ	اسی پردہ ہر دہن نہا نہ	بہر حال دیکھو کہ آپسے خوش	نہو کچھ سخن میرا فراموش
بڑی لگتی ہے ہر جون تمکو رجات	نہو بھائی ہوا کو کبھی شرمات	رقیب کو کھند دیکھو میں عشق	نہو دیندہ نہو قناعت ہونی ہر غلام
جو کچھ میں دیکھو یا کہو یا	تو لائیں زمین پر کیا کیا ہوس	کہیں کو کہیں اوسکو ہی سہ مارو	یہ نہو بہت شک سے سوچی ہر بارو
یہی ہی یا معشوق کی صورت	اوجھیں بھی نہیں مٹتی ہر وقت	کسی پر سہل عاشق ہو جو ایک	بڑو معشوق کی جہیں بہت شک

کمان خوش آوازه کو غیر کی چاہ	وہ بڑا دل پرست ہو جو خواہ لہو	یہ شرکت واقعی کس طرح بجاو	او بھین کون کون سا سیرت آو
مجھ اس گفتگو سے ہر یہ غایت	کہ عاشق کو ہر اس کی ریت	جو عاشق ہو ضرور اس کو کچھ یاد	کہ کام آتی ہر آخر نیند آو

رفیق عاشق بردگان صنم و ندید نشا و پیر سیدن از بردارش کہ کجافت و جواب آن

صوبہ جی و محبے ایسا قیامت	کہ گم ہو عقل و ہشیاری و رست	مجھے وہ جام ہی دے کی ساقی	رہو ملک بھی نہ عقل نہ ہوش قیامت
سنو عاشق کی اور ازل طرفہ دہان	سجھ کر جھین لے سکون بکھو داد	دکان پر یار کی اک روز عاشق	کیا بیٹھا وہ چون دستور سابق
صنم سو فانی او سدم وہ مکان	بڑا بھائی نگراؤ سکا و مان تھا	تو وقت کر کر تب عاشق زو لہ چھا	کمان بکھر بان بھائی تمھارا
کہین بھجیا ہر کیا تنے صنم کو	نظر پڑا تائین وہ آج ہکو	کما او سنہ کدھی ہر اسکو جھٹ	جہاں بجا و بان جاو ہر جھٹ
ابھی ہین لڑکپن کاو سکا یام	مناسبت کہ دیکھے اسکو آرام	ابھی محنت کی دل و سکے کمانین	عوض او سکے ہین بٹھو ہانین
ابھی تو چاہیے مکتب نشینی	اسی قابل ہو اسکی نازینیتی	کہا عاشق زو پتھر کما خوب	پڑھا نیکار کو کچھ اسکو سلوب
پڑھی ہر فارسی گراو سنہ ٹھوسی	کمو پڑھ لے جو باقی ہر ضروری	یہی تو اس کے ہین تحصیل کردن	نوشت دعا ان کی بھیکے ہی سن
وڈا و ستاد ہو کوئی نیک و شوق	پڑھا و دیو و دل و سکون عاشق	یہی او سکرہ کتا تھا بکریا	پڑھا نیک اور سیرت تھا غریب
کما اس کے پر زو تبا کہ بان غی	کیا ہر سب سے تجریز اک میا بخی	سیت قابل ہین اوسا کوئی کم	پڑھا و نیکار غیبت او سکر تین کم
او بھین سہ وہ پڑھا ہر ابتدائین	پڑھا و نیکے دہی با تھامین	کہا عاشق زو اذ کانام ہر کیا	کمان تجو ہین کیدھر ہر گراؤ کا
بتیا یا او سنہ تہ نام و نشان سب	و کا نگو پاس ہی تھوڑے مکتب	پسنگر جھین سیرہ ہر استاد	کما بہتر ہی ہین جواب و ستاد
اوسی مکتب ہین ترم اسکو بھھاو	او خیل او ستاد اسکو پڑھاو	کہا بھائی زو تبا او سکے کہ حساب	مر مر زو دیک تو ہر پینا سب
تھیں او سیر کر و اب مہربانی	نہین شفقت مین کی صفا کی ثانی	پڑھاو ترم ہی اب اسکو گرم کر	یہی ہکو سمجھ پڑتا ہے بہتر
کہا عاشق زو محکو علم کیا ہے	نہین شے بھی کچھ ایسا پڑھاو	کہا او سنہ بہت ہلو اسکو لایق	سین یاں کوئی قابل تے فایق
زیادہ تے ہو گا کون قابل	تھیں علم ہو گا سکون حاصل	غرض او سوقت تو عاشق زو تالا	کہ دل لیتا نہویہ شہر و الا
او تھاکچہ عذر نامسموع کر کے	کیا پھر تیرے دن صبح تر کے	نہ کیا پھر صنم کو اپنا اوسدن	ہو بار خاستہ خاطر تبا و سن بن
کہا بھائی سے اس کے بعد ازیر	تر میٹھے سے جی ہوتا نیچ کر	کروں تو غرض مین تیر کی مانتھک	تر می جوبی ہین ملاتی ہر بان تک
پڑھا کر تا وہ آئینہ نش کی باتین	سمجھتا تھا کمان کی اسکی گاتین	صنم کا ذکر پھر با تو بھین لایا	کہا کیا اسکو مکتب ہین بٹھایا
کہا تبا سک بھائی زو سینت جی	وہ گھر مین کھینتا ہو گا نہین جی	یہ خدمت مین تھا نہی ہو چکا	کہین اسطور کی باتین سلسل
ستھار ہو پاس کل ہو گا حاضر	کہ و اتنی تو اپنی پاس خاطر	ہمارے یہ عرض تسلیم کچھ	اوسے اب آپ ہی تعلیم کچھ
یقینی تے تو عاشق نے یہ جانا	کہ پڑتا ہی ہین کو اتھ شہانا	کہا مین تو بچشم و سر معان حاضر	نہوتا تبا بمقدور اپنے قاصر

محبہ کل گھر کو جانا ہو ضرور	ہنیں بہر کا کل جان کوئی صورت	پڑھا تا میں اس سے دور نہ بقدر	کردن کینا اس فرور سے ہون گور
ہو ایہ عذر سرگروہ بھی لاجار	نہ کی بھی پھر نہ سب سے تکرار	سنا عاشق سے پیشہ احوال	کہا تیرے پاس سے کامی ہر حال
کیا تھا کیلئے یہ عذر تو نے	مجھے عاجز کیا ہی تیری خونے	ارے دیوانہ تو نے کیا کیا یہ	عبث تو نے جواب دے کو دیا یہ
تو کیا نادان تھا کہ بچہ بچہ تھا	ترا ہوش محال و سرحد محال تھا	یہ صلت بطلب ملتی تھی تجھ کو	یہ نعمت تو عجب ملتی تھی تجھ کو
نکرنا تھا تجھے واللہ انکار	کوئی کرتا ہی ایسا کام نہ ہار	یہ دولت محنت لگتی تھی تیرے پاس	گئی کیا ہاتھ سے انصاف سے بیات
ہوئی تجھے یہ نادانی نہایت	مجھے آتی ہے میرانی نہایت	سدا تجھ کو کسی کی جستجو تھی	یہی تجھ کو ہیشہ آرزو تھی
یہی تجھ کو ہوس تھی عاشقی میں	یہی کھتا تھا خواہش اپنے میں	اسی تیرے میں بہتا تھا آواز	صنم کا وصل ہو نہک صبر کا دام
اکیلے ہو کبھی اوس سے ملاقات	کرے بچوت و خطہ یا رسوبات	نہو تا تھا کبھی یہ دن میرے	تو سہ لاجار یوں ہی تھا ہمدرد
لیکا بچہ نہ تجھ کو ایسا قابو	کر گیا کو ہزاروں سحر و جادو	نہ وہ آگیا تیرے گھر کسی دن	کہ وصل اوس کا ہو خاطر خواہ ممکن
نہ وہ تنہا لیگا اپنے گھر میں	ہنیں آتا میرے ہر گز نظر میں	ہر سبکی تن میں مبتگان باقی	ہر سبکی جھگو یہ ارمان باقی
کہا عاشق نہ تیرے مجھے یہ سنسکر	نہو اسے مہربان اتنے مکر	سمجھتا ہوں میں اپنا ایک بڑا	بندھا تھا راقی یہ خوب سلوب
مہر اک بات سو لیکن دل لہجہ	کیا تھا اس سب سے بیٹے انکار	مجھے تھا پہلے یہ مرکز خاطر	یہ آتے تھے مجھے اول خاطر
صنم ہو گا کبھی کتب میں گھر	کر دنگا میں بھی آفرین و دھر	معلم سے کرونگا اسکے یار کا	کر گات وہ میری پاسداری
ہو آستانہ اوس کا ہو گا مجھے کراہ	سنگادہ مری صورت سے دلنگ	جو آمد شد مری ہوگی دہلیزم	صنم مجھ سے کراہ نکالیں شرم
معلم کو جو یار اپنا کرونگا	وہاں بجا جا کہیں شرم نہ ہونگا	ہنیں کوئی شرم ہو گا کافی زار	مری حالت کا شاک ہر اقل
وہ رفتہ رفتہ مجھے ہو گا مربوط	یہ سو بھی تھی مجھے تیرے مضبوط	نہ تھی تیرے کو موجب بولندہ	نہ بن اکی ہمارے یہ بھی تیرے
پڑھا نا اوس کا اپنے خود نہ مانا	کیا بھائی سے اس کے اک بہانا	کیا انکار دینے یہ سمجھ کر	اگر مجھے پڑھیکا وہ ہنکر
وہ ہر روزہ سکا نہ میرے آئے	جال اپنا وہ بے پردہ دکھائے	جو دیکھے گا اوس سو ہو گا شیدا	رقیبہ بنا کروں آپنی سپیدا
پڑھا نا اسلئے محب کو نہ بھایا	میں اپنی دید سے بھی باز آیا	میں اپنا عشق ہوں سب سے چھپا	کیسکو میں نہیں اپنی سنا تا
نہ خصلتی بھر مری الفت چھپائے	خبر ہوئے سبھی اپنے پرانے	سو او کے بڑا خطرہ ہی تھا	منو جا ادر کوئی عاشق سیلا
سہی جاتی ہنیں شک نہایت	ہنوں غیر دوست کیوں مکر عدایت	کہا ال عشق جسکو مستدر ہے	اوسے رشکے ثابت ہنیں ہے
رقیبہ کو کمر عدو ہوئے ہر عشاق	رقابت میں تو ہی کھوئے ہر عشاق	اگر پا دین رقیبہ ہو وہ قابو	کرین دو کمر و اس کے دست باز
رقابت کا مجھے ہر ہمدرد بنے	کہ اپنی ہاتھ سے میں نے دیا گنج	نہو اگر مری دنگو یہ و سواس	صنم کو میں پڑھا نا اپنی ہی پاس
میں اپنی غریب لاجار ہوں یار	مری دنگو میرے بیطرح آزار	محبت کا میری ہر یار دیکھا	شریک پنا میں جانا ہو دیکھا
جو خوش آتی نہیں شرکت نہ کر	تو بھائے کس طرح عاشق نہ کر	ہو اتنا اسکے کہنے سے میں	ہوئی وانا کی اوسکی مجھ سے ثابت

صنم کے التقاتل معشوق وینا فتن جہل خاطر خواہ و مناجات عاشق از خدا بر ایصال صنم
و آنرا از صورت بمعنی و بیان حقائق و ثباتی صورت و عدم پایداری حسن در صنم

کہ حرا ساقی سیمین بدن ہے تو جسے ذرا اسی مہربان تم مرا عاشق سر رکھتا تھا وہی ناز کبھی بول لگا مجھے یار از خود یہی کرتا تھا وہ دلسے مناجات یہی رہتا تھا نہ عاشق کو رہن خدا اس کو سنی اگر نہ یست کرے مجھے حکم دوستانہ جو اب کی ہومرا مقصود حاصل جو اک طغین ہو جاتی ہر فانی یہ شب کلین ہر جن امواج دریا جو صورت کو نہیں خود پایداری سرا پا ذات جسکی ہو کوفانی گئی صبا امدی آئی جوانی نہ اوس سے اب گئی یاری کر سزا بھلا عاشق سے کوئی جو چہ تو رہا یہی عارض ہو رہی درخت ر جو اب و سکا وہ عاشق کیا کہ گ رہا ملت صنم سے حسب معمول کر م کر ساقیا اب تو بھی مجھے صنم جو مہربان عاشق پر اب کی گیا مدت کو کبدا کبار گھر سے	کہ طوفانی تری بن یہ حسن ہے سنو عاشق کی باقی دستان تم تفاقل کا تھا اسکے وہی ناز کبھی مجھے کر گیا کچھ فتنہ اکھی ہو کبھی تنہا ملاقات اسی تیر میں پھر رہتا تھا حیران کہ بر آوی اگر بند کی حاجت سے منہ سے مر میرا فسانہ تو صورت پر نہ رہیں کچھ بھی عبث ہر صفت اوس میں رنگانی تغیر انکا ہو اکدم میں کیا کیا تو حسن ہو سکا کمان ہو گا تار صفت ہو اسکی کیوں کر جاؤانی ہوئیں حسب بیان لکھا و فانی نہ کوئی تاز برداری کر سزا جسے معشوق تم کہتی تھی درخت تنہا تھا تھیں نہ جساویدار غبات کھائیگا اور چپے ہیگا رفتن عاشق بردگان صنم و بخوبی ملاقات شد نش چنانچہ بدل آرزو داشت صنم نے کی بہت اوسدن تواضع ملا پھر جانکے اوس سمیر سے	شبابی آ مجھے وہ می پلا دے صنم کو پھر ہوا پڑھنا نہ منظور یہی عاشق کو رہتا تھا تافت کبھی مجھے کر گیا بے حجابی کبھی گھر میں مر آوی وہ تنہا وہ رہتا تھا اسی باعث گلین صنم سے مجھے اتنی راہ ہو جا مصیبت مر عودہ ہو اکاہ نہیں کہتی ہر صورت کچھ بھی ہستی نہیں جسکو کسی صورت بقا ہے ہو اکو ساتھ سب تو ہیں بعد دم تنگ زار میں ہو جائے نہ زود رہی ہو جب تلک معشوق اورد نظر پڑتا نہیں پھر کوئی طالب نہ کوئی ادھاب ہو تا چہ زور یہ وہی شخص ہے یا ہو کوئی اور نہیں معلوم تم کو اب ہوا کیا کیا محتاج سے عاشق ز جو یہ رہا ملت صنم سے حسب معمول کر م کر ساقیا اب تو بھی مجھے صنم جو مہربان عاشق پر اب کی گیا مدت کو کبدا کبار گھر سے	کہ ساری ہوش کی باتیں بھلا دے لگا کرنے دکانداری پر ستور کبھی ہو گا وہ مجھے نہ تکلف کسی دن ہو گی مجھے کاسیا با کبھی برین مر آوی وہ تنہا کسی صورت منوئی اسکی سکیز کہ اپنا جائے مجھے نہ شرکے وصال اوسکا مجھے چاہیے خواہ ہنٹ ملاوانی ہر صورت پرستی عبث خوں پر اوسکے دل لگا ہر وجود و نکاسین پڑتا ہر معلوم ذرا سی بات میں ہوتا ہر دل ہزاروں خوابوں کا ہو چہ زور ہوئی رزم عشق میں جو چہ تو رہا نہ کوئی اوسکو اب کستا ہو جان اسی کا تم اوٹھا کچھ بھی جو رہا کہ کچھ اوسکی نہیں کہتی ہو پرا ہوئی تلخی اوسے شیرینی شہد ہوئی اک دن عا اوسکی وہ مقبول رہیگا تلک ناخوش شکر ملاقات اوس ہوئی ہر بخوبی نہ تھی عاشق کو جو ہرگز توقع
---	---	---	--

کما ابکی بہت روز و نیر آئے	بہت مدت میں پان تشر لکھ	کمو ہر چیزیت خوش تو رہو گی	یہ شکر اوستے چھک کہ بندگی
کما شکر خدا محمد لشد	دعا کرتا ہر چھکویہ سوا خواہ	ہوا ہون بعد ریت کے تو سوس	رہا خدمت میں چہرہ و دل و سوس
پس از مدت ترا دید اریایا	خدا نے پھر ترا جلوہ دکھایا	کے تھی یا دین تیر شہید نو	ہوا خدمت میں چہرہ و دل و سوس
جو کہ و انکی زبان اسکی باری	کسی عاشق نے انہی کی ساری	ہوا عاشق منم سوخت امنی	گیا بھول اوس کڑی سب سے بھی
نہایت ہو گیا شاد و خوشدل	یہ ہوئی ہنسی مرادیں اسکی حاصل	تمنا اوسکے جی کی سب آئی	مراد اپنی جو جہاں تھا سو بانی
وہ دونوں جب لگو کرے مکالم	تکلف در میان ہو گیا کم	او دھر کرتا تھا وہ بندہ نوازی	او دھر ہوتی تھی اسکی سر فرازی
او دھر کرتا تھا وہ لطف و تفقد	او دھر ہوتا تھا یہ تراج و خود	او دھر کرتا تھا وہ الطاف عید	او دھر کرتا تھا یہ عجز و خوشامد
او دھر کرتا تھا وہ شفقت زبانی	او دھر ہوتا تھا یہ قربان بنانی	او دھر کرتا تھا وہ اک لطف کی بات	او دھر کرتا تھا یہ بان قیلا جات
او دھر کرتا تھا وہ تعظیم و تکریم	او دھر کرتا تھا یہ آداب تسلیم	او دھر کرتا تھا وہ کیا کیا نوازی	او دھر کرتا تھا یہ کسٹ و سب ساری
عزیز کیا کیسے عالم اوسکے پی	منم کی مہر عاشق پروری کا	فکون کیا یا رو اوسکی بڑائی	وہی کچھ سوچے آشنائی
نتھا اوس عہد میں کی اوسکے ثانی	یہ کتا ہوئے عاشق کی زبانی	نقطہ اوسکی مٹو رہی عجب تھی	جو غزلی جاسر ہو وہیں سب تھی
منم تھا خوبوینیں شہرہ آفاق	عیان تھا جگ میں اوسکا اصل	بہت شوق و یکسو فرسے تھے	جہاں میں سیکر دین چہرہ تھے
منوگا پر کوئی محبوب ایسا	منوگا خلق میں کی خوب ایسا	کوئی ایسا نہ سیمیں ساق ہوگا	کسی میں یہ حسن اخلاق ہوگا
خلیق ایسا کوئی جانی منوگا	کوئی یون خندہ بیشانی منوگا	نہ بڑی میں کھلی دیکھی جہنم	تخل ختم تھا اوس نازنین پر
کبھی عاشق بچھینھلا یا نہوگا	کبھی ناخوش اوسو یا یا نہوگا	وہ اون روز دین میں تھا کوئی نہوگا	وہ تھا عقل میں بڑھوئے بالا
سراپا دانش و ادراک تھا	شعور و ہوش میں جالاک تھا	خدا اوسکو ہی تھی خوب نیر	بھلے کو پاس ہوتی ہر بھلی چیز
وہ تھی عاشق سہو جگ بھی پاری	منم کرتا تھا کیا کیا پاسداری	قدر اوسکی کرے تھا سب زیادہ	سچہ کرے کہ ہے اثر ان زادہ
نکر تکیوں منم عاشق کی عرب	کوہ وہ خود بھی تو رکھتا تھا نہشت	قدر اثر ان کی کرتے وہی ہیں	حقیقت میں جو مرد آدمی ہیں
وگر نہ کہے ہو میں شہرہ آئے	نہ اونے حق کیسے کو کام آئے	مضو صا شوق طفلان کا نزار	بھلا یہ بھی کیسے ہوتی ہیں یاد
منم سوچتے ہیں شاد و ناو	کوہوت اوسکا کیا شبیہ ہے	نہ تھا کوئی واقعہ اوسکے برابر	منوگا شہر میں کوئی اوس سے بہتر
منم میں جو کہ صفت و خوبیاں	نہیں مخفی کسی پر عیان ہیں	نقطہ عاشق تھا اوسکا اوسکا	کے تھا ایک جہاں اوسکا اوسکا
مبارک تھا غرض عاشق پیر و	نہ تھا وصل منم سہو بہرہ از روز	ہوا افضل خدا جب سے شام	ہوا یون وصل خاطر خواہ حاصل
وہ دوکان تھی مجلس دل افروز	وہ مجلس تھی جہم شبن ناز و	نہ تھا فور روزہ تھا عید گون	وہ روز عید تھا یادید کا دن
کما تک کچھ اوسد کی تعریف	منم کیا کیا کرے تھا دل کی تالیف	وہ شیدا تھا منم کی باسن ٹھیا	پنٹ بچو کہ ورسوا سن ٹھیا
نہ تھا دان کوئی دشمن و فداقی	سبیت دل کی تھی اتفاقی	وگر نہ اوسکی دوکان لکھم بھی	جو ہم غیر سو خالی نہ رہتی

مہر کی مٹی واقع وہ از بس سہراہ
او دھو جو بکھتا ہوتا تھا خود
غرض چہرہ بکھری خواہ ناخواہ
نہ کچھ لیتے نہ کچھ دیتے تھر تھر کار
کبھی خالی ہوتی اسکی دوکان
گھر میں دوچار تنگ عاشق اکیلا
نظر پڑنے لگے جیسا دیکھو افسار
جو ہاں سے اٹھ کے پھر گھر میں آیا
جو آیا ہوش میں اور کم ہوش
ہوا حاصل تھے وہ مدعا سب
خدا نے یوں تجھے دی کامیابی
بہت عاشق ہو کر ان میں سے
وفائے عہد ہی تجھ کو مناسب
کہا دل فرمچو وہ عہد ہی یاد
رہی ہر اک ہوس پائی و لیکن
سناؤں اوس کا سپنا باجراب
کیا عاشق نے تیرے لیے یہ نہ کر
یہی عاشق کو دل سے گفتگو تھی
مجھے اک جام دی ہو ساقیا او
مہین پھر دوسرے ساغری کا
کیا عاشق جو پھر وہاں دوسرے
صنم کو مہربان پایا بہستور
نکلف بر طرف بخون و سوس
جو کچھ گفت و شنید اذنی تھی باہم
نہ کچھ شکوہ نہ کچھ حرف لگے تھا

مزید ارادہ کا تھا وہ ہی گزرگا
نظر باز دیکھتی تھی ان پر ہوش
خرید اوس کو وہ کرتا نقد کو تہ
اسی پر وہ زمین کراچی تھی وہ
بھر رہی تھی وہاں سب سے پہلے
رہا اوس صدم صنم کی اس بٹیا
اوٹھاتی اسے وہ کہتے تھے
سیت و غار آنکھوں میں جھپایا
کیا فوراً ادا و گناہ شکر
سین باقی رہا اب کی طلب
تر اس طلب سے حاصل شتابی
بہت عاشق کی مرہم موم
خدا کا شکر ہر اب غیبہ واجب
میں حاضر ہوں تجھ کو ہر رشتہ
نہیں ہے وہ بھی گزرتے غیر ممکن
جو اوس کے عشق میں بچھڑا ہوا
خدا کی فضل سے یہ بھی نہیں دور
بار دیگر رفتن عاشق نر و صنم و مہربان
یا فتش و عرض حال خود کردن و حید
ابیات خواندن و روبرو صنم و از مدعا
خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن
کیا بیٹھ آکے عاشق یار کو کہا
خبر میں کیفیت اسکی کیا ہم
کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا

علاوہ حسین ہوا ایسا و کا انداز
مہر تا کچھ بھی لینا جسکو منظور
بہت کرتے نقد آدیا بازی
جو عاشق دیکھتا تھا یہ تاشا
کھڑی رہتی تھی وہاں لال اکثر
رہی جب تک اسے خلوت میسر
صنم سے ایک رخصت ہو کر اٹھا
وہ صلت تھا از بسکہ چھوڑ
کہا دل سے جو تھی تیری تمنا
خدا کا شکر کہ اب تو میری جانب
مہر مقصد کی عاشق کا سطور
تری قسمت میں تھی یہ کارنامی
کیا تھا عہد جو تو نے خدا سے
خدا کا شکر یہ میرا وظیفہ
کہو میں راز اپنا یا ر و فاش
سوا اسکے نہیں بکھڑکی مقصد
تجھے اک روز ہو گا یہ بھی حاصل
بار دیگر رفتن عاشق نر و صنم و مہربان
یا فتش و عرض حال خود کردن و حید
ابیات خواندن و روبرو صنم و از مدعا
خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن
کیا بیٹھ آکے عاشق یار کو کہا
خبر میں کیفیت اسکی کیا ہم
کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا

مہر کیون دس کانی گرم بازار
صنم کو دیکھتا ہوتا تھا مجبور
مزید رخی تھی بل حلیہ ساز
مہر آتی تھی اسکو ہر تاشا
وہاں رہتا تھا اک انبوہ دن
رہا بیٹھا صنم کے وہ برابر
نہ تھا اوشکی کو بی پر و کر اوشکا
رہا اس کیفیت میں ات بھور
خدا سے تو جو مقصد مانگتا تھا
کہ بر لایا وہ تیرے سکاران
مہر کا مہران تجھ سا بھی کوئی اور
صنم نے تجھ کی یون مہربانی
اوسے اب یاد کر سم وفائے
یہی ہر روز و شب اپنا وظیفہ
کسی دن اتفاق ایسا ہو گا کہ
کہیں یہ بھی میرے کونے کہ
کر گیا حق تری یہ حل مشکل
یہی تقریر باہم ہو ہو تھی
کہ ہر اب ہستان کا آخری دور
اسی اک جام میں ہوئی فراغت
نظر آیا اوس سے مقصود ممکن
کہ نر و دیکھ لے بٹھایا بہستور
کر میں ہن یار کی جیسے تو افق
کبھی بہت کبھی کرتا تبسم
ہوا عاشق بھی کچھ سنا آخر

یہ ادسکے جبین پر وقت آیا یہ منصوبہ برہان کرتا تھا پنہ چھوشتہ مریضے کا سبب تم کما اور سنہ کہ ہر کیا منوں تر صنم سے جیسی عاشق نہ رہا کما دو ایک شعرین جگہ میں نہ صنم نہ تپ سچھک سکرایا وہ شعرین تھیں نہ طبع پر نہ جو اوس الفاظ سے تواتر تھیں فقط عاشق ہی کہتے ہیں آ کسین تابی کی ہر ایک کھٹ کسی صورت میں ممکن نہ ہو کما عاشق نہ آتا نہ دینا غرض عاشق نہ حالت ہوئی کی سینیں پڑتی ہر جگہ اک گلزار کی لغور میں ترو تیا ہوں نہ یہ میں نے بار بار بھرا دیا جو غلط خواب میں ہوتا ہوں وہ خوابوں کے اگر شبہ بیان کیسکو عشق میں نہ کہو ہے سینیں یہ اقمہ کچھ پر عجیب ہے کیا آرمے لے سکر صنم نے ترا سبب ہر شایان تصدیق صنم کی دیکھ لطف و مہربانی ہو گستاخ عاشق و مستان	کہ کیسے یار سے کچھ قصہ اپنا کہ کچھ تو کیسے اسدم راز اپنا بخیر و محبت اس فقر کو اب تم مجھے یہ شعری ہر سخت مرغوب ہوا اور سپر مذاق شہوات سنانوں آیکو کر مودا ارشاد کہ اوسکو انچر حساب لجال پایا نیز صحت اور سکین لکھی منوں صیرج او سکوا اوس وقت معلوم کہ مستو تو کو بھی ہو محبت محبت ہوتی ہر وہ دونوں کے کہ عاشق سے شوخو بگوشت یہی تنہائی لختیقت غم اپنا عیان کی یار پر سب پرچی کی جدا آنکھوں سے تو جو جو اک پل سینیں ہوتا ہوں ہر کفر و اشت جو شب لٹنے کا نیزہ دھیان آیا سینیں ہوتا ہوں بیدار میں ادم سخن برعجا و دوق و مستان مجھے تو رات دن سو گئے ہے کہ تیرے ریلہ باطن کا سبب ہے کما اور ہمارا احوال بہنے محبت کا ہر وہ رواد تحقیق ہوئی عاشق کو تازہ زندگانی کھلواند لکھا گیا ہر درمیان	بجلا کچھ تو صنم سے کیسے احوال ایک ایک سنہ سے انچر خود دیا کما عاشق نہ تپا اس کے لکھی کمر اسکی مین نہ میر کی ہے ہوا عاشق کو تپا اس کے لکھی پڑھیں دو ایک شعرین سب پایا صنم کو کا نین یا لکھی تھے زیادہ اوس بیا ہر مودگی جاہ اسی جو چرمین آخر رفتہ رفتہ مجھے تھے استفسار منظور ادھر سے ہو پڑ سب تپا بین محبت سے نہیں غالی کوئی یار بجلا اس صنم کا اک مطلع پایا کما یا تنگ صنم سو گند تیری ترا سی دھیان بہتا ہے نہ مری آنکھوں میں تو ایسا سا ہوا تو خواب میں اسطرح مشہور کہوں کہ وہ اپنا عالم خواب نگذر نہ مجھ سے یہ بھی رات مجھے ہر خواب بیداری سے تیر صنم سے ریلہ جسکو اس قدر ہے محب پنا تھے ہم جانتے تھے ہو اب ستر عاشق نہ ہو گئے ہو میں غلام ہر وہ بیان تپا بین صنم نے بھی حجاب سے کیا	جو گذرا غم میں سکر ہو کوسال لگا میر حسن کے پڑھنے اشعار یہ شعرین ہر جن کی شعری کی مجھے اکثر اسی سے دل لگی ہے کہ ہر شو و غن سے یار کو شوق وہ شعرین جبین تھا اسطرح پایا کہ مستوں اور سپر جھوٹ پر تھے ہوا خود نہیں صنم سے آگاہ کما عاشق نہ زیادہ وہ رفتہ صنم ہوا شل سے یہ تو مشہور ادھر سے ہو پڑ آخر انسا بین کوئی کرتا ہوا خفا کوئی ظہار اوس بھی وہ سچھک سکرایا یہ نوبت عشق میں ہوئی ہو میری رہی جو دل کو تپا غم و سوز ہمیشہ سائے گویا کھڑا ہے کوئی ہو جیسے بیدار میں ہو جو بیان سے جسکے دل ہوتا ہو جیاب کہ تجھے خواب میں ہو ملاقات صنم کا وصل ہوتا ہے میسر اوس پر واقعہ یوں پیشتر ہے محبت کو تری ہم جانتے تھے ہوئی تپا اور سبک جبین جاگہ لکے اپس میں کرنے اختلا بین لکے ہوں سخن یار سے باہم
---	--	--	---

کمون کیا اسگر عاشق کی حالت نہیں کوئی آرزو اب بکربانی خدا کا فضل ہے جو بخشش مال کمون احوال اسکا اب کتنا تک نہیں کچھ دوستی کی حد و نہایت وہ مبتک شہر میں بہتا تھا بار محبت کی عجب کچھ خاصیت تھی کمی جو تھی حکایت جو غم کی چھپا توہین بیان سب بزم اسرار لکھے پھر کیا کوئی یا کلمی حکایت کلمے اسطرح ہر اک کا یارب	لگا تھا ہاتھ اس کے گنج دولت زیادہ اس کے کیا ہوگی ترقی ہو ہی میں سب کا مقصود حاصل کہا کہنے کو لایں تھا جتنا تک اوس کی کیا کہیے جو ہر نہایت ہمیشہ دیکھ آتا تھا منعم کو کہ ہر صحبت میں تازہ کیفیت تھی منعم کو جو رو پیدا و دوستی کی کسی کو کچھ نہیں کہ توہین اظہار نہ پہونچی ہو کچھ بھی راست ہر اک طالب کا ہوا اس طلب	وہ کتنا تھا مجھے آج کا دن جہان میں جو پہونچاں جو کھڑی دو جا بڑا کٹ و مارغ لبالب پھر اس کے آگے شہر و دوستی ہے سی اس کی حقیقت میں عن تھی بلاناغہ وہاں جاتا تھا ہر روز لکھون احوال ہر روزہ کی ہر گز وصال قریب میں ہوں ہم خود آ جو قریب ہل میں تھا حال عاشق نہ لکھا کچھ کبھی نہ اسکو خوش آئی ہو اچھی یوں ہی مقصد	باتشہ یہ ہر معراج کا دن کے یا لے سبھی از نیل مقصود وہاں بیٹھا ہر خوشی خوشی نور و ہجر و رنج عاشقی ہر ترقی و دوستی کی دن برن تھی وہ اکبا راوس کل آتا تھا بار کہ ہو توہین سید فرنگے دفتر کہ خود یان دم خود ہو بہر قرب کسی سے وہ نہیں کتنا تھا شغنی بسر ہوئی تھی یا روا کی کیا خوش بے میں چاہوں یا دلان بکرا
---	--	--	--

راہ یافتن عاشق در عشق صنم از صورت بمعنی و گردیدن مجاز آئینہ
صورت و بیان کردن کلمات توحید و دید و شہود و اسرار حقیقت و معرفت

توقع چکو ہر اب تجھے ساقی کری و چہ حق فضل و عطا کہا عاشق اگر کہن بزم لیس ہو اتب لپہ عاشق کہ القا ہو اما عاشق یہ تب یہ بھید ظاہر حقیقت یہ نہیں کوئی شکل خالی یہ شکلیں ان کی جڑ و ہر نہیں کہ اس کے عشق میں نہ علم آیا کہ در عشق میں وہ پاکبازی کھلی اوہر حقیقت یہ کس ہی وہی ہر حسن پر لیلی کو مقنون	کہ دیو می چکو خام عشق باقی صدا لبت میں اوس می ہو ہر آہ چہا ہر کون شکل اینگل میں مقید ہیں سدا ملوک جلوہ فرا کہ شکلیں ہیں سب حق کی ظاہر یہ شکلیں ہیں ہمیں خالی کہ بانی کی سوا ہو ہیں کہیں یہ نہیں اس کی ہر و میں پایا حقیقی ہو ہو یا عشق مجازی صنم ہے منظر حسن انکی اوس کی عشق میں قیس مجنون	بلا دیو وہ سے سان ظہور کری ہر سنہالی مسکلی ظہور نیشکل خوب ہے کتنے بنائی یہ صورت ہیں حقیقت بلوہ کر حقیقت گرچہ بتوں میں نہان حقیقت میں یہ موتوں ہیں کھلا عاشق ہے جب یہ سر مکنون نہو حاصل ہیں کیون عشق ہر وقت نہایت عشق کی کچھ نہایت وہی ہر صورتوں میں نہان وہی کرتا تھا شیریں ستون	کہ دیکھوں ہر کجا اسکا ظہور اوس می نزدیک کردی جہرہ دور کری ہر کون اس میں لربانی اوس کا جس سب پیش نظر ہو ولیکن فی الحقیقت خود بیان سوا بانی کہ دیکھو اس میں ہر کیا صنم کا وہ ہوا ظاہر میں نمون مجاز آیا ہر نقطہ الحقیقت اوس تب ہی تو اپنی معرفت دی وہی جو یہ عکس نہان و دید وہی تھا محبوبیت شہر و بار
--	--	--	---

ان اسرار و حقایق
پور یافت ۱۶

منم کی شکل میں دو بی نشان ہیں	وہی عاشق کو پر دین میں عین	اوس کی نو رو بہ شمع روشن	اوس کی رنگ سبز نگین گلشن
وہی ہر رنگ بونہو لالہ و گلی	وہی ہر پاسے ہو کر شوبلبل	اوس کا حسن سب کا دل راہی	اوس کا عشق ہر دلیں بھرا
وہی کرتا ہر جزو ہر دو ہی زندگی	وہی ہر صفت کی ہر ہر ہندی	مقتد ہر وہی اور وہی سلطان	پر ہی بھی اسے گر کیے تو چون
فقط تنزیہ کر و صفت خدا ہر	تو بجز تشبیہ میں کیا دوسرا ہے	خدا کی فضل سے کی جسکو تشبیہ	اوس سے تشبیہ میں ہی ستر تنزیہ
سوا اوس کے نکلے عاشق نہ شوق	وہی خالق وہی ہر پو آپ مخلوق	خدا تعالیٰ اور تعالیٰ اسکو کی نصرت	ازل سے اولاد تک ہر ہی بات
ہو اس سے تو ثابت خواہ مانو	نہیں کوئی غیر حق و اللہ بلند	یہ غیرت نہیں خروہم و نذر	ہزاروں سہل جگت ہیں اور ہزار
اسی پندار کا ہر نام عالم	اسی ہر قہر میں داکم	اسی پر شمع کہیں حکم جاری	اسی پر ہر بنائی خلق ساری
اسی باعث سے ہر ہر ہر تفاوت	کجا کعبہ کجا ہے خانہ رحمت	غرض اسرار میں حق کی کجایب	وہی سمجھے ہر جسکا فہم صاحب
اور ہر عقوبت اور ہر مصلحت	بھران دونوں کو کہیں لڑائی	اور ہر انکار اور ہر چھپری کجی	تماشا تھا عجب باز گری تھی
حقیقت پر نظر کر کے جو دیکھا	ہر اک تھا رتے میں پیر و جبار	بظاہر ایک بد ہر ایک ہر نیک	نظر باطن کیجے دو دونوں ایک
حقیقت میں ہر کوئی نہیں	کہ سب بھی کیا تو ہونی ہے	کہیں لچھا بناتا ہر ہی چیز	سمجھ کر دیکھو اسکو اہل تمیز
دو کیساں بند ہے کوئی مظهر	کہ دیکھو ایک ہی ہر ایک بہتر	خدا کا مظهر جامع ہر انسان	پیمان میں جمع سب کجا بیکان
جو بہیت خدا کو اسکو ہر	کسی نہ دے نہیں دیکھی سنی ہر	خدا کی ذات ہی انسان کو جانو	نفیست فیہ میں رومی ہر مانو
ہزاروں اسکی پرستش ہر مفاہین	پر سیدن حقیقت حسن و عشق از	کہیں اسرار کی ہر کس سے باتیں	کھلے کھتا ہر عاشق حرف اسرار
کیا ہو تو فی ساقی پیسے سرسار	عاشق کہ چہیتند این ہر دو حقیقت	ہے سوہ پیو کی ہر مثل یان	کہ تیر و غم کو کہیں ہم تو قایل
عیان کرتا ہر وہ اسرار پندار	و جواب عاشق و تسل شدن	حقیقت میں یہ حسن و عشق کیا	حقیقت کئے کو ہر دلیں میں اکڑا
ہوا اک وزمین عاشق سوا	سایل از تقریر عاشق بر کیفیت	صفت کئے کو ہر دلیں میں اکڑا	وہی صورت ہر انسان عین ثانی
جو تم فرمائی ہو سو سب کا ہر	بہم ایسی نون سو جیسے راتین	ازل سے تا ابد و نکا ہر ساتھ	ہوئی سہرہ تو ثابت اپن و پیر
کہا یہ دونوں میں حق کی صفات	عیان یہ راز اور ہر سر ہر ہر	مخبر و اپنی خدا کو آب پابی	ہوئی سہرہ تو ثابت اپن و پیر
جسے کہ کشت کشت اسے خبر ہو	محبت کا اوسے ہر سر انجام	صنم اوسکی نالیش کا ہر مظهر	ہوئی سہرہ تو ثابت اپن و پیر
اوسے چاہت کیا روشن ہو	کہ ہر وہ مظهر مخصوص و عالی	جہیل اسکا سنہرے نام ہے	ہوئی سہرہ تو ثابت اپن و پیر
نہیں انسان ان دونوں جالی	اوسکو ہر جمال اپنا لکھا	سمجھے میں اسے جو ذوق و فہم	کہ حسن و عشق دونوں جگون ہیں
وہی حسین ہر اپنا دکھاتا	یہ جھون سونہ میں لیلیٰ نثار	ہوئی سطح سے یہ جگہ و اثبات	ہر ہی چون عاشق و معشوق کی ذات
ہر دونوں عالم معنی سر نما ہر	وہی جانو جو عاشق ہو و جاکن	نہیں ہر تاجر عالم او کا مسو	کوئی ہر چند ہو دے اٹکا با مسو
یہ کیفیت سنو کی آبیان میں			

ہر یاد کو عاشق و معشوق نظر کما تین آہستہ صدقہ وہ اکا اور بھی عقدہ مجھ ہے نہو حسن امر وہی میں کیا ہے سمتھاری جانیں کے کس کو ترجیح شب معراج میں جب عرش اوپر بنی پر کی جوتی زانی اظہار ہوئی یہ سننے انہو دل پر ارد وگر نہ اوس جگہ مشکل نسائی ازل سے ہر امار کی کچھ چاہ جو امد کی نہ صورت حق بکھاتا صنم کو عشق میں اپنے کیا کیا کروں ترفن اوسکی زیادہ کیا	بنہ میں یہ دھنیں کیو سٹے کھر سمجھ پتا ہر مجھ کو تیر اکھٹا کہ اوسکے رخ کی قدرت کچھ ہے نسائیں کیوں نہیں لوفد ہر بیان اوسکا کہ ہر ہر ہر کئے رفرف پر اکب ہر ہر ہوا امد کی صورت ہر ہر کہ ہر ہر ہر ہر ہر پیمبر کو نظر آتی مسند کی میں امد دوست ہوں اللہ صنم کی شکل پر بندہ نہ رہتا ہوئی ہر ہر ہر ہر نہ ہر ہر ہر ہر	عیان ہر اوس ہر ہر ہر ہر یہی ہر ہر ہر ہر کہا عاشق ذوہ کچھ ہر ہر نہیں ہر ہر ہر ہر کیا عاشق ذوہ کچھ ہر ہر خدا انہو پتہ اوس کو بلایا سجلی حق ذو کی شکل امد نہیں امد ہر ہر ہر ہر مری امد ہر ہر ہر ہر خدا انہو چاہی جبار کی صورت صنم کو کس طرح سے کہیے کا نسائی کیوں نہ دوان کو تفصیل سمجھنے کا نہیں کوئی کس کو	کہ ہر ہر ہر ہر ہر یہ علم آیا کچھ تیری بدست عوض کی ہر ہر ہر ہر کہ ہر ہر ہر ہر ہر نہیں ہر ہر ہر ہر جہاں ہر ہر ہر ہر جو شک اس میں کہ ہر ہر ہر کہ ہر ہر ہر ہر خدا کیو سٹے کچھ کیا کچھ نسائی چاہ ہر ہر ہر ہر ہر امد وصل حق عاشق کا آخر صفت اوسکی سنہ ہر ہر یہی ہر ہر ہر ہر
---	--	---	---

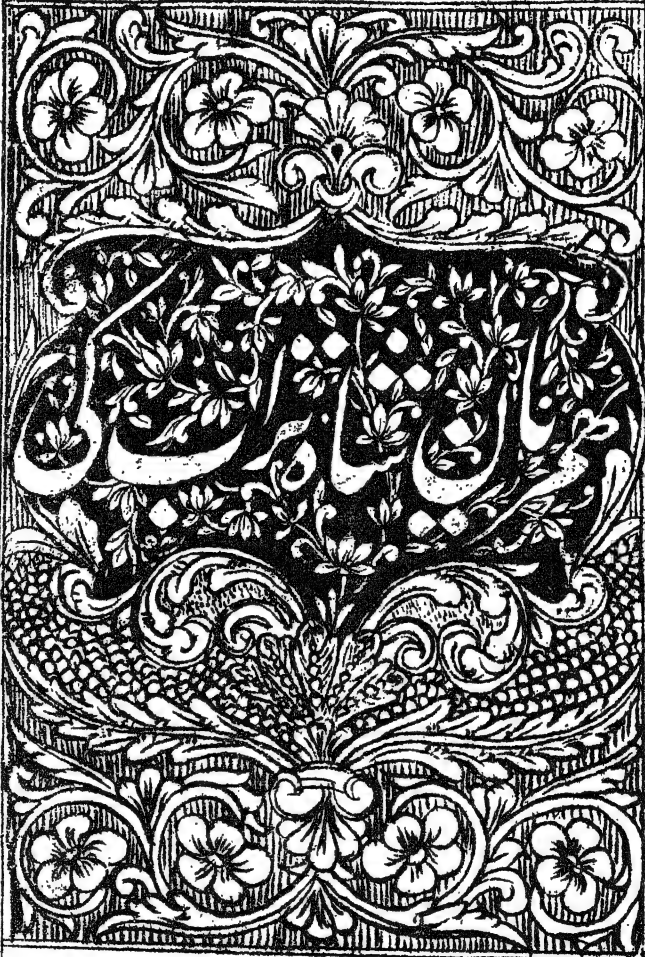
در بیان خاتمہ کتاب عذر خود از شاعران و استدعا بر اصلاح از ایشان و
و مناجات کردن از حق و سبب تصنیف شعری و بیان تاریخہ اے اتمام آن

مجھے ہر ساقیا تجھے تو لا مجھے اب شاعر و شاعر ہر ہر کرن اصلاح اوسکی و تکلف مجھے دعوی نہیں ہر شاعر کا خطا سے مجھ کو بھی ہر ہر برس اس ایک اس عرصہ کو آگے نہیں ملتی تھی آگے اتنی فرصت سہوان روزوں وقت اسکا لڑک بیان کس کروں وہ حال دلش	نہ لائے بارہ ضائع گرا دھلا یہی ہر ہر ہر ہر ہر سمجھ کر نصفی سے تو توف نہیں غرہ مجھے دانشوری نظر اصلاح کی منظور رکھیو کیا تھا شعری کا قصد کہ کچھ اس کہانی کی کتابت یہی جی میں خیال آیا مگر غم دردیش ہر ہر ہر	عبث کہتا ہر تو اب ہر ہر کیا ہر ہر ہر ہر نہ کھین جا حرف و نہ کتہ گیری مرکب ہر خطا سخوات انسان نہ تھا کچھ شعری پر دھیانا شرع بقصد سابق جو کیا تھا وہ رہتا تھا یہ مرکز خاطر کہ آخر ان دنوں ہر ہر نہ ہر ہر ہر ہر	بیان بھی تو سخن کا خاتمہ ہے اگر نقصان ہو کچھ ہر ہر یہی ہر ہر ہر ہر تعب کیا ہر اوس سے ہر ہر کچھ ایہ عرصہ تھا میلان اپنا کہیں وہ اک ورق لکھا تھا کہ اس آغاز کو کرنا ہر آخر نہیں ہر ہر کسی سے کچھ ہر ہر ہر ہر ہر ہر
--	--	--	--

کبھی لے نہیں خالی پر تشویش فقطاب ثنوی کی فکر کبھی ہوا آخر یہ حقہ کا سر نہ آیا اکہی حیل طیر و کرم سے مرادین ہوں رہی علیہ سر حاصل رہی عاشق حسن کو ساتھ خدا سخن کو میر و کردنیامین سبز کر و اس ثنوی کی جو کوئی سیر	رہی ہر روز شب فکر و پیش انفکرا در سب بہا و یکے مناجات خراغت بائی بیٹا اس قسم سے مری خاطر سے ہو تشویش نایل اور حسن و عشق پہ زکاء و حید قیامت تک ہی میرا شجر سبز و عادیو میر مجھے ہو عاقبت حیز	یہ دیکھیں ان پرینٹ میر لو بھی ہوا دل ثنوی کی طرف تشویش مذاک فضل سے ہو بچا یا تمام سے دولت بہا کی بھی یا مکی جو دشمن ہیں سرگھراؤ کی بنیا غنی کرو و ارضین پر حیرت جو دیکھو اسکو خوش ہو خطا سخن پر شاعر و نکی یاد گاری	لہذا جواب یہ فکر سو بھی کیا القصد میر نے معمول مناجات مجھے دیر نہیں مجھ و تو بہا کی جو میر کو دست ہیں کہ کو کون کیسے دیر نہیں علم میں محتاج ہر اک اس ثنوی زوق یا پس جہا نہیں عمر کی کیا یا لاری	تاریخ از مصنف قدس سرہ کر کیسے فی الیہ میر اکرم کا مست جزر و تہہ میری فوارہ رقم کی بجا ہر دوستان عاشق و غم کی ۱۲۱۰ھ	کما میں خرد سے بھر فی الصور کما میں خرد سے بھر فی الصور کما میں خرد سے بھر فی الصور کما میں خرد سے بھر فی الصور
--	---	--	--	--	--



صفت کرم کا فضل اسلام از زما
بچون پشیمین نول ق مین ن



طین می شمشیر کوه کاپور مریدین
طین می شمشیر کوه کاپور مریدین



بسم الله الرحمن الرحيم

آیو بست بھین ستواری
 کوئی غیر لیے تھبہ جو ری
 کوئی بھاؤت دت کوئی گاؤت
 دیکھو تو کیسی بن بن آئی
 لال گلال لگائے مکھ پر
 اب ہی سو بن میں دھوم مچی ہے
 آپ بچو رہے سبکو رنگ دے

اٹنگ چلین سب یاری کنوری
 کوئی نئے رسی پچکاری
 کوئی ڈکران ناچت ٹھاڑی
 سند زنا ردی کی ستواری
 رنگ سے بھچی جو نریا ساری
 ہو ری کھلت ہے سام بہاری
 کوہے تراب اس پتر کھلاری

و

آپ کو رہے آلو گنت سہاؤن

ایک پوری کائنات کی نیو پوچھو
 سام پر ہمارے ہر پوچھو
 کھل رہا ہوں اس سکین مان

بیان شہزاد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

منو کا کہان دہ و مھو تو دیو یا دے
میں لو چھپی ہیں تریا کی زبان
تھیل کے لکھ پڑی
لکھ پڑی میں ابھی دور ہی
ننگے پاؤں گئے ہیں شہر
بیاں

۳۴۴

[illegible]

عبدالمجید بن محمد بن عبدالمجید بن عبدالمجید

کتابخانه جامعہ اسلامیہ

طیابان شاه تراره

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

نہ ہوا

بہتیاں پکڑ جھٹ پھین لے کا مڑ
کس موہن کا بس میں کیے تین

مان ترا بگا کنا اتن

مَنْ نَكَرَ بَيْتَهُمَا كَشَرِيٍّ

<p> کاسیکو مومکار رنگ مان توریے پینڈ پڑو ہے ناکٹ موزے بھول گئی جو من سے توریے ایک سو توریے ایک سو توریے </p>	<p> بوجھت کے ٹھیسٹھ لنگر دا جاتو رے بھاگ مان اگل لگاؤن یاد کر اپنی راد صاحبی کو توری پریش کا کوں بھروسا </p>
---	---

پیت کی ریت تراب سو سکے

بیت مرتضیٰ علیہ السلام

اَوْنَدَلال گنوز پرج را و
اپنی سکھی کو چاہ سو کہہ لے
تو نہ رنگ مان ہر کا ہنو کو
انگ نہارت تاکہ کے مار نہ
یئن پرج راج حرے سب پرجا
ہو رہی مان ایسی مذہوم مچاؤ
اور کا ایسی نہ گاری سناؤ
دیکھ سمجھکے جسیر لگاؤ
یہ تو برا ہے توڑ سجاؤ
کا ہو قین ناٹے بک دو

[illegible]

یہ تیرا اب کدو کا لال کو دیہون اور اس
 دھور سے ایفون پیدسا پران کی
 اور انکے بک دیہون بناس
 کنی اور کھون دیہی کے انکے

<p>سورئی تو آنکھ تراب سون لاکھی کیسے کروں چٹ چوری ریر کو گو</p>	
<p>ہون تو دین کی مٹوری اور ریت ہن سانوری کوری سانس نہ کی چوری او ج رہے اب چتر موری</p>	<p>ہان ہان مٹکا جیسٹ گنیا بیج ناکا اک ہم بین بست ہن کھسی ہون آبی مندر سو اپنے چک نہ لال کھال لسن پر</p>
<p>رنگ سوچو رور سے نہ موری چور کھینکون تراب ہی سنگ توری</p>	
<p>سینے مان آنکھ پیاسنگ لاگی پیو چھٹ کو نہنن ہے اپنا چاک تاسوین پیال سب بری رنگ رنگ کی دس ساری پرین</p>	<p>ہونک پڑی پھر سوئی نہ جاگی پسپنا کیے کا کے آگی ہاگون اکیلی نین تو ابھاگی جوہن اپنے پیارنگ پاگی</p>
<p>ہون تو رہت ہیراگ میں نشین جب سے تراب بکے ہیراگ</p>	
<p>چاک رچھون اکیلی پیاسنگ بھرٹ سو موری جب لائے</p>	

یہ تیرا اب کدو کا لال کو دیہون اور اس
 دھور سے ایفون پیدسا پران کی
 اور انکے بک دیہون بناس
 کنی اور کھون دیہی کے انکے

میران شاہ تراب

یہ تیرا اب کدو کا لال کو دیہون اور اس
 دھور سے ایفون پیدسا پران کی
 اور انکے بک دیہون بناس
 کنی اور کھون دیہی کے انکے

یہ تیرا اب کدو کا لال کو دیہون اور اس
 دھور سے ایفون پیدسا پران کی
 اور انکے بک دیہون بناس
 کنی اور کھون دیہی کے انکے

چراغِ اکیونہ جیانا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا

چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا

چراغِ سب کشت کشتا

چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا

چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا

ادنی پرکھ کا دھندلے	اکھونٹے ہیں اپنے دام رہ گویان
گیان ہی میں تراب سہا	سہا ہی میں رام رہ گویان
لیکے نہ مورا جو گھبرا	پیو تو گویو بدلیں راسے
رورومو کا کشت ہے لندن	کوڑو بنیں لاوت پیا کوٹنا
تم رہت پیا مل سکھ مان	جائے تراب تمہاری بلا
برہ کی ماری میں تو دئی	اُسے دئی نامک پیٹ کر ہی
نیک کا دکھ پیا چھن چھن باڑھت	سکھ نہیں پاوت ایکو گھڑی
سوئے بیت مان روئے کشت	سو پرست یہ کیسی پڑی
کھولے لٹین وہ کا ہو سنگھ	پڑ گئی مورے گے پھنری
کون جتن جنجال سو نکسون	بال بال ہوں بندھی سگری
کاظم چاہیں تو بیت تباہیں	تھہرے تراب نہ کچھ سپری
سجری سجھائیں وہ آوت ناہیں	بیٹھ رہا سو تن کی جتھ میں

چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا
چراغِ سب کشت کشتا

مان مان تراب بران توڑی پستان
کالم سوکر موری سی

کج حال ہوئے کوئی نہ
من اوٹھا کالی بلفن مان

کو کھادس کون پھادس
بار بار بندھو الکن مان
بلک پیمت پیس بان لکاون
انگ لگے داک کی جون مان
سوہنی موت سوہنی صورت
لنگ بلوی پیاری انگین مان
دیکھ کر تراب دی کا جھکا
چھپ پیاری کسٹور نوہن مان

میران شاہ تراب

من جگا تر کھوتی مین گنگا	ہے یہ کھات جگمین بکھانی
آگ لگے بھپٹن کوئن مان	گھڑن کگا تھون ناہن پچھتانی
پیو نر موہے کی بات کہوں کا	نہ لگاے بہت پچھتانی

دا تو رہت ہر تراب کو سنگ مان	جا کی لیے ہوں منتہین مانی
------------------------------	---------------------------

رے پیو سنگ ہس کے بھلی قہر نہین جگا	جو بھو رہو تو پیاسد ہار دیکھو گڑا ہار دھار
------------------------------------	--

تراب موری تھانہ پھنہین ہوسا کو دابھائی	مین کیے نہون بکھل ہو تو جیک پیاسو لاگی
--	--

کاسو کمون دکھ اپنو دئی	پیت نئی کی ریت نئی
ایک سنجر دکھلاے سوہے مارا	کا ہو جتن پھر سدھ نہ کئی
ایسے نہٹھ سو کام پڑوہے	آنکھ لگاے مین جی سو گئی
پیت لگاتے واسو جگ ما	نامک مین بد نام بھئی
دور دھنیں کا ہو کی جن کا	دے گئے موگا پیر و ہی
پیر پرانی جو جانت ناہن	کیون دئی اوٹکی پیر دئی
وہ نر موہی کما نہین مانت	موہ مسیا کا کو سکئی

کج حال ہوئے کوئی نہ
من اوٹھا کالی بلفن مان
کو کھادس کون پھادس
بار بار بندھو الکن مان
بلک پیمت پیس بان لکاون
انگ لگے داک کی جون مان
سوہنی موت سوہنی صورت
لنگ بلوی پیاری انگین مان
دیکھ کر تراب دی کا جھکا
چھپ پیاری کسٹور نوہن مان

جس سے تراب پیا کو دیکھون تنکو مین مور سے منکھو چینوا
کون کے رسیا سوجا سے
کل نین من کو بن نین منکھو
کیسے تراب پیا کو بھوون
کچھ موہی سو گات نند تو را برنا
سو تن کے سنگ کھیل گواوت
سوئی تراب سوہن ہنس بوکت
اکٹھ نگے کچھ مو سے ستیان
آئے ابیز سدا سے پیر سے
ہے تو سے ہاتھ درشن کاظم کا
ارحی موکاد کا و دی ستیان کانگرا
کا مینکو بھوئی بھکتی بھسرون مین
ہان ہان تراب مین چیری ہون تیری
سید عاود دھر کا تبادی و گرا
واردنگی تھہ برتن من سگرا

جس سے تراب پیا کو دیکھون
کون کے رسیا سوجا سے
کل نین من کو بن نین منکھو
کیسے تراب پیا کو بھوون
کچھ موہی سو گات نند تو را برنا
سو تن کے سنگ کھیل گواوت
سوئی تراب سوہن ہنس بوکت
اکٹھ نگے کچھ مو سے ستیان
آئے ابیز سدا سے پیر سے
ہے تو سے ہاتھ درشن کاظم کا
ارحی موکاد کا و دی ستیان کانگرا
کا مینکو بھوئی بھکتی بھسرون مین
ہان ہان تراب مین چیری ہون تیری
سید عاود دھر کا تبادی و گرا
واردنگی تھہ برتن من سگرا

جس سے تراب پیا کو دیکھون
کون کے رسیا سوجا سے
کل نین من کو بن نین منکھو
کیسے تراب پیا کو بھوون
کچھ موہی سو گات نند تو را برنا
سو تن کے سنگ کھیل گواوت
سوئی تراب سوہن ہنس بوکت
اکٹھ نگے کچھ مو سے ستیان
آئے ابیز سدا سے پیر سے
ہے تو سے ہاتھ درشن کاظم کا
ارحی موکاد کا و دی ستیان کانگرا
کا مینکو بھوئی بھکتی بھسرون مین
ہان ہان تراب مین چیری ہون تیری
سید عاود دھر کا تبادی و گرا
واردنگی تھہ برتن من سگرا

جس سے تراب پیا کو دیکھون
کون کے رسیا سوجا سے
کل نین من کو بن نین منکھو
کیسے تراب پیا کو بھوون
کچھ موہی سو گات نند تو را برنا
سو تن کے سنگ کھیل گواوت
سوئی تراب سوہن ہنس بوکت
اکٹھ نگے کچھ مو سے ستیان
آئے ابیز سدا سے پیر سے
ہے تو سے ہاتھ درشن کاظم کا
ارحی موکاد کا و دی ستیان کانگرا
کا مینکو بھوئی بھکتی بھسرون مین
ہان ہان تراب مین چیری ہون تیری
سید عاود دھر کا تبادی و گرا
واردنگی تھہ برتن من سگرا

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

سب رنگ پھیلے تراب کے آگے
 جو گیب رنگ کی ادھی بہار

کیسے پڑے کل حب کو ہمارے
 لکھ میرت دن بیت سگر تو
 یا ہی اندلیں مان سدھ بدھ مجھولی
 تھا ک گیون کہ کہ کے سندھیا

جو لے آدے تراب پیہ کر
 برہن داپرتن سن وارے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

وار ونگی جان تراب پیہ پر
 جان دیون پر جان دیون

کا خٹھ سے روڑ و کت ہر ادھار
 نیمہ کا گھاؤ لگو ہر دے مان

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

مور می تبھاس کا خٹھ کت ہے
 آن بان ہری یا ہے
 جان کے موسے وہ جان کت ہے

ایہ سون میں توڑی بلیٹ
 بھڑکوں کی موتیوں کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا

جان دے تو کراب صبر کرنا جان لیون ایمان نہ لیون

اینا تو لاگے ہمارے بھوک

بھوک اوٹھت ہو پیراں پھٹت ہے
 میں دیکھ ماری کھڑی سڑوت ہون
 ہون تو ٹرت ہون درس کی بھونکی
 اوکھڑ ایک تراب چائے نان
 جب سداوت ہے وہ بھوک
 ناکہ ہنسنت بین سو کا لوگ
 سو کا دیکھا دھن دھن بھوک
 پیو کا بڑوگ آٹھ جیو کا ہے روگ

ملار

جائے پنگو اسے اوکھڑا
 آوت میں گھومیں جات جادون
 آوت آوت بس لاگے
 پیو کھون پیو پیو کرٹ ہے
 کھن کھن کھن کھن کھن کھن
 آپ نہ آئے نہ پتیا بھی
 بلب رہے پیاگوئی نگر یا
 چھاپ رہی یا ہی دیس بڑیا
 کاکیرہ دیس کی بھوسہ ڈوگر یا
 میں تو ٹرت ہون آٹھو پتیا
 کھن کھن کھن کھن کھن کھن
 پتی ہے برکھایون ہی سگر یا

کو سجاوے تراب پیا کو

کو تو نا بین واکو دوسریا

بھڑکوں کی موتیوں کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا
 دھن دھن دھن کا ٹکڑا

اینا تو لاگے ہمارے بھوک

بھوک اوٹھت ہو پیراں پھٹت ہے
 میں دیکھ ماری کھڑی سڑوت ہون
 ہون تو ٹرت ہون درس کی بھونکی
 اوکھڑ ایک تراب چائے نان

جائے پنگو اسے اوکھڑا
 آوت میں گھومیں جات جادون
 آوت آوت بس لاگے
 پیو کھون پیو پیو کرٹ ہے

کھن کھن کھن کھن کھن کھن
 آپ نہ آئے نہ پتیا بھی
 بلب رہے پیاگوئی نگر یا
 چھاپ رہی یا ہی دیس بڑیا

کو سجاوے تراب پیا کو
 کو تو نا بین واکو دوسریا

کو سجاوے تراب پیا کو

صفت کرم کا فضل از وزما
بیچون کینان و قینان

شجرات سلسله عالیہ و تادریہ و

قلندریہ و چشتیہ و لطفوریہ و شہروریہ

و فردوسیہ و مداریہ و غیرہ

نظم نموده حضرت

شاہ تراب علی

قدس سرہ

طبع می نشانی کتب و ادب کا پورے مرتبہ طبع
طبع می نشانی کتب و ادب کا پورے مرتبہ طبع

[illegible]

حاضر شد سید راجی پسر آن
 هم سران الدین عثمان ای اخ
 آنکه قطب الدین کاکی را مرید
 شیخ عثمان هر دنی عالی مقام
 قطب دین موود چشتی غنی
 هم ابوالحمد هم از اسحاق گو
 هم بهیر هم خلیفه محترم
 عبید و احد ابن زید نامور
 هم شه کوین ختم الانبیا
 انچه از خواجہ حسن مارا رسید
 مرشدش سید علی اکبر گو
 احمد اسد اللہ پیر و شمع راه
 بوالکرام هم برآهیم ای پسر
 هم ابوالعباس احمد پسر آن
 احمد بغدادی و شیخ امین
 محی دین بونصر پیرش هم نفس
 عبید رزاق شه عالی مقام
 بوسعید و بوالحسن بوالفرح پیر

از روزی که خواجگان
نشدند باز و عیال
از جناب ابن عربی
منتهی که بر آن
منتهی که بر آن
از عیال الدین
چرا و عیال
این طایفه هم
از روزی که
شجاعت خداوند

از یاد کرد این بخت را
 به یاد باد صلوات و سلام
 بر همه اولاد اصحابین

مکمل شدہ امانت پنج سات امانت شاعر کمپنی کے
دو امانت اس پر مشتمل ہے مصلحتاً اس پر شاعر
دو امانت ماکمل نصف جناب نور خان صاحب
عاقلاً اس پر اس پر دیا ہے۔

نعت سروری دیوان بزرگبایات رویف و او
درست سر دیگسات از صفی عالم سر و صاحب لایه
دیوان لطیف - سر دیوان بایکیزه و حبیب
مجمع الاسرار مجروح کلام امینان

بلوان غالب کو ہونے کی وجہ سے مختلف مقامات میں
جہاں ہوا اور جہاں زمین کی سطح پر ہی کوئی کھوکھلا مکان میں کھلے طور
پر عامی بنے چھپا۔
بلوان کشا طائر الاحباب اور ابو گرگندہ بھی چھپا۔

ان پیرا عرب دیوانوی جاتی محمد میر صاحب
لطیف آبادی نکت قبول قبول
اسطی صنف دیوانوی فضل مول صاحب راجہ
ان عاشق صنف دیوانی لعل صاحب خاص

ان کو جو میری ذمہ داری کا کام متاع صاحب باطن کا ہے۔
ان کو کہ میری حقیقت - مصنفہ حضرت صل علی
عجلتہ فرشتہ حاکم المرسلین۔

دیوان سیاوش طوطی شرح کمال ام صدر لایان و غیره
عجیب از دیوان صبا - از میرز صبا -
دیوان ضامن - از سید ضامن شاه -
دیوان یارب علیرالدوله - از علی بن محمد بن علی -

دولوان خان خوش خلق از دغزلیا به طغر خورشید دوی
 ایک کالیمین خول حضرت ذوق و زور و سرور کالیمین خال
 غزل طغر خورشید به چند ایضا سر به تنی به چند کافص -
 دولوان خالیه تاسخ دولوان دوشنبی به چند ایضا

سہر قہری خالص زہید کا لہر لکھنا شروع کیا مگر جس جگہ سے
دوایاں والی یہ دوایاں تھیں کہ نہ تو صاف شکر الی
وہ خالص کرانی جو تھیں ان میں سے کوئی ایک نہ تھیں
کہ جو تھیں ان میں سے کوئی ایک نہ تھیں

[illegible]

تتمس منهن ارمی غلام کردن غیر مجاز فیضان
بهمه سوار عالی کور و در قفسه خیال منتظم آفرین -
کشتن بخت فیضان در هیچ بهار الدن صاحب -
حرطه سرور ایضا از خوش نصیبان و حسن الظم کیا

بارہ ماہیہ کا کشتی بیکار کا قصہ بھلا کر سن رہے ہیں۔
 بارہ ماہیہ گنبد اللہ صدف کے بارہ مہینوں کو مہینوں
 مہینوں میں لکھا ہے۔
 بارہ ماہیہ ہندو کی حالی بارہ مہینوں کا۔
 بارہ ماہیہ کے بارہ مہینوں کا۔

[illegible]

کلیات دوا وین فاسی

[illegible]

